بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم
الکلام المبین
فی
آیات رحمۃ للعالمین
باہتمام امیدوار رحمت صمد ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر الله الاحد ۵ رجب ۱۳۰۸
در مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع شد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وَاَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَاَنْزَلَ اِلَیْہِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَعَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکُرَمَاۗءِ الْبَرَرَۃِ وَصَحْبِہِ الرُّحَمَاۗءِ الْخِیَرَۃِ بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بحبل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر اللہ الاحد بخدمت برادران مومنین کے گزارش کرتا ہے کہ مطلع ہونا معجزات جناب سید السادات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اشرف علوم ہے اور موجب ثواب عظیم اسواسطے کہ اصل اصول حسنات کا ایمان ہے اور بنا ایمان کی ادراک معجزات کے ہے اور حضرت رب علیم جلشانہ کے نعمائے عظیم میں سے اس خاکسار پر ایک یہ ہے کہ اوسنے ایک تقریر کمال دلچسپ واسطے بیان معجزات جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بطفیل آیۂ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے میرے دل میں القا کی اور اکثر احباب اہل علم نے اوس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مومنین اور تائید دین متین کے اوس تقریر کو ایک مقدمے اور دو باب میں تحریر کرتا ہوں تاکہ نفع عام ہو اور حاضرین اور غائبین اوسکے ادراک سے مستفید ہوں اور اس جہت کہ ۱۲۶۱ ہجری میں یہ رسالہ تمام ہوا اور بیان معجزات جناب رحمۃ للعالمین کا اسمیں بکلام واضح ہے نام اسکا الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین رکھا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ خَالِصًا لِّوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

متقدسہ قال اللہ تعالی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد
مگر رحمت واسطے سب عالمون کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم کا رحمت سب عالمون کے لیے بنایا ہے اور پیغمبری آپکی جمیع عوالم کے واسطے رحمت ہے اور سر اسمین
یہ ہے کہ مقصود خلق عالم سے معرفت الٰہی اور عبادت ہے اور معتد بہ طریقہ معرفت اور عبادت کا
وہ ہے جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد انسان مین رکھا ہے چنانچہ آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور اکثر آیات اس بات پر دلیل ہین اور ظہور معرفت الٰہی اور عبادت کا بنی آدم
مین بہدایت انبیاے کرام علیہم السلام ہوتا ہے پس اگر انبیا مبعوث نہون تو خلق براہ معرفت
وعبادت سے واقف نہو پس سب عالمون کا وجود خالی از فائدہ وبیکار ہو جاوے اور بسبب
ہدایت انبیاے کرام کے لوگ طریقہ معرفت وعبادت پر مستقیم ہوتے ہین اور جملہ عوالم اس سبب سے
اپنے مقصود سے مرتبط ہو جاتے ہین اور اشرف انبیا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور
کمالِ معرفت اور طریقہ اشرف واعلی عبادت کا بہت زیادہ بنسبت جمیع انبیاے کرام کے آپکے
ذریعے سے خلق کو حاصل ہوا ظاہر ہے کہ جسقدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہ لاشریک لہ کا آپکے
سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے سبب سے نہین ہوا اور جتنے اولیاء اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت
مین ہوئے کسی امت مین نہین ہوے پس جو امر کہ مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آیا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اَلشَّیْءُ اِذَا خَلَا عَنْ مَقْصُوْدِہٖ لَغَا
یعنی جب شے اپنے مقصود سے خالی ہو لغو اور نکمی ہو جاتی ہے اور قابل مٹا دینے کے پس اگر وجود
باجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہوتا سب عالم قابل ابطال واہلاک ہو جاتا آپکی ذات
بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب سے سب عوالم قائم رہے اور اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے

۱۲ اشارہ ہے اس طرف کہ اگرچہ یہ حدیث کسی کتاب حدیث مین دیکھی نہین گئی مگر مضمون اسکا صحیح ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

طریقہ عام عذابون کا جو اور انبیاے کرام کی امتون پر بسبب انکی نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف ہو گیا انبیاے سابقین کے عہد مین اصل مقصود عالم علے وجہ الکمال وجود مین نہین آیا تھا بلکہ بسبب لوگون سے کوتاہی قدر موجود مین ہوتی تھی معذب بعذابات عامہ شدیدہ ہوتے تھے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد مین کہ طغیان بنی آدم حد سے گذر ا تھا اسطرح کا طوفان آیا کہ قیامت صغریٰ قائم ہوئی اور بسبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور بوضع استمرار کہ قیامت تک آپکی امت مین طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے خالی نہوگا لہذا قابل مٹانے اور اہلاک اور بلاے عام کے نہین اور قیامت تبھی قائم ہوگی جب روے زمین پر کوئی آپکی امت کا آدمی نہین رہیگا پس رسالت آپکی باعث بقا اور اسی امان سب عالم کا ہی اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہین اور آپکی رسالت علی وجہ الکمال سب عالمون سے متعلق ہی اور اسی لیے اللہ جل جلالہ نے آپکو جملہ اقسام عالم مین معجزات عنایت فرمائے چنانچہ تفصیل اوسکی بیان ہوتی ہی جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم ہی عالم معانی اور عالم اعیان عالم معانی عبارت ہی اون چیزون سے کہ دوسری چیزین ہوکے پائی جاتی ہین بذات خود قائم نہین اور انھین عرض بھی کہتے ہین جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالم اعیان عبارت ہی اون چیزون سے جو بذات خود قائم ہین اور انھین جوہر بھی کہتے ہین جیسے زمین آسمان آدمی درخت پھر عالم اعیان دو قسم ہی عالم ذوی العقول یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہین جیسے انسان اور جن اور عالم غیر ذوی العقول یعنی وہ جو عقل نہین رکھتے جیسے جمادات و حیوانات عالم ذوی العقول تین قسم ہی عالم ملائکہ اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہے یعنے آسمان اور ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان سے تلے ہین اور عالم سفلی دو قسم ہی عالم بسائط اور عالم مرکبات عالم بسائط عبارت ہی عناصر اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات تین قسم ہی جمادات و نباتات و حیوانات اور انھین موالید ثلثہ کہتے ہین پس اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہوے اور ہر قسم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہر

ہوئے ہین چنانچہ بیان اونکا مطابق کتب معتبرہ حدیث کے ۹ بابون مین کیا جاتا ہے

باب اول بیان معجزات عالم معانی مین

پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ عالم معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہے مگر مقصود اس باب مین بیان کرنا اونھین معجزات کا ہے جو کلام و اخبار مین واقع ہوئے ہین اسواسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہین اونکو علاقہ اون اجسام سے ہے جو محل اون اعراض کے ہین پس ذکر اون معجزات کا اوس جسم کے باب مین مناسب تر ہے اور عالم کلام و اخبارات مین بایں کثرت معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے ہین کہ بیان اونکا واسطے اظہار معجزات عالم معانی کے وافی و کافی ہے اور اشرف معجزات کہ قرآن مجید ہے یہی اسی عالم سے ہے کہ ہزارون معجزات کے برابر ہے اور اس باب مین تین فصلین ہین **فصل اول** بیان معجزات قرآن شریف مین **فصل دوم** اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین **فصل سوم** ایسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی بغیر دیکھے بیان فرمایا

فصل اول بیان معجزات قرآن مجید مین

معجزہ قرآن مجید و فرقان حمید کہ اشرف و اظہر معجزات ہے کئی طریقہ سے اوسکا اعجاز ہے منجملہ اون طرق کے دو طریقے اونکا اس مقام پر ذکر ہوتا ہے سو ایک اعجاز کلام اللہ کا براہ بلاغت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمہ کا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تھا اور اوس مجمع فصحاے عرب مین آپ نے فرمایا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا سچا یا کوئی شخص اون مین سے مثل سورہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر کے نہ لا سکا حالانکہ کلام الٰہی اونھین الفاظ و حروف سے مرکب ہے جن سے اونکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہے اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ واقف نہون اور باوصف نہ ماننے کے آجتک حالانکہ معاندان اسلام مین صدہا فصحاء و بلغا گذرے ہین اور اکثر اون مین سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

رکھتے ہین کوئی مثل اقصر سورہ کے نہ بنا سکا پس معجزہ آپکا ﷺ ابتک باقی ہے اور قیامت تک
باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا **ف** حضرت قاضی عیاض
نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ مین لکھا ہے کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات
ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور اسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے یعنی یہ کہ محققین علما نے لکھا ہے کہ کلام اللہ
مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطینا کے ہے معجزہ ہے اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین
اور سارے کلام اللہ مین کچھ اوپر ستر ہزار کلمے ہین سو جب ستر ہزار کو دس پر قسمت کرین ہزار
سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور وجہ دوسرا اعجاز
کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبر آئندہ پر ہے کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب
پیشین گوئی کہتے ہین اور اسے اونھون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت
پیشین گوئیون پر بھی مشتمل ہے اس مقام پر ۱۲ پیشین گوئیان بیان کی جاتی ہین
معجزہ ۲ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؁ تحقیق اللہ راضی ہوا
مسلمانون سے جب بیعت کر رہے تھے تجھ سے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلون مین ہے
اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونھین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونھین
اور ہے اللہ زبردست حکمت والا سال ششم مین ہجرت سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد
عمرہ کے مع چودہ سو یا پندرہ سو آدمیون کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تھے کفار قریش آپکو عمرہ کرنے سے
مانع ہوے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکے کے پاس برسالت بھیجا پھر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت
عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے اور آپنے لوگون سے بیعت
قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جبتک بدن مین جان ہے
کافرون سے لڑینگے اور موںھ نہ موڑینگے سو یہ عہد اور استقامت اور استقلال اور

جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالےٰ کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے
یہ آیتین واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا
کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے ہمنے تمھین ایک فتح قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤ گے
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پھرتے ہی خیبر پر آپ نے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا
ساتون قلعے وہان کے ہاتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ
اسقدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہو گئے اور خود جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لیے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال کی
قوت کا اپنے عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقراے بنی ہاشم پر بھی اوسمین سے خرچ کرتے تھے
ف بعد نازل ہونے اس آیت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اس بات کا ہوا تھا
کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینہ مین تھے یہ بات سنکر بہت
جلے اور اونمین سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اوسنے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ
ابو شحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تھے اوسنے بائین مرتبہ تقاضا
کیا کہ ہر وقت اونکے ساتھ رہتا عبد اللہ نے کہا مجھے تو اتنی مہلت دے کہ خدا تعالیٰ نے فتح
خیبر کا وعدہ کیا ہے وہان سے جو مجھے غنیمت ہاتھ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض بھی ادا کرونگا اوسنے کہا
کہ تجھے خیبر کی لڑائی کو اور جگہ کی لڑائی پر قیاس مت کر وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبد اللہ نے
کہا کہ اے دشمن خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حال آنکہ تو ہماری امان مین ہے پھر نوبت اس
جھگڑے کی تا مجلس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنچی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے مقولہ یہودی کا
بیان کیا آپ نے اوس سے کچھ نکہا لیکن مینے دیکھا کہ آپ نے لبہاے مبارک کو متحرک کیا اور کچھ آہستہ

م اول مین قلعہ فتح شد سطح کے بعین مہملہ و طا سے مہملہ دیا سے مثناة تحتانیہ و ... مہملہ بروزن ابہم شحم بضم شین معجمہ و کسر لام ... ۱۲ حدرد بفتح حا مہملہ و سکون دال مہملہ و فتح را مہملہ و دال مہملہ در آخر بروزن جعفر ۱۲

ساتون قلعون کا نام ... [illegible]

کہا پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ میرا حق نہین دیتا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا
حق دے دو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا مینے تین درم کو بیچا اور دو درم اور ہم پہونچا کے پانچون
درم اوس یہودی کے ادا کیے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا وہ پہن کر مین غزوۂ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے
نے مجھے غنیمت مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ ابو شحم یہودی سے قرابت
رکھتی تھی مجھے لونڈیون مین ملی مین نے اوسے مدینے مین لاکر بہت مال کو بیچا
معجزہ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا
بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ
لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ یعنی بیشک سچا کیا اللہ نے
اپنے رسول کا خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر
اور کترا کر بیخطرہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹھہرائی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ساتھ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف
لیگئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا خواب آپ نے اصحاب سے بیان کیا اون لوگون نے کہ از بس
مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تھے مکے کے چلنے کی تیاری کر دی اور آپ بھی تیار ہو کے روانہ ہوئے
جب قریب مکہ معظمہ کے پہونچے کفار قریش مانع آئے اور آپ نے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت
رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ سابقہ مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین فیما بین آپ کے
اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ نکرین سال آئندہ مین
آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تھے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح نازل
ہوئی اوسمین اللہ تعالے نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر
کا خواب بیشک سچا ہے اوسمین کچھ اسی سال کی تعیین نہ تھی سال آئندہ انشاء اللہ تعالی بیشک تم مکے
مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجا لاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا
اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لاے اور

اور وعدہ کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزۂ سابقہ مین ہو چکا اور
ارشاد ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا
معجزہ ۸ سیوم منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا
قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور یہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے
تم سے اور غنیمتون کا کہ تمھارے قابو کی نہین خدا تعالی اونپر محیط ہے اور خدا تعالے ہر چیز پر قادر
ہے یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانون کو اور ایسی غنیمتین ملین گی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانون
سے خارج ہے محض تائید ایزدی سے وہ غنیمتین مسلمانونکو ملین گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانون کو بیشمار
غنائم ہاتھ لگین مثل غنائم بادشاہان فارس اور روم کے کہ مقابلہ اونکے مسلمانونکو کچھ ہستی نتھی
معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى
الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاوے گا تم مین
اپنے دین سے تو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے اونھین خدا اور وہ خدا کو دوست
رکھتے ہین تواضع کرنے والے ساتھ مسلمانون کے اور دبانے والے کافرون کے جہاد کرتے ہین
اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سے ملامت کرنے والے کی یہ فضل خدا تعالی کا ہے دیتا ہے
جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانون کی ہے
اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جاوینگے تو اونکے سبب سے تمھارے دین مین
کچھ خلل نہ آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف
مسطورۂ الذکر کر متصف ہین دفع فرماوے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کا
قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب
وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تھا بسعی حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و صحابۂ اخیار دفع ہوا

معجزہ منجملہ پیشینگوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے الۤمّۤ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْۤ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ط مغلوب ہوگئے رومی
زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہوجاوینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اِن
اسکا یہ ہے کہ دنیا مین بادشاہ فارس کے جو مجوسی تھا اور بادشاہ روم کے کہ نصرانی تھا لڑائی واقع
ہوئی اور رومی لوگ کچھہ مغلوب ہوگئے تھوڑا سا ملک اونکا جو متصل ملک فارس کے تھا بادشاہ
فارس کے ہاتھہ آگیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب
ہین اور فارسی بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوے ہین اسی طرح ہم بھی جب اہل اسلام
سے جنگ مقابل ہونگے غالب آوینگے مسلمانون کو اس بات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے
یہ آیت مسلمانون کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال مین نو برس کے اندر
پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس دن کہ اہل اسلام
غزوۂ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوے اسی دن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ
تعالی نے اوسی دن بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہونچائی اور مضمون یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا
معجزہ منجملہ پیشینگوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی کہدے اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودیون سے اگر ہے تمھارے لیے دار آخرت اللہ کے ہان خالص سوا سب آدمیون کے
تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور ہرگز تمنا نکرینگے موت کی بسبب اون کامون کے جو اونکے ہاتھون
نے کیے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے ظالمون کو یعنی اللہ تعالی نے اس آیت مین خبر دی کہ یہود تمنا
موت کی نکرینگے اور مطابق اوسکے واقع ہوا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑھی
اور تمنی موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنا سے موت زبان پر لانا خلاف عقل

اور محال تھا اگر کوئی اونمین سے متعنی ہوتا سو انمین مطابق پیشین گوئی الٰہی کے واقع ہوا
معجزہ ۸ ہشتم پیشین گوئیہ سے قرآن مجید کے یہ آیت ہی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا
يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے
اون لوگون سے جو ایمان لائے تم مین سے اور کیے نیک کام کہ خلافت یعنی سلطنت دیگا اونکو
زمین مین جیسے خلافت دی تھی اون لوگون کو جو اون سے پہلے تھے اور جما دیگا واسطے اونکے
دین اونکا جو اونکے لیے پسند کیا اور بدل دیگا اونھین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرینگے میری
اور نہ شرک کرینگے مجھ سے اور جو کافر ہوا بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیت مین
اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہی خلافت زمین کا کہ
عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتھ کمال غلبہ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار باصفا کو اللہ تعالے نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی
معجزہ ۹ نہم پیشین گوئیہ سے قرآن مجید کے یہ آیت ہی هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ترجمہ وہ اللہ ہی جسنے بھیجا اپنے
پیغمبر کو ساتھ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور
بس ہے اللہ گواہ اس آیت مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوگا
سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تھے بعد اونکے
عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونون پر غالب ہوگئے سلطنت
فارس کی تو بالکل جڑ سے زمین تباہ ہوگئی کچھ نام ونشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت
بھی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوگئے
معجزہ ۱۰ دہم پیشین گوئیہ سے قرآن مجید کے یہ آیت ہی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ترجمہ

کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھاوے گی اور پشت پھیر جاوینگے وہ لوگ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے
خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین شکست فاحش دیا وے ہوگی
اور بھاگ جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا روز بدر کے مسلمانون کی جماعت قلیل سے کہ تین سو
تیرہ آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑھے نو سو سا تھہ کمال کر و فر کے تھے شکست فاحش ہوئی

معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے
جو ساتھہ سے رہ گئے یعنے سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلاے جاؤ گے واسطے لڑائی
بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر اطاعت
کرو گے دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر مونھہ پھیروگے جیسا مونھہ پھیرا تھا تمنے پہلے تو عذاب
کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانون کو بعد صلح
حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنے کا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے اور بہت دہشت والے ہونگے
یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھہ سے رہگئے تھے اونکو بھی حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضے اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت
پر زور اشخاص سے واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ
روم سے اور اون دونون صاحبون نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا

معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ یعنی اے رسول پہونچادے جو کچھہ اوترا ہے طرف تیرے تیرے رب سے
اور اگر نہ پہونچاویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنی اگر پہونچانے سے کوئی ذراسی بات
بھی منجملہ احکام الٰہی کے رہ جاوے گی تو یہ ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچھہ کام نکیا اور ایک بات بھی

تو پہنچا پائی اور اللہ تمھین محفوظ رکھیگا سب آدمیون سے کہ کوئی تمھین قتل نکر سکیگا بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافرین کو یعنی اونکو تمھارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپ کے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپکو کوئی قتل نکر سکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپ کے قتل پر قادر نہوا حال آنکہ لاکھوں آدمی آپ کے دشمن تھے اور بہتیرون نے آپ کے قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب نجد تشریف لیگئے تھے آپ کے ساتھ تھے پھرتے ہوے ایک دن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خاردار تھے ٹھہرے اور لوگ جا بجا درختون کے سایے کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سمرہ کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکا دی ہم لوگ تھوڑا سا سوئے تھے کہ آپ نے ہمکو بلایا ہم نے جا کے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ مین سوتا تھا سو اسنے میری تلوار نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اور اس نے مجھسے کہا کہ اب تمکو کون بچا لیگا مجھسے مین نے کہا کہ اللہ اور آپ نے اوسپر کچھ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی گئی ہے کہ جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور آپ نے لے لی اور اوس سے کہا کہ اب تجھے کون بچا دیگا مجھسے اوسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجیے اور وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے ف اس جنس کے بہت سے قصے واقع ہوے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا چنانکہ بینندگان کتب احادیث و سیر پر پوشیدہ نہین ہے ف صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ کی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ تب آپ نے خیمے مین سے سر مبارک نکال کے پہرے والونسے فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی کچھ حاجت نہین معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے لَنْ یَضُرُّوْکُمْ اِلَّا اَذًی وَاِنْ

ف نمبر ۱۸ یقیناً سینہ بسینہ دم بدم در سینہ ایک بڑا درخت ریگستان مین ہوتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۱۴ جولائی

يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ یعنے یہود ضرر پہونچا سکین گے تمھین مگر تھوڑا سا
رنج اور اگر لڑینگے تم سے تو بھاگ جاوینگے پھر انکی مدد نہوگی اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی
کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہون گے اور اونسے مسلمانون کو کوئی بڑا صدمہ نہ پہنچ سکیگا اور جب مسلمانون
سے لڑائی کرین گے شکست پاوینگے اور ہمیشہ مغلوب رہین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود نے مسلمانون
پر کوئی دست برد نکر سکے اور ہر لڑائی مین اونھون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی النضیر
اور بنی قینقاع اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیون مین شکست پائی
اور مغلوب اور ذلیل ہوے اور بالآخر نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر
رضے اللہ عنہ نے اونھین بالکل جزیرۂ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید موجب
ہوچکا اور بھی اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہ وجوہ ان
وجہین ظاہر تھین اور صراحتہ کلام اللہ سے ثابت لہذا انھین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوم اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سب بیان فرما دیے جسنے یاد
رکھا اوسے یاد رہے اور بھول گئے جو بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اوس بیان کی خبر
اور بعضی شے اوسمین سے ہوتی ہے کہ مین اوسے بھول گیا تھا پھر مین جب دیکھتا ہون اوسے
تب مجھے یاد آجاتی ہے یعنی بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہ وہی بات ہے جسکی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جیسے کہ کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص
غائب ہو جاوے پھر جب اوسے دیکھتا ہے پہچان جاتا ہے انتہی اور فی الحقیقت [illegible]

یہ بات مخفی نہ رہے واضح ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ وقائع آئندہ کی خبر دی اور اکثر کی
تاریخیں بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصا آپکی پیشین گوئیوں کا دشوار ہے اس فصل میں کسقدر
پیشین گوئیاں مندرج ہیں اور یہ فصل سات قسموں پر منقسم ہے قسم اول اخبار متعلقہ بخلفاء اربعہ
رضی اللہ عنہم قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت
قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین
قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفای اربعہ رضی اللہ عنہم

معجزہ ا ابن حبان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے بناے مسجد میں رکھا پھر حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ تم اپنا پتھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتھر حضرت
عمر رض کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے انتہی اور اس
حدیث کو حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں اس
حدیث کی روایت کی ہے اور مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپ کے اسی ترتیب سے ہوئی
پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوے پھر حضرت عمر رض پھر حضرت عثمان رض مطابق مضمون اس حدیث کے
احادیث کثیرہ میں اشارہ طرف خلافت خلفا کے ترتیب واقع ہوا ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انس رضی اللہ
بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے بنی المصطلق نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ہمارے لیے آپ سے پوچھو کہ بعد آپ کے ہم صدقات کس کے پاس لاوین
سو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے پوچھا آپ نے ارشاد کیا کہ
پاس ابی بکر کے لاوین میں نے آکر ان لوگوں کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر انھوں نے مجھے بھیجا
اور کہا کہ پوچھ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیق رض کو کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات کس کے پاس لاوین میں نے

ف بنی المصطلق قبیلہ مشہور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس ف بنی المصطلق بصاد مہملہ بعد صاد طا مہملہ مکسورہ بصیغہ فاعل باب افتعال نام قبیلہ از خزاعہ کذا فی المجمع ۱۲ منہ رحمہ اللہ

جاکر پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رض کے پاس پھر اون لوگون نے مجھسے کہا کہ اب
جاکے پوچھ آؤ کہ اگر عمر رض پر بھی کچھ حادثہ آوے تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے جاکے
پوچھا آپ نے فرمایا کہ عثمان رض کے پاس مین نے آکر اون لوگون کو بتایا اونھون نے کہا پھر جاکر پوچھو
کہ اگر عثمان رض پر بھی کچھ حادثہ آوے تو کسکے پاس لاوین مین نے جاکر پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر
عثمان رض پر کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہو تمھین ہمیشہ اور خرابی انتہی اور شیخین نے روایت ابو ہریرہ
و ابن عمر رض وارد ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سوتا تھا پس مین نے دیکھا کہ مین
ایک کنوے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہے سو مین نے اوسمین سے جسقدر کہ خدا نے چاہا پانی نکالا
پھر اوس ڈول کو ابو بکر رض نے لیا اور اوس کنوے مین سے ایک ڈول یا دو ڈول آہستگی سے نکالے
پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب رض نے لیا سو مین نے کوئی آدمی جوان
قوی اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوے کے جمع
ہو گئے اور ابو داؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابو بکر رض معلق کیے گئے ہین ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمر رض ساتھ ابو بکر رض کے اور عثمان رض ساتھ عمر رض کے جابر
کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپ کی خدمت سے اوٹھے ہمنے آپس مین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکا یہ
مطلب ہے کہ یہ لوگ والی ہون گے اس امر کے جسکے لیے اللہ تعالی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو
بھیجا انتہی اور حاکم نے سفینہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکے پوچھتے کہ کسی نے تم مین
سے خواب دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان
پرسے اوتری پس ایک پلے مین آپ رکھے گئے اور دوسرے مین ابو بکر رض سو آپکا پلہ بھاری
رہا پھر ابو بکر رض کے ساتھ عمر رض کو دوسرے پلے مین رکھا سو ابو بکر رض کا پلہ بھاری رہا پھر عثمان رض کو

دوسرے پلے مین رکھا سو عمر رضؓ تول مین بھاری رہے پھر ترازو اوٹھ گئی سو یہ بات سنکے چہرہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہیگی بعد اسکے بادشاہی ہوگی
اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابو داؤد نے ابو بکرہ رضؓ سے بھی روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے
سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین نے خواب مین دیکھا
گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو آئے ابو بکر رضؓ اور اوس ڈول کو اوسکی رسیون سے تھاما
اور تھوڑا سا پانی پیا پھر آئے عمر رضؓ اور اونھون نے بھی اوس ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے پھر آئے عثمان رضؓ اور اونھون نے بھی ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے بعد اوسکے علی رضؓ آئے اور ڈول کو رسیون سے تھاما سو رسیان
کھل گئین اور کچھ اوس مین سے پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آپڑا انتہی اور اسیطرح
اور احادیث مین بھی اسی جنس کا مضمون وارد ہے اس مقام پر اسی قدر پر اکتفا کی گئی

معجزہ ۱۵ بخاری نے انس بن مالک رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ اور عثمان رضؓ تھے سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور
آپ کو ہلایا سو آپ نے اوسکے لات ماری اور فرمایا ٹھہر اے احد تجھ پر تو ایک نبی ہے اور ایک
صدیق اور دو شہید انتہی نبی اپنے تئین فرمایا اور صدیق حضرت ابو بکر رضؓ کو اور دو شہید حضرت عمر رضؓ اور
حضرت عثمان رضؓ کو سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رضؓ شہید ہوے ابو لولو مجوسی نے اونھین شہید
کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوے بلوائیون نے اونھین شہید کیا

معجزہ ۱۶ بخاری اور مسلم نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا
کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین مدینے کے باغون مین سے تھا
سو ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا
کہ کھول دو اور اس آنے والے کو بہشت کی بشارت دو مین نے دروازہ کھولا ابو بکر رضؓ تھے
اونکو مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی و حمد الہی

بجا لائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھول دو اور بہشت کی اس آنے والے کو بشارت دو مین نے دروازہ کھولا عمر رضہ تھے انھین مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمد الٰہی بجا لائے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم کیا اور ارشاد کیا کہ کھول دو اور اس شخص کو بشارت دو بہشت کی اوپر ایک بلوے کے جو اوسے پونہچیگا مینے دروازہ کھولا عثمان رضہ تھے اونکو مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الٰہی بجا لائے پھر اونھون نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث مین آپ نے حضرت عثمان رضہ پر بلوی ہونیکی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان رضہ مین اہل مصر و عراق اونپر بلوا لائے اور انھین شہید کیا

معجزہ ۱۷ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر تھے آپ اور حضرت ابو بکر رضہ اور حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضہ سو وہ پتھر ہلا سو آنحضرت نے فرمایا ٹھہر جا نہین تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید انتہی اس حدیث مین آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضہ اور زبیر کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوے

معجزہ ۱۸ صحیحین مین ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے مجھسے پوچھا کہ تمھین جو کچھ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اوس فتنے مین معلوم ہو جو سمندر کیطرح موجین مار یگا تو بیان کرو مینے کہا کہ تمھین اوس فتنے سے کیا سروکار ہے تمھارے اور اوسکے درمیان مین ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر رضہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا مینے کہا کہ ٹوٹیگا کھلے گا نہین حضرت عمر رضہ نے کہا پھر کبھی بند نہو گا شقیق کہتے ہین کہ ہمنے حذیفہ رضہ سے پوچھا کہ حضرت عمر رضہ جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے حذیفہ رضہ نے کہا ہان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہے شقیق کہتے ہین کہ ہم بسبب ہیبت کے حذیفہ رضہ سے پوچھہ نہ سکے کہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا کہ حذیفہ رضہ سے

پوچھو کہ دروازہ کون ہی اونھون نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا کہ حضرت عمر رضؓ دروازہ تھے انتہی اس حدیث سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا باین امر ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضؓ جبتک جیتے رہینگے کوئی فتنہ امت مین واقع نہوگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ تاحیات حضرت عمر رضؓ اور خلافت اونکے روز بروز ترقی اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہوا ایکدن حضرت عمر رضؓ حضرت ابوذر رضؓ سے ملاقی ہوے اور اونکا ہاتھ پکڑ کر مروڑا حضرت ابوذر رضؓ نے کہا چھوڑ میرا ہاتھ اے قفل فتنے کے سو حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ اے ابوذر رضؓ یہ کیا کہتے ہو ابوذر رضؓ نے کہا کہ ایکدن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھے اور تم آے سو تم لوگون کی پشت پر بیٹھ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک یہ شخص تم مین رہیگا کوئی فتنہ تم کو نہ پونچیگا

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا کہ اے عثمان رضؓ بیشک اللہ تمھین ایک قمیص پہناے گا پھر اگر منافقین چاہین کہ وہ قمیص تم اوتارو تو تم مت اوتارو یہانتک کہ مجھ سے ملاقات کرو انتہی اس حدیث مین قمیص کنایہ ہی خلافت سے اور حضرت عثمان رضؓ کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے تمھین خلافت دیگا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تم سے خلع خلافت چاہین تم مت مانیو اور تادم مرگ خلع خلافت نکیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمان رضؓ خلیفہ ہوے اور بلوائیون نے اونسے خلع خلافت چاہا سو اونھون نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول نکیا اور کہہ دیا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے مین اوسپر صابر ہون چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اونکا ابو سہلہ سے بسند صحیح روایت کیا ہی

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضؓ کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ اوسمین بے گناہ مارے جاینگے انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلواے اہل مصر اور عراق مین حضرت عثمان رضؓ بے گناہ شہید ہوے

معجزہ ۲۱ صحیح مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خیبر کے دن فرمایا کہ مین کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر خداوند تعالی فتح دیگا وہ اللہ
اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی
لوگ بامید عطاے نشان حضور مین حاضر ہوے آپ نے پوچھا کہ علی رض ابن ابیطالب کہان ہین لوگون
نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین آپنے فرمایا کہ اونھین بلا بھیجو لوگ اونھین لیے آئے آپنے
آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا پس وہ اچھی ہوگئین گویا کہ آنکھین دکھتی ہی نہ تھین پھر
اونھین نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث مین آپنے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اوسکے ہاتھ پر قلعہ
فتح ہوجائیگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور حضرت علی رض کی شجاعت اور صفدری سے خیبر مفتوح ہوا

معجزہ ۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوے دیکھا آپنے حضرت علی رض سے پوچھا کہ تم
زبیر کو دوست رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ مین کیسے دوست نرکھون وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہین
اور وہ میرے دین پر ہین پھر حضرت زبیر رض سے پوچھا کہ تم علی رض کو دوست رکھتے ہو اونھون نے
کہا کہ مین کیونکر دوست نہ رکھون وہ میرے مامون کے بیٹے ہین اور میرے دین پر ہین آپنے زبیر رض
سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علے سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے سو جب جنگ جمل
واقع ہوئی حضرت علی رض حضرت زبیر رض کے مقابلے مین آئے اور اون سے قسم دلاکر پوچھا کہ تمنے سنا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت
زبیر رض نے کہا کہ واقعی مینے سنا ہے لیکن مین بھول گیا تھا بعد اوسکے حضرت زبیر رض وہان سے پھرگئے
اور ابن جرموز نے جاکر اونھین وادی السباع مین سوتے ہوے شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علی رض اور حضرت زبیر رض کے قتال واقع
ہوگا مطابق اوسکے واقع ہوا **ف** ظلم کہتے ہین بیجا کام کرنے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ
برحق تھے اونکے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ بسبب نہ ہو کھے اور بطور خطا کے ہو بیشک بیجا ہے

معجزہ ۲۳ امام احمد نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسٰی کے ہی کہ اونھین یہود نے دشمن رکھا
یہانتک کہ اونکی ماںکو تہمت لگائی اور نصارےٰ نے اونھین دوست رکھا یہانتک کہ اونکو اوس مرتبے
کو پونہچایا جو اونکا نہ تھا یعنی تمھاری شان مین بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمھارے دشمن
ہوجاوینگے اور تمھارا رتبہ اتنا گھٹاوینگے کہ تمھین برا کہینگے اور تمپر تہمتین جھوٹھی لگاوینگے
اور کچھ لوگ تمھارے دوست بنکر تمھین اتنا بڑھاوینگے کہ بہت زیادہ مرتبہ تمھارے لیے ثابت
کرینگے یہانتک کہ خدا کہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال مین ایساہی
اختلاف ہوا نواصب اور خوارج اونھین برا کہتے ہین اور جھوٹھی تہمتین مثل شرکت در قذف
حضرت عائشہ و قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لگاتی ہین اور غلاۃ روافض اونھین خدا کہتے ہین

معجزہ ۲۴ امام احمدؒ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رض سے فرمایا کہ کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتون مین سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت مین سب سے
زیادہ شقی کون ہی اونھون نے عرض کیا کہ مجھے نہین معلوم آپ نے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتونکا
وہ مرد سرخ رنگ تھا قوم ثمود مین سے یعنے قدار[1] بن سالف جسنے ناقۃ اللہ کی کونچین کاٹین اور بدبخت
ترین اس امت کا وہ شخص ہی کہ تمھارے سرپر تلوار ماریگا یہانتک کہ ڈھاڑی تمھاری خون سے رنگین
ہوجائیگی اور اوسی تلوار سے شہید ہوگے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی کہ قاتل حضرت علی رض کا اونکے سرپر تلوار ماریگا اوس سے ڈھاڑی اونکی خون سے رنگین
ہوجائیگی اور اوسی سے شہید ہونگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ عبد الرحمٰن بن ملجم خارجی نے
صبح کے وقت آپکی پیشانی پر تلوار ماری کہ خون اوسکا بہکر آپ کی ڈھاڑی پر آیا اور اوسی سے
آپ شہید ہوے **ف** حضرت علی رض کو باخبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک مفصل اپنی
شہادت کا حال معلوم تھا کہ اوس رات جسکی صبح مین ابن ملجم نے آپکو زخمی کیا کئی بار حضرت علی رض
نے نکل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ مینے جھوٹھی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹھی بات
کہی گئی یہ تو وہی رات ہی جسکا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطین آپکے سامنے چلانے لگین

[1] قدار بضم قاف و دال مہملہ و الف و در آخر را اسم مہملہ بن سالف بسین مہملہ و الف و کسر لام و در آخر فا کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ

لوگون سنے اوسے باندھا آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسے کہ یہ نوحہ گر ہین پھر موذن نے آکر نماز کے لیے کہا آپ نماز کے لیے نکل گئے مسجد کو تشریف نے چلے تب ابن ملجم نے آپ کی پیشانی پر تلوار ماری اور ایکبار کسی شخص نے حضرت علی رض سے کہ وہ منبر کوفہ پہ تھے اس آیت کے معنی پوچھے رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا حضرت علے رضہ نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان مین اور میرے چچا حمزہ رض اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ رض بن حارث کی شان مین نازل ہوئی ہے سو عبیدہ رض نے کام پورا کیا کہ شہید ہوے بدر کے دن اور حمزہ رض شہید ہوے احد کے دن اور مین منتظر ہون شقی ترین اس امت کا کہ میری داڑھی کو میرے خون سر سے رنگین کریگا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے اور ایکبار حضرت علی رضے اللہ عنہ کی خدمت مین ابن ملجم سواری مانگنے آیا آپ نے اوسے سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے لوگون نے کہا کہ آپ اسے قتل کیون نہین کرڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کرے گا کذا فے الصواعق

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابو داود رضے اللہ عنہم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی پھر ہوجائیگی کٹکھنی بادشاہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت خلفاے راشدین یعنے چہار یار با صفا کی کہ بکمال دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصے مین تمام ہوگئی چنانچہ خود سفینہ راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ ابو بکر رض دو سال خلیفہ رہے اور عمر رض دس برس اور عثمان رض بارہ برس اور علی رض چھہ برس اور یہ حساب اونھون نے بحذف کسور کیا ہے ورنہ چھہ مہینے بعد خلافت حضرت علی رض کے

بچ رہے تھے کہ اونھین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پورا کیا بعد اسکے کٹکھنی بادشاہی ہوئی
یعنے انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفاے راشدین کے عہد مین تھا باقی نرہا

معجزہ ۲۶ امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہے گی نبوت تم مین جبتک خدا چاہے گا پھر اوٹھا
لے گا اوسے اللہ تعالے پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے جبتک خدا چاہے گا پھر اوٹھا لیگا
اوسے اللہ تعالے پھر ہوگی بادشاہی جبر والی جبتک خدا چاہے گا پھر اوسے اوٹھا لیگا اللہ تعالے
پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے پھر آپنے سکوت فرمایا حبیبؓ کہ راوی اس حدیث کے ہین
کہتے ہین کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے تب مینے یہ حدیث اونھین لکھ بھیجی اور مین نے لکھا
کہ مجھے امید ہے کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوے سو وہ یہ حدیث سن کے بہت
خوش ہوے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق
اوسکے واقع ہوا یعنے بعد ارتفاع نبوت کے کہ عبارت وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے خلافت
خلفاے اربعہ کی بطریقۂ نبوت ہوئی بعد اونکے بادشاہی جبر والی ہوئی بعد چند بادشاہون
جبر والی کے پھر خلافت بطریقۂ نبوت ہوئی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کر دیا ہے

معجزہ ۲۷ صحیح مسلم مین ثوبانؓ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے زمین کو سمیٹ کر مشارق اور مغارب مین سے مجھے دکھا دیے سو جہانتک
مین نے دیکھا وہانتک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہونچے گی انتہی سو مطابق خبر آپکے
واقع ہوا اور بہت ہی زمانۂ قریب مین یعنے عہد خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین
مین اتنا عرض و طول آپکی امت کی بادشاہی کا ہوا کہ یہ وہ زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نتھی

[illegible]
ہمیشہ رہے اور بعد وفات آپکے شام مین جا رہے اور سنہ ۵۴ ہجری مین شہر حمص مین وفات پائی کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ

چنانچہ حضرت عثمان رض کے عہد مین عرض سلطنت اسلام کا قسطنطنیہ سے عدن تک اور طول
اندلس سے بلخ و کابل تک پونہچا اور بعد اسکے سعی مجاہدین سے سلطنت ہند و سند وغیرہ بھی داخل
ملک اسلام ہوئی اور رتبہ طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ منتہائے مشرق ہے بحر طنجہ تک کہ منتہائے
آبادی غربی زمین ہے پہونچا اور آپ کی پیشین گوئی نے بخوب وجہ ظہور کیا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ فتح کرے لیگی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ کسرے بادشاہ فارس کا جو سفید کوشک مین ہے
انتہی مطابق اسکے حضرت عمر رض کے عہد مین واقع ہوا کہ شہر مداین جو دار الخلافت خاندان کسرے کا تھا حضرت
سعد بن ابی وقاص کے ہاتھہ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اس زمانے مین بادشاہ خاندان کسرے
مین تھا شہر چھوڑ کے بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف مین آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قریب ہے کہ تم فتح کروگے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہان کے لوگون سے
نیکی کیجیو اسواسطے کہ انھین امان ہے اور ان سے قرابت ہے اور جب دیکھو تم دو آدمیون کو ایک
اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے تو وہان سے نکل اے اباذر ابوذر کہتے ہین کہ مینے عبد الرحمن بن شرحبیل
بن حسنہ اور ربیعہ اوسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھا پس مین وہان سے نکلا
انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر
دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک مصر
حضرت عمر رض کے عہد مین فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

ف حضرت ماریہ قبطیہ حرم آپ کی جنکے بطن سے ابراہیم فرزند آپ کے پیدا ہوئے تھے قوم قبط سے
تھین جو لوگ اصل باشندہ مصر کے تھے اور مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپکو بھیجی تھین ہر
بطفیل اونکے مصر کے لوگون کو امان ہوئی اور حضرت ہاجرہ مان حضرت اسماعیل کی بھی مصر کی تھین
اور عرب حضرت اسماعیل کی اولاد مین ہین جسکے اہل مصر ننہالی رشتہ دار ہوئے ف قیراط
پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہے مصر مین اوسکا بہت رواج تھا ف یہ جو آپ نے فرمایا کہ جب دو
آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر لڑتے ہوئے دیکھیو تو وہان سے نکل آئیو ظاہر اسکی یہ وجہ ہو کہ مصر سے
فتنہ برپا ہونے والا تھا حضرت عثمان پر وہان کے آدمی بلوا کرکے چڑھ آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہہ جھگڑنا علامت کمال کی
حرص و تنگ جوئی و فتنہ انگیزی کی ہے اسواسطے آپ نے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھیو تو فتنہ انگیزی یا اسکے قریب سمجھیو اور نکل جائیو

معجزہ ۳۰ صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم
سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر عمر تیری لنبی ہوگی تو تو دیکھیگا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ سے
چلیگی یہانتک کہ طواف کریگی کعبے کا نڈر ہوگی کسی سے سوا اللہ کے اور اگر زندگی تیری
زیادہ ہوگی تو کھولے جاوینگے کسرے کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہوگی تو دیکھیگا کہ آدمی
اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کے لیے نکالیگا اور تلاش کریگا ایسے شخص کو کہ اوسے قبول
کرے اور نہ پاویگا انتہی اس حدیث مین تین باتون کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی ایک ملک عرب مین امن طریق کی کہ اکیلی عورت سفر دور دراز کریگی حیرہ کہ ایک شہر ہے
متصل کوفے کے وہان سے مکے تک بقصد حج باطمینان تمام جاویگی اور کوئی اوسکا معترض حال
نہوگا اور دوسری فتح ملک ایران اور تقسیم وہان کے خزاین کی اہل اسلام پر اور تیسری کثرت
غنا کی بایں رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینے والا تلاش سے نملیگا عدی بن حاتم نے کہا بعد وفات
حدیث مذکور کے کہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو باطمینان
تمام جاتی تھی اور مین تھا اوس لشکر مین جسنے فتح کیا خزانہ کسرے کا اور جو جیئیگا وہ تیسری بات بھی
دیکھیگا ف بعضے علما نے لکھا ہے کہ وہ تیسری بات بھی ہو چکی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی

خلافت مین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین واقع ہوگی کذا فی ترجمۃ الشیخ

معجزہ ۳۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے
فرمایا کہ کیسا حال ہوگا کہ تمہارے ہاتھون مین دونون کنگن کسرےٰ کے پہنائے جاوینگے پھر جب
حضرت عمر رضی کے حضور مین دونون کنگن کسرے کے حضرت عمر کے پاس آئے اونھون نے سراقہ
کے ہاتھون مین پہنائے اور کہا کہ شکر ہے اوس خدا کو جسنے یہ کنگن کسرے کے ہاتھون سے چھینے اور
سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے ف وہ کنگن کسرے کے بہت قیمتی تھے سونے کے سو حضرت عمر رض نے
واسطے تصدیق خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھون مین ڈال دیے تھے کہ اون کے
کندھون تک پہونچے ہمیشہ سراقہ اوسے پہنے نہین رہے پس یہ شبہہ لازم نہین آتا کہ سونے کا
پہننا مردون کو جائز نہین ہے سراقہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنگن سونے کے کیون پہنائے

معجزہ ۳۲ صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین ایام حجۃ الوداع مین
بیمار ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو تشریف لیگئے وہ بسبب غلبہ مرض کے
یہ جانتے تھے کہ مین اس مرض سے مرجاؤنگا سو اونھون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہوگی مین اپنے مال کے دو حصے کے لیے خیرات کی وصیت کرجاؤنگا
آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے عرض کیا کہ نصف مال کے لیے آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے
واسطے تہائی کے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ہان تہائی بہت ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ توقع ہے کہ تم
جیتے رہو یہانتک کہ تم سے بہت لوگون کو نفع ہو اور بہت لوگ مضرت اوٹھاوین انتہی اس
حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اوس بیماری سے
شفا پاوینگے اور اتنا جیینگے کہ بہت سے شخصونکا بھلا اور بہت سے شخصونکا برا اون کے

ہاتھ سے ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص نے بعد صحبت کے اوس بیماری سے قریب پچاس برس کے اور جیے اور مسلمانونکو اونسے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو اونسے ضرر عظیم پہونچا کہ عہد حضرت عمر رض مین ملک فارس اونہین کے ہاتھ پر مفتوح ہوا اور بڑی لڑائی قادسیہ کی کہ جسمین تیس ہزار آدمی اہل اسلام کی جانب اور ڈیرھ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزدجرد بادشاہ مجوس نے اپنے لشکر پر سپہسالار کیا تھا اونہین یعنی حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح ہوئی اور رستم مارا گیا اور شہر مداین جو تختگاہ سلاطین نوشیروانی کا تھا اونہین کے جہاد سے قبضہ اہل اسلام مین آیا اور وہ خزانہ سفید محل کا کہ خاندان نوشیروانی مین قدیم سے چلا آتا تھا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نسبت اوسکے خبر دیتھی کہ اہل اسلام اوسے باہم تقسیم کرینگے حضرت سعد کے ہی سبب سے اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور اونمین تقسیم ہوا خیال کرنا چاہیے کہ کیا بڑا نفع اہل اسلام کو بسبب حضرت سعد کے پہونچا کہ سلطنت عظمی قبضہ اہل اسلام مین آئی اور کرورہا روپیے کا مال نقد وجنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو حضرت سعد کے ہاتھ سے ہوا کہ ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوے اور صدہا لونڈی غلام بنائے گئے اور ملک ومال انکا سب چھین گیا یس بخوبی جو مطابق خبر جناب اصدق الصادقین صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا

معجزہ ۳۳ بخاری مین عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین غزوہ تبوک مین حاضر ہوے اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے سو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے شمار کر لو پہلی موت میری بعد اوسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر ایک وبا کہ تم مین ہوگی مانند قعاص بکریون کے پھر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ ایک آدمی کو سو دینار دینگے تبھی ناخوش رہیگا پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی گھر عرب سے مگر اوسمین داخل ہوجائے گا

پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے [illegible] پھر عہد شکنی کرینگے اور تمہارے سے مقابلہ کو آئینگے اسی نشان کے [illegible] بارہ ہزار [illegible] اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت میں [illegible] بیان فرمایا ایک فتح ہونا بیت المقدس کا بعد وفات آپکے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامراء افواج شام کے تھے بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ قلعہ بیت المقدس کو محاصرہ کیا قلعے میں ایک قسیس تھا اوس نے حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھکے کہا کہ یہ قلعہ تمہارے ہاتھ سے فتح نہوگا اس قلعے کے فتح کرنے والیکا نام اور حلیہ ہمارے ہان لکھا ہوا ہے وہ نام [illegible] عمر ہے حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اور قسیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہ شخص ہے جسکے ہاتھ پر قلعے کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعے کو خالی کرا دیا سو اس فتح بیت المقدس میں دو دلیلیں نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئیں ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا حال بتفصیل کتب سابقہ میں تحریر ہے دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک وبائے عظیم کا ہونا سو مطابق اسکے بھی واقع ہوا عمواس میں جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تھا سنہ ۱۸ ہجری میں ایسی وبائے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہ نے اوسی وبا میں وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفائے راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا چوتھے ایک فتنہ عظیم کہ سب گھرونمین عرب کے داخل ہو جاویگا مراد اس سے فتنہ قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے کہ ایک بلائے عظیم اہل اسلام میں واقع ہوئی اور بہت سے مقاتلات اوسکے سبب سے اہل اسلام میں واقع ہوئے حقیقت میں کم کوئی شخص

[illegible]

اور یہ نقشہ ہے کہ اس صورت سے پانچ چیزین واقع ہونا ایک صلح کا درمیان نصاریٰ کے اور اہل اسلام کے

اور اسکے بعد عہد شکنی کرنا نصاریٰ کا اہل اسلام سے اور انکی کمپو لیکر چڑھ آنا اہل اسلام پر

سوم قریب زمانہ قیامت کے پیدا ہونگا اور حضرت امام مہدی اور انکے لشکر فتح پاوینگے نصاریٰ کا استیصال کرینگے

صحیح بخاری مین ام حرام سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مین نے

دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہازون پر سوار دریا مین جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر

بیٹھتے ہین سو پہلا لشکر کہ اول دریا مین جہاد کریگا انکو بہشت واجب ہوئی مینے عرض کیا کہ یا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کیجیے کہ مین ان غازیون مین شریک ہون آپ نے فرمایا کہ

تو انہین داخل ہے پھر آپ سو رہے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے

آپنے فرمایا کہ جو لشکر کہ اول شہر بادشاہ روم یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوے

مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین بھی ان غازیون مین ہون آپ نے فرمایا کہ تو انہین نہین

تو پہلی قسم کے غازیون مین ہے اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتون کی خبر

دی ایک اپنی امت کے جہاد کرنے کی دریاے شور مین دوسری ام حرام کے شریک ہونے کی ساتھ

ان غازیون کے جو دریاے شور مین اول جہاد کرینگے تیسری جہاد کی قسطنطنیہ پر جو شہر دار السلطنت

روم کا تھا سو تینون باتین واقع ہوئین اول جہاد دریاے شور مین حضرت عثمان رض کے عہد مین باہتمام

حضرت معاویہ رض کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عبادہ بن صامت کے اسی جہاد مین شریک تھین

اور جہاز پر سوار ہوئین بلکہ اسی سفر مین جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین اور شہر قسطنطنیہ

کو بھی آپکی امت نے جہاد کرکے فتح کیا چنانچہ اب دار السلطنت روم کا وہی شہر ہے اور اسے استنبول کہتے ہین

قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت اطہار رضے اللہ عنہما

معجزہ ۴۲ صحیحین میں حضرت عایشہ رضے اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن حضرت فاطمہ رضہ آئیں آپ نے اونھیں مرحبا کہہ کے پاس بٹھا کے اون سے کچھہ کان میں باتیں کہیں وہ بہت ساری روئیں پھر آپ نے اونھیں غمگین دیکھہ کے دوسری بار کچھہ کان میں باتیں کہیں وہ ہنسنے لگیں جب آپ اوٹھہ گئے تب مینے اون سے اون سرگوشیوں کا حال پوچھا اونھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر نکرونگی پھر بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے پوچھا اونھوں نے کہا کہ ہاں اب میں بتاے دیتی ہوں پہلی بار آپ نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل مجھہ سے قرآن شریف کا دور ایکبار کرتے تھے اب کی سال اونھوں نے دو بار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری اجل قریب ہی تب میں روئی پھر دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت میں سے تو میرے پاس پونہچیگی تب میں ہنسی انتہی مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضے اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئیں اور بعد چھہ مہینے کے وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اونھوں نے وفات پائی

معجزہ ۴۳ صحیح بخاری میں ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ تعالے اسکے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانونمیں صلح کرواے گا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ جب بعد شہادت حضرت علی رضہ کے حضرت امام حسن رضہ کے ہاتھہ پر لوگون نے بیعت کی اور آپ خلیفہ ہوے اور بڑا لشکر جرار کہ چالیس ہزار آدمی تھے لیکے امیر معاویہ پر چڑھہ گئے اور اودہر سے وہ بھی بڑا لشکر لیکے آے حضرت امام حسن رضہ نے بمقتضاے سیادت ذاتی اور حلم جبلی کے باین خیال کہ درصورت جنگ طرفین سے ہزارہا مسلمان مارے جائینگے صلح کرلی اور باعث امن وامان اہل اسلام کا ہوے اور یہ مصالحہ ۱۵ جمادے الاولے اسم سنہ ہجری میں ہوا اور اس سال کا نام عرب نے عام الجماعۃ رکھا اسواسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوگئی

حدیث بیہقی نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مینے رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کرو مینے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک کا کاٹ کے میری گود مین رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تمنے اچھا خواب دیکھا فاطمہ رضی کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمھاری گود مین رہیگا سو حضرت امام حسین رضی پیدا ہوے اور میری گود مین رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور مین ایک دن آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اور امام حسین رضی کو آپکی گود مین دیا پھر اور طرف دیکھنے لگی ایکبار جو دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہین مینے کہا کہ یا نبی اللہ میرے مان باپ آپکے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی مینے کہا ہان اور مجھے ایک مٹی سرخ لا دی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیاے امت امام حسین رضی کو شہید کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسین رضی کو کربلا مین اشقیاے عراق نے شہید کیا ف اخبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بواقعہ کربلا و شہادت امام حسین رضی بطرق صحیحہ معتبرہ وارد ہے حتے کہ جناب شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے رسالہ سر الشہادتین مین اسکی خبر کو بتفصیل لکھا ہے اور بتفصیل تمام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی رضی اور اور اصحاب اور اہلبیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے کہ مین سفر صفین مین جناب امیر المومنین علی رضی کے ساتھ تھا جب حضرت قصبہ نینوی کے مقابل پہونچے حضرت امام حسین رضی کو پکار کے آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا اے ابا عبد اللہ کنارہ فرات پر مینے

پوچھا کہ کیا آپنے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین
کنارہ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹھی وہان کی مٹی کی دکھلا دی اور بیہقی و ابو نعیم نے اصبغ
بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضہ نے موضع قبر امام حسین رض پر پہونچکے فرمایا کہ یہان اونکے اونٹ
بیٹھے ہونگے اور یہان اونکے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہان اونکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک
جماعت ہوگی آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان مین ماری جاویگی اونپر آسمان و زمین روئینگے

معجزہ ۳۴ ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن سے روایت کی ہے کہ ہم کربلا مین حضرت
امام حسین رض کے ساتھ تھے سو اونھون نے شمر کو دیکھکے فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ ایک کتا ابلق اہلبیت کے خون مین
مونھ ڈالتا ہے اور شمر ابرص تھا یعنی اوسکے بدن پر سفید داغ تھے انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس حدیث مین جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام حسین نے اوسکی تطبیق کو بیان فرمایا

معجزہ ۳۵ بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کرکے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سرخ اونٹ والی نکلے گی یہانتک
کہ بھونکین گے اوسے کتے حوأب کے مارے جاوینگے گرد اوسکے بہت لوگ نجات پاوے گی بعد
اوسکے کہ قریب بقتل ہو جائے گی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی واقعہ جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بسبب اتفاق فیما بین حضرت عائشہ رض اور حضرت علی رض
کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہ رض کی سواری مین شتر سرخ تھا اسی سبب سے یہ واقعہ واقعہ
جمل کہلاتا ہے اور اس بات کی خبر دی کہ مرور حضرت عائشہ رض کا اس سفر مین آب حوأب پر ہوگا
اور اونپر وہان کے کتے بھونکینگے اور اوس لڑائی مین گرد اونکے بہت سے لوگ مارے جاوینگے
سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت حضرت عثمان رض جب قاتلین عثمان رض لشکر حضرت علی رض

مین داخل ہو گئے اور اونھون نے حضرت طلحہ رض و زبیر رض اور اصحاب کو جو حضرت عثمان رض کو مجبور کیا کرتے تھے
ڈرایا وہ لوگ مدینے سے نکل کے طرف مکے کے حضرت عایشہ رض کے پاس کہ بقصد حج وہان وارد تھین
آئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان رض مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتلین نے بہت سر شورش
اوٹھایا ہے حضرت علی رض بسبب غلبے اونکے کے تدارک اونکا نہین کر سکتے ہین سو تم ام المومنین ہو تمہا
را کہا جب کچھ خوف کھاتا ہے مان کے دامن مین آ چھپتا ہے اس بات مین کچھ اصلاح امت کی تدبیر
کرو پھر سب کی صلاح یہ ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل اجتماع لشکرِ اسلام ہے وہان چل کے حضرت علی رض
کو بھی ملا کے اپنے ساتھ کر لین گے بسبب تقویت لشکرِ اسلام کے انتقام قاتلین عثمان رض کا بخوبی
ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عایشہ رض نے مکے سے بجانب ملکِ عراق کے کوچ کیا راہ مین جب
آبِ حواب پر پہنچین اور وہان کے کتے بھونکے حضرت عایشہ رض نے پوچھا اس پانی کا کیا
نام ہے لوگون نے بیان کیا کہ حواب حضرت عایشہ رض کو یہ حدیث یاد آئی اور اونھون نے کہا
کہ مجھے پھیر لے چلو مگر لشکر کے لوگون نے اونکے ساتھ موافقت نہ کی اور مروان نے قریب اَسی آدمی
وہان کے گرد و نواح کے حاضر کیے کہ اونھون نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہین ہے
تب لشکر نے حضرت عایشہ رض کے آگے کوچ کیا اور بصرے مین پہنچے اور ادھر حضرت علی رض
کو لوگون نے یہ خبر پہنچائی کہ طلحہ رض و زبیر رض باغی ہو گئے اور حضرت عایشہ رض کو ساتھ لیکے بقصد قتال
تمہارے بجانب بصرہ گئے حضرت علی رض نے مدینے سے کوچ کیا اور براہ کوفہ لشکر لیکے بصرے
آئے اور وہان پہنچ کے قعقاع[1] کو پاس حضرت عایشہ رض کے واسطے دریافت حال کے بھیجا
حضرت عایشہ رض نے اون سے فرمایا کہ مجکو دفع فتنہ اور صلح درمیان سب مسلمانون کے منظور ہے
اور حضرت طلحہ رض و زبیر رض نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان رض ہے اونکا تدارک کیا جاوے
اور قعقاع نے کہا کہ یہ بات تبھی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہو جاوین اور یہ فتنہ او
بلوا کم ہو جاوے تم ذرا تامل کرو اونھون نے کہا کہ بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت
علی رض سے بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہو جانے مین

[1] قعقاع بقاف مفتوحہ و سکون عین مہملہ و قاف و الف و عین مہملہ نام ایک صحابی [illegible]

شاکی تھا آخرکار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح کو حضرت علی رضہ اور طلحہ اور زبیر رضہ مین ملاقات
ہووے اور اوس صحبت مین قاتلان عثمان رضہ حاضر نہون یہ وضع صلح کی اون اشقیا پر ناگوار ہوئی اور
سمجھے کہ ہماری بیخ کنی کی فکر ہے حیران اور سراسیمہ ہوکر عبداللہ بن سبا سے کہ مغوی اونکا تھا صلاح
پوچھی اوسنے صلاح دی کہ رات کو اوٹھکر لڑائی شروع کردو اور حضرت علی رضہ سے کہدو کہ اوس جانب سے
غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ کے لشکر مین مشہور ہوا کہ حضرت علی رضہ نے غدر کیا
اور جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت عائشہ رضہ سرخ اونٹ پر ہودج مین سوار تھین گرد اونکے اونٹ کے
ہر بار لوگ مجتمع ہوجاتے تھے اور اوسپر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ گرد اوس اونٹ کے مارے گئے
آخرکار لشکریان حضرت امیر نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹین اور محمد بن ابی بکر بھائی حضرت عائشہ رضہ کے
کہ لشکر حضرت علی رضہ مین تھے حضرت عائشہ رضہ کو وہان سے لے گئے بالجملہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے جن امور کی اس حدیث مین خبر دی تھی وہ سب مطابق بیان آپکے وقوع مین آئے

معجزہ ۲۷ صحیحین مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ازواج مطہرات کو خطاب فرماکے فرمایا کہ تم مین سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ
لنبے ہین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ ازواج مطہرات سمجھین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ مین مراد ہے لگین
ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حالانکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقے کے تھی
سو اس وصف مین زینب سب سے زیادہ تھین اونھین کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وفات ہوئی ف محاورہ ہے کہ سخی کو دست فراخ دست کشادہ کہتے ہین اوسی محاورے کے
موافق آپنے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو اَطوَلُکُنَّ یَداً فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلے
حقیقی معنے سمجھی تھین یعنے جسکے سب سے زیادہ لنبے ہاتھ ہون پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہین
یعنے زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب مین یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئین اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا

معجزہ ۲۸ ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ام الفضل مان اونکی جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو کے گذرین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمھارے اس حمل سے بیٹا پیدا
ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو ام الفضل کہتی ہین کہ جب لڑکا پیدا ہوا مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئی آپ نے داہنے کان مین لڑکے کے اذان کہی اور بائین
کان مین اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اوسے چکھا دیا اور نام اوسکا عبد اللہ رکھا
اور کہا لیجاؤ خلیفون کے باپ کو پھر یہ بات آکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جا کر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفونکا
ہی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبد اللہ
بن عباس مین سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفاے بنی عباس اونکی اولاد مین
ہوے اول اونمین سے ابو العباس سفاح تھا اور پانسو برس سے زیادہ اون مین خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی

معجزہ ۴۱ مسلم نے روایت کی ہی کہ حضرت عمر رض نے اہل بدر کے حال مین بیان کیا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین جاے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر مین مارے گئے ایکدن پہلے دکھا دی تھی
اور فرمایا تھا کہ کل اسجگہہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور اسجگہہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر حضرت
عمر رض نے کہا کہ قسم اوس خدا کی جسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھہ بھیجا
کسی نے اونمین سے اوس جگہہ سے تجاوز نکیا جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل
بتایا تھا انتہی تحقیق اس پیشین گوئی کا راوی یعنے حضرت عمر رض کے بیان سے واضح ہی کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کافرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جاے قتل اون کی نشان دی تھی
سب مقتول ہوے اور اوسی جگہہ مقتول ہوے جہان جہان آپ نے فرمایا تھا

معجزہ ۴۲ بیہقی نے عروہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ابی بن خلف سے کہا تھا کہ مین تجھے قتل کرونگا سو ابی بن خلف آپکے ہاتھ سے زخمی ہوا

اور اوسی زخم سے مرگیا انتہی ف اُبیّ بن خلف کافران قریش مین سے بڑا شدید العناد ساتھ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپکو مکّے مین ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہی اوسے
مین دانہ گھاس دیتا ہون اسلیے کہ اوسپر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ مین ہی تجھے
قتل کرونگا انشاء اللہ تعالے سو روز جنگ اُحد مین وہ آپکی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کہان ہین محمد
صلے اللہ علیہ وسلم آج میرے ہاتھ سے وہ نہ بچین گے اصحاب نے چاہا کہ اوسے روکین اور آپ تک
پہونچنے نہ دین آپنے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہونچا تب آپنے اوسکے حلق پر ایک جگہ زرہ سے
خالی دیکھکر ایک نیزہ ماردیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اوسمین سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے
سے گر پڑا اور پھر بھاگ کے قریش مین جاملا لوگون نے کہا کہ تجھے کچھ اندیشے کی بات نہین ہی اوسنے
کہا کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ میرے اوپر تھوک دیتے تو بھی مین نہ بچتا
چنانچہ وہ اوسی زخم سے راہ مین مکّے کو پھرتے ہوے واصل جہنم ہوا ف بیہقی نے ابن عمر رض سے
روایت کی ہی کہ اُبیّ بن خلف بطن رابغ مین مرا تھا سو ایکبار تھوڑی رات گئے مین بطن رابغ
مین چلا جاتا تھا ایکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی مین اوسکے متصل گیا مین نے دیکھا کہ ایک
آدمی زنجیرون مین بندھا ہوا اوس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہی اور چلاتا ہی کہ مین پیاسا ہون
اور ایک شخص کہتا ہی کہ اسے پانی مت دیجیو یہ مقتول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اُبیّ بن خلف

معجزہ ۴۴ بخاری نے سلیمان رض بن صرد سے روایت کی ہی کہ جب غزوہ خندق مین
لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اوٹھ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑھ جائینگے وہ ہمپر چڑھ نہ سکین گے ہم ہی اونپر لشکرکشی
کرین گے انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ
منورہ پر لشکرکشی نکر سکے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح مین اونپر لشکر لیگئے اور مکے کو فتح کیا

معجزہ ۴۵ مسلم نے ابی قتادہ رض سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر رض
خندق کھودتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ
افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیوں کا قتل کریگا انتہی سمیہ نام حضرت عمار کی ماں کا ہی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تجھیں باغی لوگ شہید کرینگے
سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور معاویہ کے لشکر نے انھین شہید کیا

معجزہ ۴۶ ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہ رض سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا
کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبے کو دوشنبے اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونے کو آئے مین نے آپکے ساتھ درشت کلامی
کی اور آپکو برا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ ای عثمان ایکدن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ مین دیکھے گا
کہ مین جسے چاہون اوسے دیدون مینے کہا کہ تب قریش مر جائینگے اور ذلیل ہو جائینگے آپ نے
کہا کہ نہین اوسدن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبے مین داخل ہوے اور میرے
دلمین آپ کی اوس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجھا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے پھر جب روز فتح
مکہ آیا تو مجھ سے کنجی منگوائی مینے لا دی سو آپ نے لی پھر جب آپ نے مجھے وہی فرمایا کہ لو یہ تمھارے
پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب مین نے پیٹھ پھیری آپ نے مجھے پکارا مین پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ
بات جو مینے کہی تھی کہ ایکدن یہ کنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہین مینے کہا کہ بیشک ہوئی اور
مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیوں کا ذکر
ہے ایک یہ کہ قبل ہجرت آپ نے عثمان رض سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کنجی ایکدن میرے ہاتھ مین ہوگی سو مطابق
اوسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسری یہ کہ آپ نے جب کنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پھیر دی آپ نے فرمایا

[illegible]

کہ یہ کنجی ہمیشہ تمہارے خاندان مین رہے گی سو آجتک اونھین کے خاندان مین کنجی خانۂ کعبہ کی ہے

معجزہ ۴۷ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حنین مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کہ دعوی اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر اوس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقاتلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص دوزخی ہے اللہ کی راہ مین اوسنے خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعضے لوگون کو شک ہونے لگا پھر اوس شخص نے تکلیف زخمون پر بے صبری کر کے اپنے ترکش سے تیر نکال کے اپنے تئین ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ لوگ مسلمانون مین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپ کی حدیث کو سچا کیا فلانے شخص نے اپنے تئین آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر اشہد انی عبد اللہ و رسولہ انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے دوزخی ہونیکی خبر دی تھی اور مطابق اوسکے واقع ہوا کہ اوسنے اپنے آپکو قتل کیا اور بمقتضا قاتل النفس فی النار سب لوگون کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے ف اوس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا

معجزہ ۴۸ ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین مین ایک سوار نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین فلانے پہاڑ پر چڑھا تھا سو مین نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اونٹ ہودج دار اور اپنے مویشی لیکے حنین مین آموجود ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین مین قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی فتح ہوگی اور سارے مواشی دشمنون کے مسلمانون کو غنیمت مین ملینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب مواشی اور چارپایہ دشمنون کے کہ بکثرت تھے غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتھ لگے

[illegible]

معجزہ ۴۹ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت خالد بن ولید رض کو اکیدر حاکم دومۃ الجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گائے کے
شکار کے لیے نکلا ہوگا تب تم اوسے پکڑ لوگے سو ویسا ہی ہوا ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے غزوۂ تبوک مین حضرت خالد بن ولید رض کو ساتھ چار سو بیس سوار کے اکیدر بن عبد الملک
حاکم دومۃ الجندل پر کہ نصرانی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولید رض چاندنی رات مین اوسکے
قلعے کے متصل پہونچے اوسکو نیل گائے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہونچنے حضرت خالد بن
ولید رض کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات مین لیٹا تھا چند نیل گاؤن نے
آکر اوسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اوسنے کھڑکھڑاہٹ سنکر فصیل قلعے سے
دیکھا کہ چار نیل گائین اوسکے قلعے کے تلے ہین واسطے شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسّان اوسکا بھائی
اوسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید رض مع سوارون کے جا پہونچے وہ گرفتار ہوگیا اور
اوسکا بھائی لشکر مارا گیا حضرت خالد بن ولید رض اوسے پکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین لائے اور آپ نے اوس سے جزیہ مقرر کرکے اوسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن ولید رض کو کہ تم اوسے نیل گائے کے شکار مین پکڑ لوگے مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۵۰ صحیحین مین ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلے گی سو تم مین کوئی نہ اوٹھے
اور جسکے پاس اونٹ ہو اوسے مضبوط باندھ لے سو رات کو آندھی بہت ہی شدید چلی
ایک شخص اوٹھا اوسکو آندھی اوڑا لے گئی یہانتک کہ دونون پہاڑ طی مین جا ڈالا
ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے آندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

مشدد شدہ و در آخر ہمزہ نام قبیلہ کہ بنام طے ای از آن قبیلہ بود و مسکن آن قبیلہ را ہم طے گویند ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

قسم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین

معجزہ ۵۱ صحیحین مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے اور ایک
روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے
انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ فارسی لوگو نمین کبھی بڑے
دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہونگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رح کہ اولاد
ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین ایسے بڑے عالم دیندار ہوے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم امت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی رہیگا گویا مصداق
اتم اس حدیث کے وہی ہین اور بھی علماے کاملین اہل فارس مین ہوے چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی فارسی تھے

معجزہ ۵۲ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور دراز کرینگے اور نپاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا
مدینے کے عالم سے انتہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک رح پیدا ہوے چنانچہ حضرت سفیان
ابن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اون پر بیان کیا ہے اور واقع مین ایسا ہی حال تھا امام مالک
رحمہ اللہ کا کہ جسقدر فیض علم حدیث اون کے زمانے مین اون سے ہوا دوسرے شخص سے
نہین ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے اون کی خدمت مین آکر مستفید ہوے

معجزہ ۵۳ ابوداؤد نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علی رض اور حضرت ابن عباس رض
سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین ایک بڑا عالم
ہوگا کہ زمین کو علم سے مالامال کردیگا انتہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی رح کہ قریشی تھے
اولاد مطلب بن عبد مناف مین سے پیدا ہوے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی
امام شافعی پر بیان کی ہی اور کہا ہی کہ طباق زمین مین کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی رح
کے علم نہین ہوا اور اس حدیث کو اگرچہ صغانی نے موضوع کہا ہی مگر نزدیک محققین کے

سو موضوع نہین ہے چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہے البتہ بسند ضعیف منقول ہے لیکن کثرت طرق سے تقویت ہوگئی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعی کا بطریق تمثیل کامل اور پر ثبوت اس حدیث کے ہے اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے اور اوس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش

قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت

معجزہ ۵۴ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رض نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذو الخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم میں سے تھا پس اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عدل کرو آپنے ارشاد کیا کہ خرابی ہے تجھے اور کون عدل کریگا اگر میں عدل نکرونگا نا امید اور زیانکار ہے تو اگر میں عدل نکرون حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ میں اسکی گردن مارون آپنے کہا چھوڑ دو اسے بیشک اسکے کچھ لوگ ساتھی ہونگے کہ اسطرح نماز پڑھینگے اور روزہ رکھینگے تم اپنے نماز روزے کو اون کے نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھوگے اور کلام اللہ پڑھینگے لیکن اون کے گلون سے اوپر نجائیگا یعنے مقبول نہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائینگے جسطرح تیر شکار میں سے خشک اور صاف نکل جاتا ہے کچھ اوسمین اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہین ہوتا نشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اوسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقہ کے آدمیون میں سے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہین کہ مین قسم کھاکے کہتا ہون کہ مینے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اور قسم کھاکے کہتا ہون کہ حضرت علی بن ابی طالب رض نے اون کے ساتھ قتال کیا اور مین اوس لڑائی مین حضرت علی رض کے ساتھ تھا سو حضرت علی رض نے اوس

ذو الخویصرہ نام اوسکا حرقوص بن زہیر تھا کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی ۱۲

۱ ازالۃ الخفاء ۱۲ منہ رحمہ اللہ
[illegible]
۲ ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے [illegible] انصاری

آدمی کو ڈھونڈھوایا لوگ لے آئے مینے دیکھا اوسی صفت کا جیسا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی کہ قوم ذوالخویصرہ مین سے ہون گے اور اونمین سے ایک شخص ہوگا کہ اوسکا ایک بازو نرم مثل پستان عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کرین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت علی رض کے زمانے مین حضرت علی رض پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذوالخویصرہ مین سے تھے اور اونکا سردار ذوالثدیہ تھا یعنے وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے رکھتا تھا حضرت علی رض نے اون سب کو قتل کیا اور راوی حدیث جنھون نے پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اوس لڑائی مین موجود تھے چنانچہ اونھون نے مطابق اس پیشین گوئی کی بیان کی

حدیث ۵۵ دارقطنی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میرے ایک قوم آوے گی اونکا لقب ہوگا کہ اونھین رافضی کہین گے اور تو اونھین پاوے تو قتل کیجیو کہ وہ لوگ مشرک ہین حضرت علی رض کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونکی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھ کو بڑھاوین گے ایسے اوصاف کہ جو تجھ مین نہین اور طعنہ کرین گے سلف پر انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدوث فرقہ روافض کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا زمانہ حضرت علی رض مین باغوا عبد اللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض پیدا ہوا اور خالص اتباع یہودی مذکور کے حضرت علی رض کو خدا کہنے لگے اسی لیے آپ نے اونھین مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت علی رض کی مدح مین اتنا افراط کرتے ہین کہ پیغمبرون کے برابر بلکہ اکثر پیغمبران سے افضل جانتے ہین اور اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہین سارے فرقے مین ظاہر ہے اس حدیث کو دارقطنی نے بروایت حضرت علی رض کئی سندون سے روایت کیا ہے اور ایک طریق مین اوسکے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعوی اہلبیت کی محبت کا کرین گے اور حقیقت مین ایسے نہون گے اور پہچان اوسکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر رضے اللہ عنہما کو برا کہین گے

اور بھی دارقطنی نے یہ حدیث کئی سند سے حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور کہا ہو کہ اس حدیث کی ہمارے پاس بہت سندین ہین کذا فی الصواعق

معجزہ ۵۶ امام احمد اور ابو داود نے ابن عمر رض سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین انس رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین یعنے کچھ لوگ اس امت مین قدریہ ہو جاوین گے وہ بمنزلہ مجوس کے ہون گے انتہی قدریہ اون لوگون کو کہتے ہین جو بندے کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہین اور تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور بندون کے افعال مین خدا تعالے کو بے دخل محض جانتے ہین سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیدا ہونے کی خبر دی اور مطابق اوسکے واقع ہوا معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہین اپنے بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہین اور قدر یعنے تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور اس فرقے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے مجوس فرمایا کہ جسطرح مجوس دو خالق کے قائل ہین ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہرمن خالق شر اسیطرح یہ لوگ خدا تعالے کو خالق جواہر کا اور بندون کو خالق اپنے افعال کا اعتقاد کرتے ہین ف قدریہ کی مذمت مین بہت حدیثین وارد ہین امام احمد اور ابو داود نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین جب وہ بیمار ہون اونکی عیادت نکرو اور جب مرجاوین اونکے جنازے پر مت جاؤ اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا اور یہ اون لوگون مین ہوگا جو منکر قدر کے ہون گے ف روافض بھی منکر قدر کے ہین اور اونمین مسخ اور خسف واقع ہوا ہو مسخ کی چند حکایتین شواہد النبوۃ مین مذکور ہین ایک یہ ہے حکایت امام مستغفری نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہو کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفے کا تھا کہ وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو

برا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اوسے منع کرتے تھے باز نہیں آتا تھا جب ہم شہر مدینہ میں گئے پہونچے ایک
جگہ اوترکے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اوٹھکے وضو کیا اور اوس کوفی کو جگایا وہ
اوٹھکے کہنے لگا افسوس ہے میں تم سے جدا ہوکے اسی منزل میں رہجاؤنگا ابھی میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سر پہ کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو
اس منزل میں مسخ ہوجائیگا ہم نے کہا کہ وضو کر اوسنے پاؤن اپنے سمیٹے ہمنے دیکھا کہ انگلیوں سے اوسکی
مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پاؤن اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک
پھر سینے تک پھر سر اور منھ تک مسخ پہونچا اور وہ بالکل بندر ہو گیا ہمنے اوسے پکڑ کے اونٹ
پہ باندھ لیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل میں پہونچے
وہان چند بندر جمع تھے اوس نے جب اونھیں دیکھا رسی توڑ کر اون میں جا ملا
دوسری حکایت یہ ہے کہ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک
شخص کوفے کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر
ہوا ہم نے ہر چند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا تب ہم نے اوس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہوجا وہ
علیحدہ ہو گیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے
آقا سے کہدے کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت ہو گئی ہے دونون
ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے ہیں ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر کو چل
اوسنے کہا مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہے اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے نکال کے دکھائے
کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ میں ایک جگہ بہت خوک مجتمع تھے اوس نے
اپنے تئین مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہوکے خوکون میں جا ملا

حکایت خسف بعض روافض

اور خسف کی روایت یہ ہے کہ محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کی ہے کہ ایک
قوم رافضیان حلب میں سے پاس امیر مدینہ منورہ کے آئی اور بہت سا مال اور اچھے
عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست کی کہ ایک دروازہ حجرہ شریفہ میں کھلوا دے تاکہ

وہ جسد اطہر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو وہان سے نکال لیجاوین امیر مدینہ نے کہ بد مذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اس بات کو قبول کرلیا اور دربان حرم شریف کو بلا کے کہدیا کہ جب یہ لوگ آوین دروازہ حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کرین انکو منع مت کیجیو دربانِ مذکور کہتا ہے کہ جب لوگ نماز عشا کی پڑھ کے مسجد شریف سے چلے گئے اور دروازے حرم شریف کے بند ہوگئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لیے ہوئے مشعل ساتھ آے اور باب السلام پر کھڑے ہوے اور کیواڑ کھٹکھٹاے مینے موافق حکم امیر کے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشہ مسجد مین بیٹھ کے رونا شروع کیا کہ الٰہی کیا قیامت قائم ہوگی سبحان اللہ ہنوز متصل منبر شریف کے نہین پہونچے تھے کہ سب کو ساتھ تمام اسباب اور آلات کے پاس اوس ستون کے جو قریب محراب عثمانی کے ہے زمین نگل گئی امیر مدینہ منتظر تھا کہ بعد فراغت کے اپنے کام سے وہ لوگ میرے پاس آوینگے جب دیر ہوئی تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا مینے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہوگیا ہے سمجھ کے کہ کیا کہتا ہے مینے کہا کہ امیر خود چل کے دیکھ لیوے کہ اتبک اثر خسف اور ان کے بعض کپڑے نمود ہین طبری نے نسبت اس حکایت کیطرف ثقات کے کی ہے جو بصدق و دیانت مشہور تھے انتہی

معجزہ امام احمد اور ابو داود اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے میری امت تہتر فرقے ہو جاے گی وہ سب دوزخی ہون گے مگر ایک فرقہ اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہون گے جو نجات پاوینگے فرمایا کہ جو لوگ میرے طریقے پر اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہون گے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ کی امت مین تہتر فرقے ہوجاوینگے اور وہ سب دوزخی ہون گے مگر ایک فرقہ جو آپ کے طریقے پر اور آپ کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بعد زمانہ خلفاے راشدین کے اختلاف امت مین باعتبار عقائد کے بکثرت شروع ہوا اور رافضی

۱۵ در مشکوٰۃ روایت ترمذی از عبداللہ بن عمرو و در روایت احمد و ابی داؤد از معاویہ است ... ۱۲ ... اعنی ما انا علیہ و اصحابی ... ۱۲ ... در نسیم الریاض ... حاکم ... ابن حدیث ... ۱۲

اور خوارج اور معتزلہ اور جبریہ وغیرہ پیدا ہوے اور اختلافات بڑھتے بڑھتے نوبت تہتر فرقونکی
پہونچی اونمین سے اہل سنت وجماعت کہ اوسی طریقے پر ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
کے بہشتی ہین اور باقی دوزخی اور تفصیل تہتر فرقونکی اون کتابون مین جو واسطے
تفصیل مذاہب کے تصنیف ہوئی ہین مذکور ہین اور اس مقام پر اوسکا بیان کرنا کچھ ضرور نہین

قسم ہشتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

معجزہ ۵۸ صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلیگی کہ روشن کر دیگی اونٹونکی
گردنون کو شہر بصریٰ مین یعنی ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر بصریٰ تک
کہ ملک شام مین ہے پہونچیگی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلینگے اونٹ کی چال مین
گردن اوسکی ہلتی ہے اور خوب نمود ہوتی ہے لہذا اس بات کو کہ اوسکی روشنی مین اونٹ راہ
چلینگے اسطرح تعبیر فرمایا کہ گردنین اونٹون کی اوس سے روشن ہونگی سو مطابق اسکے واقع
ہوا اواخر عہد خلفاے عباسیہ مین کہ تیسری تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین روز جمعے
کے بعد عشاء کے آگ ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جسمین قلعہ اور
برج اور کنگرہ ہون طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنے بارہ میل اور عرض بقدر چار
میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجین مارتی تھی
اور مانند سیلاب کے بہتی تھی اور مانند رعد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اوسمین عجیب تھی
کہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور پہاڑون کو رانگ کیطرح گلا دیتی تھی اور درختون پر اوس سے
کچھ اثر نہین پہونچتا تھا اور اوسکی روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تھا کہ مدینے کے لوگ
رات کو اوسکی روشنی مین دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اس آگ کا مکے مین اور شہر بصرے
اور تیما مین معاینہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اوسی زمانے مین تھے اس آگ کے بیان مین ایک
کتاب علحدہ تصنیف کی ہے اور سب عجائب و غرائب حالات اسکے لکھے ہین اور لکھا ہے کہ

شہر کے بادشاہ اترا کے سے اون چاہی کہ وہ انکی اطاعت مین رہین [illegible] قصہ مختصر [illegible] بھی نہ بچے اور ترکونکی
تیغ بیدریغ سے [illegible] لوگون نے مرد انگی کی اور بہت تو یہی کرکے اونکا فرقے
تباہ کیا [illegible] شہادت نصیب کی پس دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات
نہ ملی اور آخرت [illegible] اور تیسرا فرقہ دنیا مین بھی بربادانگی
و شجاعت [illegible] شہادت فائز ہوا فقط یہ پیشین گوئی بھی
جس کتاب مین [illegible] چارسو برس زمانہ وقوع سے پہلے کی تصنیف ہے
[illegible] دلائل النبوۃ مین زید بن ارقم رضہ سے روایت کی ہے کہ وہ بیمار ہوے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری
سے اچھے ہو جاؤ گے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہوگے اور اندھے ہو جاؤ گے
زید بن ارقم رضہ نے عرض کیا کہ مین ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ تو تم بیحساب بہشت مین
داخل ہوگے انیسہ بیٹی زید کے کہتی ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زید بن
ارقم رضی اللہ عنہم اندھے ہو گئے تھے پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالے نے آنکھین اونکی اچھی کردین بعد اوسکے
وہ مرگئے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنے زید کا اس بیماری سے
اچھا ہو جانا اور [illegible] بعد وفات آپ کے جیتا رہنا اور انھین ایام مین اندھا ہونا مطابق اوسکے واقع ہوا
معجزہ صحیح مسلم مین حضرت اسما بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف مین ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بڑا
جھوٹھا انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف مین حجاج پیدا ہوا کہ ظلم
مین ضرب المثل ہے بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز مین اوسکو ایسا مزہ
نہین ملتا تھا جیسا قتل ناحق مین اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح مین ہشام بن حسان سے

نقل کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اوسنے ناحق قتل کیے اور بڑا جھوٹھا تھا) انتہی پیدا ہوا
کذاب یعنی اوسنے بڑا فریب بنایا حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکے یا تلبیس قصاص
قاتلانِ امام حسین رض ریاست حاصل کی اور آخر کو جھوٹا دعوے پیغمبری کا کیا تطبیق اس خبر کی
حجاج اور مختار پر بقول حضرت اسماء راویہ حدیث نے روبرو حجاج کے بیان کی تھی کما فی المشکوٰۃ
صحیح ۶۳ ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابو عبیدہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہے گا یہانتک کہ سب سے پہلے اوسمین رخنہ ڈالیگا
ایک شخص بنی امیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اور سب سے پہلے رخنہ
انتظام اسلام مین یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا
اور امام حسین رض کو اوسنے شہید کرایا اور مدینے پر لشکر خونریز بھیجکر اکثر صحابہ اور صحابی زادونکو
قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور مکے پر بھی لشکر واسطے عبد اللہ بن زبیر رض کے بھیجا اور اوسکے
لشکر نے کعبے کا محاصرہ کیا اور وہان پتھر مارے حتی کہ سقف مسجد حرام کو کہ لکڑی کی تھی اون
پتھرون سے بہت صدمہ پہونچا بلکہ ردی مین گندک لپیٹ کے اون ملاعنہ نے آگ مسجد حرام مین
پہونچائی کہ پردہ خانہ کعبہ کا اور دیوارین خانہ کعبہ کی سب جل گئین غرض کہ جسقدر ظلم
اور بے دینی کی باتین یزید سے واقع ہوئین کبھی واقع نہین ہوئی تھین اور خبر جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی ف اگرچہ سند اس حدیث کی مسند ابو یعلی مین ضعیف ہے
مگر رویانی نے اپنی مسند مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے
اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہے حضرت ابو ہریرہ رض دعا مانگتے تھے
کہ الٰہی تیری پناہ شروع سنہ ۶۰ ہجری سے اور حکم چھوکرون کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی
سنہ ۶۰ ہجری مین ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ رض کا انتقال اس سے پہلے سنہ ۵۹ ہجری مین ہو چکا تھا
پس معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ رض کو بھی بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
یزید کی بادشاہی اور اوسکے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور ابو داؤد نے حضرت حذیفہ

جنۃ البیان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنہ انگیز
ہونے والے ہین سب کا نام مع نام اونکے باپ اور اونکی قوم کے بتادیا ہی پس بیشک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے نام یزید کا کہ سب سے زیادہ فتنہ اوسکے سبب سے ہوا بتایا ہوگا
معجزہ ۶۳ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ثابت بن قیس بن شماس رض سے فرمایا تَعِیْشُ حَمِیْدًا وَتُقْتَلُ شَهِیْدًا یعنے زندگانی کروگے
تم بحالت حمیدہ اور مارے جاؤ گے تم شہید ہوکر انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت ثابت
جنگ یمامہ مین کہ عہد خلافت ابوبکر صدیق رض مین ساتھ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تھی شہید ہوے
معجزہ ۶۴ ابوداود نے حضرت ابوذر رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھے خطاب کرکے یہ مضمون فرمایا کہ مدینے مین ایکبار ایسی خونریزی ہوگی کہ خون احجار
زیت کے اوپر پہونچیگا اور [illegible] تک پہونچیگا انتہی ف مدینہ منورہ کی جانب غرب مین زمین ہی اوس مین
پتھر مین سیاہ گویا کہ اونپر تیل چھڑکا ہوا ہی اسلیے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہین سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ایکبار مدینے مین ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون مین ڈوب
جاوینگے اور مطابق اسکے واقعہ حرہ واقع ہوا یزید پلید کے وقت مین بعد شہادت
امام حسین رض کے جبکہ باشندگان مدینہ کہ اکثر اصحاب اور اولاد اصحاب تھے اطاعت یزید سے
بسبب اوسکے شنائع اعمال کے منحرف ہوگئے تب یزید نے اونپر لشکر خونخوار بسرکردگی مسلم بن
عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوے
اور اوسی سنگستان مین خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوے کہ زبان قلم پر نہین آسکتے

[illegible]

معجزہ ۶۵ ابوداود نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے انس لوگ شہر آباد کرین گے اور ان مین سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہین گے
اوس شہر مین داخل ہو تو اوسکے سباخ یعنے زمین شور اور کلاء اور بازار اور باغات اور بادشاہون کے
دروازون سے بچنا اور کنارون پر اوسکے رہنا اسواسطے کہ اوس شہر مین خسف ہوگا یعنے
زمین مین دھس جانا اور قذف ہوگا یعنے پتھرونکا برسنا اور رجف یعنے زلزلہ اور مسخ یعنے
صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو باتون کی
خبر دی ایک یہ کہ ایک شہر نیا آباد ہوگا اور اوسکا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اوس شہر مین خسف
وغیرہ واقع ہونگے سو پہلی بات حضرت عمر کے عہد مین واقع ہوئی کہ عتبہ بن غزوان نے
شہر بصرہ بحکم اونکے سنہ ۱۴ ہجری مین آباد کیا حضرت عمر رض کو خبر پہونچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس سے
ہند کو راہ ہے اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے
تب آپنے حکم بھیجا کہ وہان ایک شہر بنا کر دو تا کہ مجمع مسلمانونکا وہان رہے اور دوسری خبر آئندہ ظاہر ہوگی

معجزہ ۶۶ طبرانی نے رافع بن خدیج رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایکبار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی کی داڑھ دوزخ مین مانند جبل
احد کے ہوگی حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ مین بھی اوس مجلس مین تھا سو اور سب لوگ تو
مر گئے مین اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یمامہ مین مرتد ہوکے مارا گیا انتہی
اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس مین سے ایک
شخص جہنمی ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ ایک شخص مرتد ہوکے مارا گیا نسیم الریاض مین لکھا ہے

کہ نام اوس شخص کا رجال بن عنفوہ تھا اور وہ اہل یمامہ مین سے تھا وفد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہو کر کلام اللہ سیکھا
تھا جب مسیلمہ کذاب نے دعوے پیغمبری کیا تو اوسپر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ مین
ہمراہیان مسیلمہ مین تھا زید بن الخطاب رض کے ہاتھ سے مقتول ہوئے واصل جہنم ہوا

معجزہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر رض کی وفات قریب ہوئی تب
زوجہ اون کی ام ذر رونے لگین اونھون نے کہا کہ تم کیون روتی ہو ام ذر نے کہا کہ کیسے
نہ روؤن تمھاری وفات جنگل مین ہوتی اور ہمارے پاس کفن بھی نہین حضرت ابوذر نے
کہا کہ مت روؤ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ مین بھی اونمین تھا
خطاب کر کے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی زمین غیر آباد مین مرے گا اوسکے جنازے پر ایک
جماعت مسلمانون کی حاضر ہوگی سو وہ آدمی مین ہی ہون تم راہ کو دیکھو وہ کہتی ہین کہ مین
نکلی سو پیچھے لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اونمین سے حضرت ابوذر رض کے حال کی خبر کی وہ سب
حضرت ابوذر کے پاس آئے اون سے حضرت ابوذر رض نے کہا کہ تم مین سے مجھے کفن وہ دیوے
جو نقیب ہو نہ امیر ایک جوان نے اونمین سے کہا کہ مین تمھین کفن دیتا ہون اے عم اپنا ازار اور
دو کپڑے کہ میری گٹھری مین ہین میری مان کے کتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے حضرت ابوذر رض
نے کہا کہ تو ہی مجھے کفن دیجیو جب وہ مر گئے اون لوگون نے تجہیز وتکفین کر کے نماز جنازہ
پڑھ کے اونھین دفن کر دیا انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی
تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس مین سے غیر آباد زمین مین مرے گا اور ایک جماعت
مسلمانون کی وہان پہنچ کے اوس کی تجہیز وتکفین کرے گی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

[illegible]

معجزہ ۶۸ طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ جب مجھسے ملتے مجھ سے سمرہ کا حال پوچھتے اور جب میں اونکے صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے میں نے اسکا سبب پوچھا او نھون نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں تھے سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے پیچھے مرنیوالا نار میں ہوگا سو آٹھ تو مرچکے ہیں میں اور سمرہ باقی ہیں لیکن اسی خبر کے ڈر سے سمرہ کے حال کی تفتیش کرتا ہوں اور حضرت ابوہریرہ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہہ دیتا کہ سمرہ مر گئے تو او نھین غش آجاتا یہانتک کہ سمرہ سے پہلے اونکا انتقال ہوا اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو مرض کزاز لاحق ہوا سو بڑی دیگ میں خوب گرم کھولتا پانی بھر کے اوس سے گرمی حاصل کرنے کے لیے بیٹھے ایک دن اوسمین گر پڑے اور جلکر مر گئے انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون دس آدمیون کے حق میں جو فرمایا تھا کہ تم میں پچھلا مرنے والا نار میں ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے حضرت ابوہریرہ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہ گئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ وہ پیچھے مرنیوالا [illegible] ہوگی اور پچھلا موت والے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نار میں ہوگا اور مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نار سے آگ دنیا کی تھی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سمرہ بن جندب باوجود سب سے پیچھے مرے آگ میں جل کر مرے

معجزہ ۶۹ صحیحین میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کرو گے اون لوگون کے طریقون کی جو تم سے پہلے ہوے ہیں بالشت بالشت برابر اور ہاتھ ہاتھ برابر یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہون گے تو اس بات میں بھی انکی پیروی کرو گے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے آدمیون سے یہود اور

[illegible] ابو سعید [illegible] ۱۲ [illegible] ۵۲ [illegible] ۱۲

خدری منسوب ہے طرف خدرہ کے کہ ایک قبیلہ ہے انصار سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

ہوئی کہ قاتلین اون کے گناہ عظیم اور عذاب آخرت مین مبتلا ہوئے

معجزه ۱۸ بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے زید بن صوحان کے حق مین فرمایا کہ ایک عضو اوسکا اوس سے پہلے جنت مین جائیگا انتہی سو اسیطرح
اسکے واقع ہوا یعنی ایک ہاتھ اونکا جہاد مین کٹگیا بعضے مورخین لکھتے ہین کہ غزوہ نہاوند مین کٹا تھا اور شہید ہوا

معجزه ۱۹ بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے سہیل بن عمرو کے حق مین حضرت عمر رضہ سے فرمایا کہ توقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور
اسطرحکا بیان کرے کہ تم خوش ہوا ہے عمر رضہ ویساہی ہوا کہ جب خبر وفات حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پہونچی اور وہان کے لوگون کو اضطراب ہوا تب سہیل
بن عمرو رضہ کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے مدینہ منورہ مین پڑھا
تھا اور مکے کے لوگون کو دین پر ثابت کردیا اور تسلی اور تسکین دی انتہی سہیل بن عمرو رضہ حالت
کفر مین کافرون مین کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور اون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑائی
کی ترغیب دیتے جنگ بدر مین اسیر ہو کر آئے حضرت عمر رضہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ ڈالون
تاکہ زبان اسکی خوب تقریر پر قادر نرہے اور پھر کافرون مین کھڑے ہو کر خطبہ تحریض قتال مسلمین کا
نپڑھے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا

معجزه ۲۰ صحیحین مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قریب ہے میری امت کے لوگ انماط بچھاوینگے انتہی انماط جمع ہے نمط کی کہ ایک قسم فرش
ہوتا ہے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ازانکہ
فقر اور تنگی مین مبتلا تھے مالدار ہوگئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش اونکو میسر آئے چنانچہ

زید بن صوحان [illegible]

[illegible] سہیل بضم سین مہملہ [illegible]

حضرت جابر رضہ کے گھر مین اوس قسم کے بچھونے تھے جبکہ زوجہ حضرت جابر کی اوسے بچھانا چاہتی تھین تو حضرت جابر رضہ کہتے کہ مت بچھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری امت کے لیے انماط ہون گے یعنے فرش امیرانہ بچھانے لگین گے سو [illegible] اوسکے یہ بات ہوئی ہے یعنے وضع امیرانہ کچھ ضرور نہین اونکی زوجہ کہتین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط کے ہونے کی خبر دی اور وہ اوس کے مطابق واقع ہوا تو اوس پر بیٹھنا ہی چاہیے

معجزہ ۴۴ صحیحین مین ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق مین یہ بات فرمائی کہ خدا تعالے اوسے ہلاک کریگا ف مسیلمہ ایک شخص تھا بنی حنیفہ مین سے مدینہ منورہ مین آیا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کر دین تو البتہ مین اتباع آپکا اختیار کرون تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ مین تھی اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگے گا تو بھی اوسے ندونگا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعوے پیغمبری کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا تھا کہ خدا تعالے اوسے ہلاک کریگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی اوسکے ساتھ مجتمع ہو گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضہ کو ساتھ لشکر جرار کے اوسپر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضہ نے اوسپر فتح پائی اور وہ اوس لڑائی مین مارا گیا

[illegible]

فصل سوم ایسی چیزون کے بیان مین جو آنحضرت نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ ۴۵ بخاری نے انس بن مالک رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر شہادت زید اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگون کو سنا دی قبل اسکے

[illegible]

کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور فرمایا آپ نے آخر کو ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی ف موتہ ایک موضع ہے شام مین ایک مہینے یا زیادہ کی راہ پر مدینہ منورہ سے وہان کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا اسلیے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لشکر بھیجا اور اوس لشکر پر زید بن حارثہ کو امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جائین تو امیر جعفر ہون گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائین تو عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہون تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان مین سے امیر کر لین سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اوس لڑائی مین یہ تینون صاحب شہید ہوے تب لوگون نے حضرت خالد بن الولید کو سردار کیا اور خدا تعالے نے اونکے ہاتھ پر فتح دی سو بوقت وقوع اس واقعے کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اس حادثہ کی خبر دی

معجزہ ۳۴ صحیحین مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اوسی دن خبر دی جسدن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف اصحاب کے ساتھ گئے اور صف باندھ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرین فرمائین ف نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہان بادشاہ ہوتا اوسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپکا نامہ اوسے گیا تب وہ مسلمان ہو گیا اور اوسنے صاف کہدیا کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابون مین ہے وہ یہی ہین اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سے پیش آیا اور جب اوسنے وفات پائی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اوسی دن اوسکی موت کی خبر دی اور غائبانہ اوسکی نماز جنازہ پڑھی ف موفق اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازے کی غائب پر درست کہتے ہین اور حنفیہ کہتے ہین کہ جنازہ

افصح وبکم ... الیا ... و تحقیقہا نجاشی بتشدید ... الیا ... ملی ... مشہورة ۱۲ ... کان فیہا غزوة ۱۲ ... موضع بالشام ۱۲ ... کما فی القاموس و ... فان فیہا لغتین ... وسکون الواو ... موتہ بضم المیم ... مہملہ ۱۲ منہ ... [illegible]

افصح ۱۲ قاموس سے اصحمہ بہمزہ مفتوحہ وسکون صاد مہملہ وفتح حاے مہملہ ابن بحر نام بادشاہ حبشہ کہ بران حضرت [illegible]

نجاشی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا تھا اور غائب کو نجاشی پر قیاس کرنا نہ چاہیے

معجزہ ۷۷ مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پھرے آتے تھے جب قریب مدینے کے پہونچے تب ایک ہوا ایسی شدید چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کردے تب آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے چلی ہے پھر مدینے مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا انتہی شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا اس حدیث مین آنحضرت نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مرگیا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ مدینے مین رفاعہ منافق مرگیا

معجزہ ۷۸ امام احمد نے ابن عباسؓ سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلبؓ سے کہ وہ جنگ بدر مین کافرون کے ساتھ تھے اور اسیر ہو کر آئے تھے مال فدا طلب ہوا یعنے کچھ روپے دین تو رہائی پاوین تب اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہین کہ جسقدر روپیہ میرے ذمے ٹھہرتا ہے اوسکو ادا کرون آپ نے فرمایا کہ وہ مال کہ تم نے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہے کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس سفر مین مین مارا جاؤن تو یہ مال میری اولاد کے لیے ہے حضرت عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس مال کی سوا میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر نہتھی پھر اونھون نے جسقدر روپیہ مطلوب تھا نکالکر ادا کیا

معجزہ ۷۹ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف چچازاد بھائی اوسکا بعد قصے بدر کے ایک دن مقام حجر مین بیٹھکر باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگون کے قتل ہوجانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہین رہا عمیر نے کہا کہ سچ ہے مگر مین مقروض ہون اور میرے پاس کچھ دین ادا کرنے کو نہین ہے اور بعد اپنے عیال کے تباہ ہوجانیکا بھی ڈر ہے نہین تو مین جاکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا

[illegible]

ستر قہا اللہ من جانب الشمال ۱۲ قاموس

اور مجھے ایک بہانہ اونکے پاس جانیکا ہی میرا بیٹا وہان قیدی ہی صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور کہا
کہ تیرے دین کو مین ادا کرونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبرگیری کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اس
بات کو کسی سے ذکر مت کیجیو اور اوسنے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر مین بجھائی اور چلکر مدینے مین
پہونچا اور مسجد شریف کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمایل کیے ہوے تھا
اوسے حضرت عمر رضہ نے دیکھ کے کہا کہ یہ کتا دشمن خدا کا کچھ بدی ہی کے لیے آیا ہوگا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکے آنے کی خبر کی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ اوسے حضرت عمر رضہ جاکر اوسے
لے آئے اور اوسکی تلوار اپنے قبضے مین کر لی تھی جب آپ نے اوسے دیکھا فرمایا کہ ای عمر رضہ اسے
چھوڑ دو پھر آپ نے اوس سے کہا کہ ای عمیر قریب آ جب وہ قریب ہوا تو پوچھا کہ کیون آیا ہی
اوسنے کہا اپنے قیدی کے لیے آیا ہون کہ اوسکے معاملے مین احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار
کیون گردن مین ڈالی ہی اوسنے کہا کہ تلوار کس کام کی ہی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ بیان کر کہ تو کس لیے
آیا ہی اوسنے کہا کہ مین اسی کام کے لیے آیا ہون جو مینے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان
نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر مین مقروض نہوتا اور خوف
ہلاک عیال نہوتا تو مین جاکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور
خبرگیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لیے آیا اوسنے یہ سنتے ہی کہا اَشْہَدُ
اَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوا میرے اور صفوان کے
کسی کو خبر نہ تھی قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ خدا ہی نے تمھین اس بات کی خبر کر دی شکر خدا
کا او سنے مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی
باتین سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اوس کے قیدی کو چھوڑ دو
معجزہ ۸۰ بیہقی نے حضرت عروہ رح سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اونٹنی جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گم ہو گئی آپ نے اوسکو تلاش کروایا نہ ملی ایک شخص نے منافقین
مین سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور اونھین

یہ معلوم نہین کہ اونٹنی اونکی کہان ہے جو اونکے پاس وحی لاتا ہے کیون اونٹنی کا حال اون سے
نہین کہہ دیتا حضرت جبرئیل آئے اور آپ کو اوس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانا
بھی بتادیا آپ نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون لیکن اللہ نے مجھے خبر دی
منافق کے مقولے کی اور اوس جگہہ کی جہان وہ اونٹنی ہے سو وہ اونٹنی فلانی گھاٹی مین ہے
اوسکی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہے لوگ چھوٹے اور اوس گھاٹی مین اوس اونٹنی کو اوسیطرح پایا جیسا آپ نے
فرمایا تھا ف اوس منافق کا نام شارحان حدیث نے زید بن لصیت بلام و صاد مہملہ بروزن فعیل لکھا ہے

معجزہ ۸۱ صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت
ملے گی اور اوسکے پاس ایک خط ہے سو وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہوکر گھوڑے دوڑاتے
وہان پہونچے اور عورت کو وہان پایا ہمنے کہا خط نکالدے اوسنے کہا کہ میرے پاس کوئی خط
نہین ہے ہمنے کہا کہ خط نکالدے نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے اوسنے اپنے بالون کے جوڑے مین
سے خط نکال کر دیا سو اوسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے سو وہ خط
حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ لوگون کے مشرکان مکہ سے اور اوسمین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ امر یعنے ارادۂ غزوہ مکہ کا ذکر تھا سو آپ نے اوس خط کا حال حاطب
سے پوچھا اونھون نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی
ایسا نہین ہے جو اون کی حمایت کرے اسلیے مینے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا
ثابت ہوتا کہ میرے لڑکے بالون سے متعرض نہون حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ اجازت
ہو تو حاطب کو قتل کرون یعنے اسلیے کہ اوسنے یہ حرکت منافقانہ کی آپ نے فرمایا کہ نہین

ابن ابی بلتعہ بفتح باء و سکون لام و فتح تا فوقانیہ و عین مہملہ
حاطب بمہملتین بروزن فاعل ...
صحابی بدری ست و کنیت او ابو عبد اللہ است و بعضے گویند ابو محمد کذافی ترجمۃ الشیخ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بدریون پر اللہ تعالےٰ نے مہربانی خاص کی ہی اور یہ فرمایا ہی کہ مینے تمھاری سب خطائین معاف کین انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قصد لشکر کشی کا واسطے فتح مکے کے فرمایا اور آپکو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمھارے اوپر آتے ہین اور قسم ہی خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمھارا قصد کرین تو اللہ اونکی مدد کرے اور تمپر غالب ہوجاوین تم اپنا فکر کرلو اور چھپا کر اس خط کو ایک عورت کے ہاتھہ روانہ کیا کہ اوسکی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی معلوم ہوئی تب آپ نے حضرت علی رض اور زبیر رض اور مقداد رض کو بھیجا **ف** اس حدیث سے کمال فضیلت اون اصحاب کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر مین آپکے ساتھہ تھے اور حضرات خلفاے اربعہ بلکہ عشرہ مبشرہ[1] اہل بدر مین ہین

معجزہ ۸۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زہری[2] سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سواے اللہ کے نام کے بالکل عبارت اوس صحیفے کی کھالی جسمین قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر مضبوط رہین اور اون سے برادری بالکل چھوڑ دین سو قریش نے اوس صحیفے کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی **ف** بعد نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ معظمہ مین شائع ہوا اور مذمت بتون کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانون پر اونھین بہت قہر آیا تب اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابوطالب اور بنی ہاشم راضی نہوے تب اونھون نے کہا یا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کردو یا تم سب

[1] حضرات عشرہ مبشرہ کا نام اس قطعہ مین ہے … [illegible] … ابوبکر و عمر و عثمان و علی … سعد بن ابی وقاص … عبد الرحمٰن بن عوف … ابو عبیدہ بن الجراح … [illegible]

[2] اور حضرت علی ابن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاشمی ہین اور حضرت عثمان ذی النورین ابن عفان اموی ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ
زہری تابعی ہین … [illegible] … زہری سے … وفات پائی … فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

سب ہم سے علیحدہ ہوکر گھاٹی مین جا رہو اور ہمارے تمھارے برادری ترک ساتھ کھانا
اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس مین اکٹھے ہوان ابو طالب ور بنی ہاشم نے اس بات کو
قبول کرلیا اور سب کے سب شعب[1] مین جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہد نامہ مضمون قطع
برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھکے کعبے مین لٹکا دیا اور یہانتک عداوت پر
مستعد ہوے کہ جو کوئی گانو کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اوسکو بھی منع کردیتے کہ
بنی ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے تین برس اسطرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شعب مین بسر کیے
اور بڑی تکلیف اوٹھائی درین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے
مطلع کیا کہ اوس عہدنامے کو دیمک کھا گئی ہی جہان کہین اوسمین نام اللہ کا تھا اوسکو دیمک نے
چھوڑ دیا ہی اور باقی سب کھا لیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو
مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گیے اور اونسے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
اسطرح پر خبر دی ہی تم اوس عہدنامے کو منگوا کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو تمھارے حوالے کردینگے اور اگر سچ ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمین
شعب سے نکلنے دو اونھون نے وہ صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی جہان کہین اللہ کا نام تھا وہ باقی
تھا اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ
معجزہ ۸۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسرے کی
مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنہ ۶ ہجری مین اکثر بادشاہون اور امیرونکو نامے لکھے
کسرے پرویز بادشاہ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اوسکو طرف اسلام کی دعوت کی اوسنے آپکے
خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان[2] اوسکی جانب سے
ملک یمن مین عامل تھا اوسکو لکھا کہ تو دو آدمی چالاک و تیز اوس شخص کے پاس بھیج جو دعوے
پیغمبری کا کرتا ہی کہ وہ اوس شخص کو تیرے پاس لے آئین سو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ

[1] شعب بالکسر راہ درکوہ ۱۲ منتہی الارب
[2] باذان بیاے موحدہ وذال معجمہ کہ صاحب ارقوم ایالت ست و در حیات نبی صلے اللہ علیہ وسلم بایمان مشرف گردید ۱۲ منتہی الارب

معجزہ ۸۳

علیہ وسلم کے پاس مدینے مین بھیجے اونھون نے آپ کے سامنے تقریر بے باکانہ کی اور کہا کہ تم کسرے
کے پاس چلو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کل آؤ اوسی رات مین شیرویہ پرویز کے
بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی
آپ نے اون شخصون سے بلا کر فرمایا کہ تم چلے جاؤ رات کسرے کو شیرویہ نے مار ڈالا وہ پھر گئے
اور باذان سے اونھون نے جا کر یہ حال بیان کیا تب باذان نے کہا کہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم
ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور اونھین ایام مین نامہ شیرویہ کا بنام باذان باین مضمون پہونچا کہ
پرویز ظالم تھا مینے اس سبب سے اوسکو مار ڈالا اور تم اوس شخص سے جو دعوی پیغمبری ملک عرب
مین کرتا ہی کچھ تعرض مت کرو باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی
دریافت کر کے مع دونون بیٹون اپنے کے مسلمان ہو گیا ف کسرے نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بد دعا کی کہ الٰہی اوسکے خاندان کو پاش پاش کردے
اللہ تعالے نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنونمین بالکل نیست و نابود کر دیا

معجزہ ۴۸ ابوداود اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سے اوس
میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی آپ اوسکے گھر تشریف لیگئے جب کھانا آیا اور آپ نے کھانا شروع
کیا سو ایک لقمہ آپ نے مونھ مین چبایا اور نگلا نہین پھر آپ نے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے
کہ بغیر اجازت مالک کے لیگئی ہے اوس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجا کہ مینے نقیع مین جہان
بکریان بکتی ہین بکری خریدنے کو آدمی بھیجا وہان نہ ملی پھر مینے ایک اپنے ہمسایہ کے پاس کہ اوسنے
ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری بقیمت دیوے وہ گھر نہ ملا تب مینے اوسکی بی بی کے
پاس آدمی بھیجا اوسنے وہ بکری بھیجدی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھانیکو قیدیون کو

نقیع ایک جگہ کا نام ہے مدینہ مین جہان بکریان وغیرہ بکتی ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے [illegible]

[illegible]

کھلاوو ف قیدیون کے کھلانیکا اس لیے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانے کے لائق تھے

معجزہ ٨٥ طبرانی نے معجم کبیر مین اور بزار نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ ایکبار مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منٰے مین بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلۂ ثقیف مین سے آیا اور دونون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے آے ہین آپ نے فرمایا کہ کہو تو مین بتا دون جو تم پوچھنے آے ہو یا تم خود بیان کرو اونھون نے کہا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو بقصد خانۂ کعبہ آے اسمین ہمین کیا ثواب ہے اور بعد طواف کے دو رکعتوں کا کیا ثواب ہے اور طواف بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہے اور وقوف بعرفات کا کیا ثواب ہے اور رمی جمار کا کیا ثواب ہے اور قربانی کرنیکا کیا ثواب ہے اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسنے تمھین راستی بھیجا ہم انھین باتونکے پوچھنے کو آے تھے

معجزہ ٨٦ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین فرما رہے تھے مین حلقے کے بیچ مین جا بیٹھا بعضے اصحاب نے مجھسے کہا کہ یہان سے اوٹھ جاوٗ کہ وسط حلقے مین بیٹھنا منع ہے آپ نے فرمایا کہ اوسے بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کے لیے وہ گھر سے آیا ہے مینے عرض کیا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کے پوچھنے کے لیے گھر سے نکلے ہو کہ بر کیا چیز ہے اور شک کیا چیز ہے مینے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جسنے براستی آپکو بھیجا ہے اسلیے گھر سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ بر وہ چیز ہے کہ سینے مین ٹھہرے اور دل کو اوس پر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہے کہ سینے مین نہ ٹھہرے سو تو شبہے والی بات چھوڑکر غیر شبہے والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتوے دیدین ف واثلہ بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا جنمین حکم صریح نہین اور تردد ہے کہ بھلی بات کون ہے اور بری بات کون ہے سو آپنے ارشاد کیا کہ امور مشتبہہ مین اطمینان قلب مومن صالح کا اعتبار ہے جسپر اوسے اطمینان ہو وہ نیک ہے اور جسمین اوسے تذبذب ہو اوسکو چھوڑ دے

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ مین

معجزہ ۸۷ صحیحین مین حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ اونھون نے کہا کہ مینے روز اُحد کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائین طرف دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اونھین مینے پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اور بعد اسکے بھی نہین دیکھا یعنے جبرئیل ع و میکائیل ع ف اللہ تعالے نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے اکثر غزوات مین فرشتون کو بھیجا چنانکہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آے تھے چنانکہ کلام اللہ مین یہ امر مذکور ہے اور جنگ حنین مین بھی فرشتے مدد کو آے تھے اور جنگ اُحد مین بھی فرشتون نے مدد کی چنانچہ جبرئیل ع و میکائیل ع کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے مشاہدہ کیا

معجزہ ۸۸ صحیح مسلم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روز بدر ایک شخص مسلمانون مین سے پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اوسنے ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی کہ اوسنے کہا بڑھ ای حیزوم سو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مشرک آگے اوسکے چت گر پڑا ہے اور ناک اوسکی ٹوٹ گئی ہے اور منھہ پھٹ گیا ہے کوڑے کی مار سے اور وہ سب جگہہ سبز ہوگئی ہے وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اوسنے اس واقعے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ آسمان سوم کی مدد مین کا فرشتہ تھا ف حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے

معجزہ ۸۹ ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہے کہ مین روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اوسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اوس تک پہنچے اوسکا سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے کہ تلوار

[illegible] … منتہی الارب … تقریب التہذیب … حنیف … عثمان [illegible]

اوسکے سر تک پہونچے سر اوسکا کٹ کے گر پڑتا تھا ف یہ صورت باین سبب ہوئی کہ ملائکہ
جو غزوہ بدر مین واسطے مدد مسلمانون کے اوترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے

معجزہ ۹۰ بیہقی نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انمین سے دو کو تو مینے قتل کیا ہے اور تیسرے کا یہ حال ہے کہ مینے ایک مرد سفید
رنگ دراز قامت دیکھا کہ اوسنے اوسے مارا سو مینے اوسکا سر اوٹھا لیا آپنے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا

معجزہ ۹۱ بیہقی نے سائب بن ابی حبیش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی
مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی بھاگا
سو ایک مرد سفید رنگ دراز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے
سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا اور عبد الرحمن رضہ بن عوف آئے اونھون نے مجھے بندھا ہوا
پایا سو اونھون نے لشکر مین پکارا کہ اسے کسنے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ مینے باندھا ہے یہانتک
کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کسنے
اسیر کیا ہے مینے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مینے دیکھی تھی اوسکا ظاہر کرنا مجھے
اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے ف باین جہت کہ سائب
بن ابی حبیش تب تک کافر تھے اون کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا
بیان کرین اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوتی تھی

معجزہ ۹۲ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے
اور بیہقی نے حضرت علی رضے اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباس رض کو جنگ بدر مین ابو الیسر نے

اسیر کیا تھا اور ابو الیسر حقیر اور کم زور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو الیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیسے اسیر کیا اونھون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ مینے اوسکو نہ پہلے
دیکھا تھا اور نہ پیچھے کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمھاری مدد کی عباس کے اسیر کرنے پر ایک ملک کریم نے

معجزہ ۹۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مینے جنگ بدر مین کچھ لوگ
گورے چٹے ابلق گھوڑون پر سوار ایسے دیکھے کہ اونکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے انتہی سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے
جو جنگ بدر مین اوترے تھے ف معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر مین جو مذکور ہوے قرآن مجید مین بھی انکو ذکر ہے

معجزہ ۹۴ مسلم نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
بیٹھے تھے سو یکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اوسکے بہت سفید تھے اور بال اوسکے خوب سیاہ و
کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہین جاتی تھی اور ہم مین سے کوئی اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا
وہ شخص آپکے پاس آکے بیٹھ گیا اور اپنے دونون زانو آپکے دونون زانوؤن سے متصل کر دیے
اور اپنے دونون کف دست آپکے دونون زانو پر رکھ دیے اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام اسے کہتے ہین کہ گواہی دو کہ کوئی لائق
عبادت کے نہین مگر اللہ اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور نماز پڑھو اور
زکوۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وہانتک پہونچنے
کی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوے کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی
کرتا ہے یعنے پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف نہین اور یہ کہنا کہ سچ کہتے
ہو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف ہے لہذا اسکے اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے

[illegible]

کہ ایمان کسے کہتے ہین آپنے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اللہ کے فرشتون پر
اور اللہ کی کتابون پر اور اللہ کے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر
نیکی اور بدی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہے اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اوس شخص نے کہا کہ
مجھے بتلائیے احسان کیا ہے آپنے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا خدا
کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہو تو اسطرح کہ گویا خدا تمھین دیکھتا ہے اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو
پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آویگی آپنے فرمایا کہ اس بات مین پوچھا گیا پوچھنے والے سے
زیادہ نہین جانتا یعنی اس بات مین مجھے تم سے زیادہ علم نہین پھر اوس شخص نے کہا علامتین قیامت کی بیان فرمائیے
آپنے فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنی کنیزک زادون کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ
مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے سو جو لڑکی اسطرح پیدا ہوگی وہ بی بی
ہوگی اور سمجھیے اپنے باپ کے اور ماں اوسکی لونڈی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ایک علامت یہ ہے کہ جو
لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن مفلس ہین اور بکریان چراتے ہین اپنی اپنی عمارتین بناوینگے پھر وہ شخص
چلا گیا پھر تھوڑی دیر گذری تب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ
اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے
آپنے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگون کو تمھارے دین کی
باتین سکھا دین انتہی یہ حدیث ان الفاظ کر صحیح مسلم مین مذکور ہے اور اصل مضمون صحیح بخاری
مین بھی ہے اور اکثر کتب حدیث اور صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ رضے اللہ عنہ بھی
وارد ہے اور اوس روایت مین ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اوسیوقت آپنے
فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اوس شخص کے پیچھے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا

معجزہ ۹۵ صحیح مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے تھے

یہانتک کہ مینے بیاری مین بدن داغا تو ملائکہ نے مجھپر سلام کرنا چھوڑدیا پھر مینے بدن داغنا چھوڑ
دیا پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عمران بن حصین رض کے گھر مین لوگ سنتے تھے
کہ کوئی سلام کرتا ہی اور کسی سلام کرنے والے کو نہین دیکھتے تھے ف نسیم الریاض مین ہی کہ کتب معتمدہ
مین مصافحہ کرنا ملائکہ کا بھی ساتھہ عمران بن حصین کے لکھا ہی ف امام نووی نے لکھا ہی کہ عمران
بن حصین رض کو بواسیر تھی اوسی کے علاج کے لیے اونھون نے بدن داغا تھا کہ خون تھم جاوے
اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج مین ترک توکل پایا گیا اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا

معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن سعد نے طبقات مین عمار بن یاسر رض سے روایت
کی ہی کہ حضرت حمزہ رض نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھے جبرئیل ع
کو اون کی اصل صورت پر دکھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھہ نہ سکوگے اونھون نے کہا کہ آپ دکھا
دیجیے آپ نے فرمایا کہ بیٹھہ جاو وہ بیٹھہ گئے اور حضرت جبرئیل ع کعبے پر اوترے آپ نے حضرت حمزہ
رضے اللہ عنہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاو اونھون نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیل
علیہ السلام کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گرے

معجزہ ۹۷ ترمذی نے ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے
جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

معجزہ ۹۸ صحیحین مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ اونھون نے جبرئیل ع کو دیکھا یعنے آنحضرت کے حضور مین

معجزہ ۹۹ مسلم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہی کہ ابوجہل نے کہا کہ قسم لات و عزے کی
جو مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا منھہ کو خاک آلودہ کرتے یعنے نماز مین سجدہ کرتے تو مین
اونکی گردن کو پاون سے کھوندڈالونگا سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادہ پر
آیا پھر یکبارگی اولٹے پاون پھرا ہاتھون سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا
اوسنے کہا کہ مینے اپنے اور محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر
فرشتون کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھہ سے متصل ہوتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے لے جاتے

معجزہ ۱۰۰ صحیحین مین ابو سعید خدری رضی سے روایت ہی کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان مین سورۂ بقر پڑھتے تھے اور گھوڑا اونکا اون سے متصل بندھا تھا سو یکبارگی وہ گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا وہ چپ ہو رہے گھوڑا ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چپ ہو رہے پھر وہ ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو اونھون نے نماز سے سلام پھیرا اور بیٹا اونکا یحیی گھوڑے سے متصل تھا اونھین ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اوس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہونچا وے سو اوس لڑکے کو وہان سے اوٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سائبان کے ہی اور اوسمین چراغان سے روشن ہین جب صبح ہوئی یہ سب حال اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ڈرا کہ کہین گھوڑا یحیی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا جب مین اوسکے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا تو دیکھا مثل سائبان کے دیکھا کہ اوسمین چراغان سے تھے سو مین اونکو دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ اوپر ہوکے غائب ہو گئے آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اُسید نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمھاری آواز سنکر قریب ہوے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اونھین دیکھتے

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان مین

اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاء مرضے وآفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاء موتے فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان ومحفوظی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت

معجزہ ۱۰۱ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین اپنی مان کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایک دن مینے اوس سے اسلام کے لیے کہا

اوسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین کلمہ بے ادبی کہا مجھے بہت ناگوار ہوا
اور مین روتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور مینے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ خداے تعالے میری مان کو ہدایت کرے آپنے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ
اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہؓ کی مان کو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سنکر
خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہے اور میری مان نے میرے پاؤن کی آواز سنکر
کہا کہ وہین ٹھہر اے ابوہریرہؓ اور مینے پانی کی آواز سنی سو میری مان نے نہا کے اور کپڑے پہن کر
دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہؓ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین خوش ہوکر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین آیا اور اپنی مان کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حمد الٰہی بجا لائے
ف سبحان اللہ کیا جلدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف آپکا
ابوہریرہ رضے اللہ عنہ کی مان کے دل مین ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہوگئی اور آپکی رسالت کی گواہی دی
معجزہ ۱۰۲ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو
کہ ابوہریرہؓ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کی ہین اور اللہ جل جلالہ جاے وعدہ
ہے یعنے جسدن اللہ سے ملاقات ہوگی اوسدن ظہور اوس وعدے کا ہوگا جو جھوٹی حدیث
کے روایت کرنے مین وارد ہے حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت مین مشغول
رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت مین اور مین ایک مرد مسکین تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی شکم سیری پر حاضر رہتا تھا یعنے مجھے فکر تجارت اور زراعت
نہین لگتا تھا روٹی جو ملی کھالی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا سو
ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جبتک کہ مین
یہ کلام پورا کرون اور بعد اسکے اوس کپڑے کو اٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو وہ شخص کبھی

میری حدیثیں نہ بھولے گا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی کملی پھیلا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کلام کو پورا کر چلے تب مینے اوسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا سو قسم ہے اوس خدا تعالی پاک کی کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ مین کبھی آپکے کسی کلام کو نہین بھولا

ف شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین اوس کلام کی شرح مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہا لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت دعا کی تھی اپنی امت کے لیے کہ جو کوئی میری حدیثین سنے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے

معجزہ ۱۰۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیم کے سر پر ہاتھ رکھا اور اونکے حق مین دعا برکت کی سو یہ حال ہو گیا کہ کسی آدمی کے منھہ مین ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن مین ورم ہوتا اور وہ ورم والا اپنی ورم کو حنظلہ کے سر مین موضع مسح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا ف حذیم بکسر حاے مہملہ و سکون ذال معجمہ و فتح یاے مثنات تحتانیہ نام والد حنظلہ کا ہے اور وہ اور باپ انکے حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن مین آپکے حضور مین حاضر ہوے تھے

معجزہ ۱۰۴ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عائذ بن عمرو جنگ حنین مین زخمی ہوے تھے سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے منھہ سے خون پونچھا اور اون کے حق مین دعا کی سو اون کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور ہمیشہ اوتنی جگہہ روشن رہی

معجزہ ۱۰۵ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منھہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کی ہو کر مرے اور جس جگہہ اونکے سر اور داڑھی پر دست مبارک پہنچا تھا وہان کے بال

[illegible]

سفید ہوگئے **ف** سَیَّار بروزن سَجّادہ بسین مہملہ و یاے تحتانیہ و لام ایک موضع ہی قریب مدینہ منورہ کے

معجزہ ۱۰۶ ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے اوسوقت زینب بنت ام سلمہ رض آئین آپ نے اونکے منھہ پر پانی چھڑک دیا اوسکی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی اونکے چہرے مین رہی نہایت بڑھی ہوگئین تب بھی جمال جوانی کا اونکے چہرے سے نگیا

معجزہ ۱۰۷ صحیحین مین جریر بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے واسطے خراب کردینے بتخانہ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھہ پر نہین ٹھہر سکتا تھا سواری مین اکثر گر پڑتا تھا مینے یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے میرے سینے پر ہاتھہ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھہ اور اسکو ہادی اور مہدی کر جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوس دن سے کبھی گھوڑے پر سے نہین گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھہ لیگیا اور بتخانہ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلادیا

معجزہ ۱۰۸ ابوداود نے عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھہ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پاؤن ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکا پیٹ بھر دے سو اللہ تعالے نے فتح دی اور جب وہان سے پھرے تو کوئی آدمی نہ تھا کہ جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہوان اور سبھون نے کپڑے پاے اور سبھونکا پیٹ بھرا

ف اگرچہ اس روایت مین تین سو پندرہ آدمی مذکور ہین مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر مہاجرین مین سے اور دو سو چھتیس انصار مین سے

معجزہ ۱۰۹ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم ساتھہ جناب

[illegible] ... ذی الخلصہ بفتح خا ... [illegible] ... جریر بجیم ... [illegible]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے مین سے نوبت بنوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی
بیٹھتے تھے جب وہ کھا چکتے تب دس آدمی اور آبیٹھتے لوگون نے پوچھا کہ اوس پیالے مین کھانا
کہانسے بڑھتا تھا اونھون نے کہا کہ کونسی بات کا تمھین تعجب ہے اور آسمان کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ وہان سے

معجزہ ۱۱۰ان صحیح بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ میری مان نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھارا خادم انس اسکے واسطے خدائے تعالے سے دعا
فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اوسے دیا ہے
اوسمین برکت کر انس رضؓ کہتے ہین کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہے اور میری بیٹی بیٹون کی اولاد بہت کثرت
ہے کہ آج قریب سو کے اونکی شمار پہونچتی ہے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت
مال اور اولاد مین حضرت انس رضؓ کے ہوئی اور یہانتک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت
کی ہے کہ درختان انگور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک برس مین دوبار پھل لاتے تھے

معجزہ ۱۱۱ان طبرانی نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے کہا کہ
مین آپکے منھ مین سے مانگتی ہون آپ نے دہانِ مبارک کا کھانا اوسے دیا اور وہ چھوکری بہت
بیحیا تھی جوہین آپکے دہانِ مبارک کا کھانا اوس کے پیٹ مین گیا اللہ تعالے نے اوسے
ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے مین اوس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی

معجزہ ۱۱۲ان بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عبد الرحمن بن عوفؓ کے لیے دعا کی کہ خدائے تعالے اونکے مال مین برکت کرے عبد الرحمن
بن عوفؓ کہتے ہین کہ مین اگر پتھر اوٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی ببرکتِ دعاے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اوسکے تلے سونا ملیگا ف حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ
ببرکتِ دعاے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوے کہ جب اونکا انتقال عہد
حضرتِ عثمانؓ مین ہوا تو پھاوڑون سے سونا کھود کر اون کے وارثون مین تقسیم ہوا تھا

اور لکھو روپے والے گھر وے گھوڑے تھک گئے تھے اور اونکی چار زوجہ تھین اونمین سے ایک کو کہ نام
اوسکا تماضر رضہ تھا اور وہ قبیلۂ بنی کلب سے تھی عبد الرحمن بن عوف رضہ نے مرض موت مین اوسے طلاق دی
تھی سو بعوض ربع ثمن کے جو اوسے بحسب فرائض پہونچتا تھا اوس سے اور ورثہ نے کچھ اوپر اسی ہزار دینار
پر مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبد الرحمن بن عوف رضہ نے وصیت کی اور
ایک باغ ازواج طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات اور خیرات
لکھو کھا روپے کے اونھون نے کیے اور یہ سب برکت دعای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا

معجزہ ۱۱۳ بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکر رضہ کے لیے کھانا پکوایا بقدر اونھین دونون صاحبون
کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تیس آدمیون کو شرفاے انصار مین سے بلا لو سو
اونکو بلایا اور سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو بلوا لو پچاس
آدمی اور آے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلا لو سو ستر آدمی
اور آے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا ابو ایوب رضہ کہتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا
اور سب مسلمان ہوے اور سبھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوب رضہ
کہتے ہین کہ سب ایک سو اسی آدمیون نے اوسمین اوس کھانے مین سے کھایا یعنے ڈیڑھ سو تو مذکور
ہوے اور تیس اور **ف** یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
حضرت ابو بکر صدیق رضہ ابو ایوب رضہ کے گھر ٹھہرے تھے اور تبتک سب انصار مسلمان نہو چکے تھے

معجزہ ۱۱۴ صحیحین مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ ہم ساتھ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تیس آدمی تھے ایک صاع یعنے ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا
اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایک سو تیس مین سے
اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اوس کے آپ نے اوس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالون
مین بھروایا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور اون پیالون مین بچ رہا

معجزہ ۱۵ مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلالو مینے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوا اسکے کہ اوسمین نشان اونگلیون کے معلوم ہوتے تھے ف صفہ کہتے ہین دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا کہ اوسمین فقراے صحابہ جنکے گھر بار نہ تھا جیسے ابوہریرہ اور سلمان رض اور ابوذر رض رہا کرتے تھے ابونعیم محدث نے لکھا ہو کہ اصحاب صفہ کچھہ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف مین لکھا ہو کہ کچھہ کم چار سو آدمی تھے

معجزہ ۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے اونمین سے کچھہ لوگ ایسے قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات آٹھہ سیر دودھہ پی جاوے اور آپ نے آدہ سیر آٹا پکوایا اوس سے سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ دودھہ کا منگوایا جسمین بقدر تین چار آدمیون کے پینے کے لائق دودھہ سماتا تھا اور سبھون نے اوس پیالے مین سے سیر ہو کے پیا اور دودھہ اوس پیالے مین ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہین

معجزہ ۱۷ ابن سعد نے امام زین العابدین رض سے روایت کی ہو کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ایکبار ایک ہانڈی دن کے کھانے کے لیے پکائی حضرت علی رض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو بھیجا کہ دن کا کھانا اون کے ساتھہ کھاوین آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس ہانڈی مین سے نکال کے آپ کی سب ازواج طاہرات کو پہونچا دین اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے اور ایک حضرت علی رض کے لیے اور ایک حضرت فاطمہ رض کے لیے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو اوٹھایا تو وہ لبریز تھی حضرت بی بی فاطمہ رض کہتی ہین کہ ہمارے سب گھر نے اوس ہانڈی مین سے کھایا جتنا خدا نے چاہا

معجزہ ۱۸ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ رض کے حق مین دعا کی اَفلَحَ وَجهُكَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِيْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ یعنے فلاح والا ہووے منہہ تیرا یا اللہ برکت دے اوسکے بالون مین اور اوسکی جلد بدن مین سو

ابو قتادہ ستر برس کے ہوکے مرے اور کوئی بال انکا سفید نہین ہوا تھا اور بدن مین ذرا تغیر
نہین آیا تھا چہرے پر جوانی کی سی رونق تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا پندرہ برس کے ہین

معجزہ ۱۱۹ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد بن ابی وقاص کے حق مین دعا کی کہ خدا تعالے انکی دعائین قبول کرے سو انھون نے جو دعا کی وہ قبول ہوئی

معجزہ ۱۲۰ صحیحین مین ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے
حق مین دعا کی کہ الہی انکو سمجھ درست دے دین مین اور سکھا انکو تفسیر سو برکت دعا جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے اونکو بہت سلم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر مین ایسا کمال ہوا کہ ترجمان القرآن کہلائے

معجزہ ۱۲۱ بیہقی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے عبد اللہ بن جعفر کے لیے دعا کی کہ خدا تعالے اونکی خرید و فروخت مین برکت
کرے سو اونکا ایسا حال ہوا کہ جو چیز خریدتے تھے اوسمین فائدہ کامل اوٹھاتے تھے

معجزہ ۱۲۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد کے حق مین دعاے برکت کی وہ ایسے مالدار ہوگئے کہ مال کے انبار
اونکے ہان تھے فن ضباعہ بنت زبیر زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایک دن واسطے
قضاے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکے نکلا
اور اون کے سامنے رکھ گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسیطرح سترہ دینار لایا مقداد رضی اللہ عنہ
اون سب دینارون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حال بیان کیا آپ نے
پوچھا کہ تمنے سوراخ مین ہاتھ تو نہین ڈالا تھا اونھون نے کہا کہ نہین قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسنے تمھین
سچا پیغمبر کیا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ ہے اللہ کا خدا تمھارے لیے اسمین برکت کرے ضباعہ کہتی ہین کہ ان

کون ۱۲ نفائس اللغات ضباعہ بضم ضاد معجمہ و باے موحدہ مخفف و عین مہملہ نام زنے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے
ترجمہ القرآن [illegible] ۱۲ [illegible] مجمع
[illegible] وفات یافت ۱۲ منہ
[illegible] متولد شد [illegible]
مجمع [illegible] ابن عباس [illegible]
مجمع [illegible] جعفر بن ابی طالب [illegible]
[illegible] ۱۲ منہ [illegible]
[illegible] وفات یافت [illegible]
[illegible] قاموس [illegible]
ترجمان [illegible] ترجمان القرآن ۱۲

دینار ونمین سے آخر دینار ختم نہین ہونے پایا تھا کہ مینے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر مین دیکھے

معجزہ ۱۲۳ ان بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے عروہ بن ابی الجعد بارقی کے لیے دعاے برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرا یہ
حال ہوا کہ کناسہ مین جا کھڑا ہوتا تھا سو نہین پھرتا تھا وہان سے یہانتک کہ چالیس ہزار نفع کے
حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث مین ذکر کیا ہی کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خرید کرتے
اوس مین بھی اونھین نفع ہوتا ف کناسہ نام ہے ایک بازار کا کوفے مین

معجزہ ۱۲۴ ان بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی رض کے حق مین دعا کی تھی کہ اونھین سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہونچے سو حضرت علی رض کا یہ حال
تھا کہ گرمیون مین جاڑونکے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑون مین گرمیونکے اور اونھین کچھ تکلیف نہین ہوتی تھی

معجزہ ۱۲۵ ان بیہقی نے عمران بن حصین رض سے روایت کی ہی کہ عمران نے کہا مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہ رض تشریف لائین اور آپکے سامنے
کھڑی ہوئین آپنے اونکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ اونکا زرد ہو رہا تھا آپنے اونکے
سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکون کے اور اونچا کرنے والے نیچون کے
فاطمہ رض بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بلندی دے یعنے تکلیف اونکی دور کر عمران کہتے ہین کہ مینے
دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہ رض کا سرخ اور روشن ہو گیا اور زردی اونکے چہرے کی جاتی
رہی پھر ایکبار مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا تو اونھون نے مجھ سے فرمایا کہ اوس دن سے مجھے کبھی بھوک نے تکلیف
نہ دی ف بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہی کہ یہ قصہ یا قبل نزول آیت حجاب کا ہے

معجزہ ۱۲۶ ان بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہی کہ طفیل بن عمرو نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تاکہ میری قوم اوس معجزے کو

دیکھکر میرے ساتھ ایمان لے آوے آپ نے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لیے ایک نور ظاہر ہو جاوے
کہ اسکے ساتھ رہے سو اونکی پیشانی مین درمیان دونون آنکھون کے ایک نور ظاہر ہو گیا
پھر طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین میری قوم یہ نہ کہین کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہے
سو وہ نور اونکے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہو آیا اور رات مین اونکا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا
تھا اور اونکا نام ذو النور ہو گیا ف ابن عبد البر نے ابن عباس رض سے مفصل قصہ طفیل رض کا یون
روایت کیا ہے کہ طفیل اپنی قوم مین سردار تھا اور اوسکی قوم اوسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب
کہتا تھا مکے مین وارد ہوا قریش نے اوس سے جا کے کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہے ہمین ڈر ہے
کہ یہ شخص یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کر کے تجھے بہکا دے اسکے سبب سے
درمیان مرد کے اور اوسکی جورو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہے طفیل کہتے ہین کہ مجھے یہانتک
اونھون نے ڈرایا کہ مینے جب قصد کیا مسجد حرام مین جانیکا جہان جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب مینے اپنے کانون کو روئی رکھکر خوب بند کر لیا باین غرض
کہ آپ کی آواز میرے کانون تک نہ پہونچے اور مین مسجد مین داخل ہوا یکبارگی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم میرے متصل آکھڑے ہوے اور خدا تعالے کو منظور ہوا کہ آپکا کلام مجھے سنا دے
مینے اپنے دلمین یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سننا یہ نادانی کی بات ہے اور مین آدمی سمجھ والا ہون
بھلی بری بات کو پہچانتا ہون مین تو آپکا کلام سنونگا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرونگا اور جو
بری بات ہوگی نمانونگا سو مینے کانونمین کی روئی نکال ڈالی اور آپ کا کلام سننا شروع کیا
سو مینے ایسا کلام سنا کہ مانند اوسکے کبھی کوئی کلام اچھا اور حلاوت والا نہین سنا تھا بعد اوسکے
مین آپکے چلنے کا منتظر رہا یہانتک جب آپ مسجد سے تشریف لیچلے مین آپکے ساتھ ہو لیا اور
آپکے ساتھ آپکے مکان مبارک مین داخل ہوا اور مینے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے تو مجھسے

مذکور ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ — ہوئی کہ اینکا مفصل بیان — نام ایک کا ابو بکر قصہ ... ن علی رض اور — اور امام حسن — اور قتادہ بن النعمان — اور عمرو بن عمرو — اور عباد بن بشر — اور اسید بن حضیر — مین طفیل بن عمرو — مین اصحاب النور — محمد حنفی لکھی ہے — نسیم الریاض مین ۱۲

ایسا ایسا کہا تھا اور مینے آپکا کلام سنا اور میرے دلمین یہ بات آئی کہ آپکا کلام حق ہے سو آپ اپنا
دین مجھے بتائیے اور فرمائیے کہ کن باتونکا آپ حکم کرتے ہین اور کن باتون سے آپ منع کرتے
ہین آپنے اسلام مجھے تلقین کیا اور مین مسلمان ہوا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مین اپنی قوم دوس کیطرف پھر کر جاتا ہون اور مین اونمین سردار ہون اور وہ میری اطاعت
کرتے ہین مین اونکو اسلام کیطرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمایئے کہ خدا تعالےٰ مجھے کوئی ایسی
نشانی دے جس سے میری مدد ہو آپنے فرمایا کہ یا اللہ اسکو کوئی نشانی دے بعد اوسکے مین
وہان سے چلا یہانتک کہ متصل دوس کے پہونچا جب ان کے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونون
آنکھون کے درمیان مین ایک نور ظاہر ہوا مانند ستارے کے مینے کہا کہ یا اللہ موہنہ کے سوا اور کہین
روشنی ہو جاوے مین ڈرتا ہون کہ مین میری قوم اس نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ
نور میرے کوڑے کے سرے مین آگیا سو مینے دیکھا کہ مین چلتا ہون اور وہ نور میرے کوڑے کے
سرے پر ہے جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہے اور میرا باپ اور میری جورو میرے کہنے سے مسلمان ہو گئے
مینے پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اونھون نے نہ مانا پھر مین آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین کہ آپ مکے مین تھے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس مسلمان نہین ہوتی
اونمین زنا اور ربوا غالب ہے آپ اون کے حق مین بد دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ یا اللہ ہدایت
کر دوس کو پھر مین اونمین پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور اون کو طرف اسلام کے دعوت کرتا تھا
یہانتک کہ اونمین سے جنکی قسمت مین اسلام تھا مسلمان ہوئے پھر مین آپ کے حضور مین
مدینے مین بعد غزوہ احد اور خندق کے مع ستر اسی آدمیون کے اپنے کنبے مین سے حاضر ہوا
معجزہ ۱۲۷ ابن خطیب نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایام
حجۃ الوداع مین ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا کہ اوسی دن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے مین
لپٹا ہوا آپنے اوس لڑکے سے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین آپنے
فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو خدا تجھہ مین برکت کرے پھر لڑکا نہ بولا جبتک کہ بولنے کی

عمرو اوسکی ہوئی اور اوس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

معجزہ ۱۲۸ ان بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی ٹوپی مین چند موے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی پہنکر جس لڑائی مین گئے اللہ نے اونھین فتح دی

معجزہ ۱۲۹ ان صحیح مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے ایک جبہ نکالا اور کہا کہ اسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اسکو دھوکر بیمارون کو پانی پلاتے ہین اور بدنین اون کے لگاتے ہین سو اونکو شفا ہو جاتی ہے

معجزہ ۱۳۰ ان طبرانی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ ایکبار حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ پیاس کے مارے روتے تھے آپ نے زبان مبارک اون کے موکھ مین دے دی سو اونھون نے چوسی بس اون کی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چپ ہوے

معجزہ ۱۳۱ ان بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شیرخوار لڑکون کے منھ مین آب دہن مبارک پہونچا دیتے تھے تو دن بھر سیر رہتے تھے اور اونکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہوتی تھی

معجزہ ۱۳۲ ان بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے روایت کی ہے کہ ہم تین بیبیان عتبہ بن فرقد کی تھین اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھین مگر عتبہ بن فرقد کے بدن مین ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پہ ہمیشہ غالب رہتی تھی اسکا سبب ہمنے پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کے کپڑے میرے اوتروا کے آب دہن مبارک ہتیلیون مین لگا کے میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اتفاق سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کے بدن کی خوشبو نہ گئی بلکہ سب بانے کی خوشبو پہ اونکی خوشبو غالب رہی

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاء مرضے و آفت رسیدگان

معجزہ ۱۳۳ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اوپر ابو رافع کے

بھیجا سو عبد اللہ بن عتیکؓ رات کو اوسکے گھر مین داخل ہوئے اور ... مین اوسکو قتل کیا عبد اللہ
بن عتیکؓ کہتے ہین کہ مینے تلوار اوسکے پیٹ پر رکھ دی اور ... دبایا یہانتک کہ اوسکی پیٹھ
تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا آتا ہوا مین اترنے سے نکلا اور
ایک زینے سے پاون میرے نے خطا کی چاندنی رات مین کہ مین گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ
گئی اوسپر مینے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہان سے اوٹھکر اپنے ساتھیوں کے پاس پہونچا
اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپنے فرمایا
کہ پاون اپنا پھیلا دے مینے پاون اپنا پھیلایا آپ نے اوسپر مسح کیا پس پنڈلی بالکل اچھا ہو گیا
گویا کہ کبھی میرے پاون مین صدمہ پہونچا ہی نہ تھا ف مفصل قصہ قتل ابو رافع کا یہ ہے
کہ ابو رافع ایک سوداگر ملک حجاز مین ایک گڑھی مین رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو تکلیف پہونچاتا تھا اور آپ کے دشمنون کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریون پر عبد اللہ بن عتیکؓ کو امیر کر کے اوسکے
قتل کے لیے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پہونچے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا اور وہان
کے آدمی اپنے مواشی کو لیکر چلے عبد اللہ بن عتیکؓ نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب تم ٹھہرو
مین جاتا ہون کچھ تدبیر دربان سے کر کے بھیتر گھس جاونگا سو وہان سے چل کے گڑھی کے
دروازے سے متصل پہونچے اوس گڑھی مین ایک گدھا گم گیا تھا وہ لوگ اوسکی تلاش
مین چراغ لے کے نکلے عبد اللہ بن عتیکؓ کہتے ہین مجھے ڈر ہوا کہ مین مجھے پہچان لین
سو مین اپنا سر ڈھک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قضاے حاجت کو بیٹھتا ہو اور لوگ سب
داخل ہو گئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ اے بندۂ خدا اگر تجھے آنا ہے تو آ ورنہ مین
دروازہ بند کرتا ہون پس مین داخل ہو گیا اور ایک گدھے کے تھان مین کہ نزدیک
دروازے گڑھی کے تھا مین چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیان
ایک کھونٹی پر لٹکا دین جب ابو رافع مع اپنے ہمراہیون کے رات کے کھانے سے فارغ ہوا

تھوڑی ہی دیر تک وہ لوگ اوسکے پاس باتین کرتے رہے بعد اوسکے وہ لوگ پھر کر اپنے اپنے مقامونپر سونیکے لیے آئے تب مینے وہ کنجیان اوٹھا لین اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا بایں خیال کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لینگے تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اوسکے مینے دروازے کنجیون سے کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھولکے پیچھے سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجرونمین متصل ابورافع کے رہتے تھے اون کے دروازون کو مینے بند کر دیا اور پھر مین وہان پہونچا جہان ابورافع تھا وہان اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ مین تھا مجھے نہین معلوم کہ کہان تھا مینے پکارا کہ اے ابورافع اوسنے کہا کہ کون ہے مینے اوسکی آواز کے اوپر تلوار چلائی اور تلوار نے کچھ کام نکیا اور وہ چلایا مین وہان سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد مینے آواز بدل کے پوچھا کہ کیا ہوا اے ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمہین ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی تھی مینے اوسکے متصل جاکے ایسا ہاتھ مارا کہ کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے پیٹ پر تلوار رکھکر زور کیا یہانتک کہ اوسکی پیٹھ تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین نکلا سو ایک زینے پر پہونچا اوترنے مین مجھے گمان ہوا کہ مین زمین تک آگیا حالانکہ مین زمین تک نہین آیا تھا مینے پیر بڑھا کر رکھا سو مین چاندنی رات مین گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی مینے اوسپر اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیونمین لنگڑاتا آیا سو مینے اون سے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جاکر خوشخبری پہونچاؤ مین یہان سے تب چلونگا جب نوحہ گر کی آواز سنونگا اور گڑھی کے دروازے کے متصل مین بیٹھ رہا جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گرنے گڑھی پر چڑھکر پکارا کہ مین ابورافع سوداگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سناتا ہون تب مین خوش ہوکر بے قلق و اضطراب چلا ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ پہونچنے پائے تھے کہ مین جا پہونچا اور مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابورافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا بیان کیا آپ نے ارشاد کیا

کہ پاؤن پھیلاؤ مینے پھیلایا آپ نے اوسپر ہاتھ پھیرا سب یہ حال ہوا کہ گویا میری ساق
مین کبھی کچھ صدمہ پہنچا ہی نہ تھا انتہیٰ یہ قصہ لمبی روایات صحیح بخاری مین مذکور ہے

معجزہ ۱۳۳ بخاری نے یزید بن ابی عُبید سے روایت کی ہے کہ مینے اثر ایک چوٹ کا سلمہ
بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی ساق مین دیکھا اون سے مینے پوچھا کہ یہ کیسی چوٹ ہے
اونھون نے کہا کہ یہ چوٹ میرے خیبر کے دن لگی تھی لوگون نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہوگیا
یعنی ایسی شدید ضرب آئی ہے کہ اس سے جان بر نہوگا مین آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین آیا آپ نے اوس چوٹ پر تین بار دم کیا مین بالکل اچھا ہوگیا

معجزہ ۱۳۴ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھ پر لڑکپن مین ہانڈی
اولٹ پڑی اور ہاتھ جل گیا جناب رسول اللہ نے اوسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور لب مبارک لگایا فوراً اچھا ہوگیا

معجزہ ۱۳۵ طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شرحبیل جعفی کی ہتیلی مین ایک ایسا غدود
تھا کہ سبب اوسکے وہ تلوار نہین پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تھام نہین سکتے تھے اونھون
نے اوس غدود کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپ نے اوس غدود پر
ہتیلی مبارک کو جما کے زور سے چکر دیا یہانتک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھ اوسکا نشان نہ رہا

معجزہ ۱۳۶ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حُنیف سے روایت کی ہے
کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے
کہ میری آنکھین کھل جاوین آپ نے فرمایا کہ اوٹھ وضو کر اور بعد اوسکے دو رکعت نماز پڑھ بعد اوسکے

یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ سو اوس اندھے نے آپکے حکم کے موافق وضو کرکے دو رکعتیں پڑھکے یہ دعا پڑھی اوسیوقت اوسکی آنکھیں کھل گئیں
ف یہ حدیث اکثر محدثین نے باسناد صحیحہ نقل کی ہے اور واسطے برآمد مطلب کے یہ دعا مجرب ہے اور اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہہ اور روایتوں میں فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِیُقْضٰی وارد ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے اور حضرت عثمان بن حنیف اور اون کے بیٹے اس دعا کو واسطے قضاے حاجات کے تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتیں برآمد حاجات کی برکت اس دعا کے منقول ہیں

معجزہ ۱۳۸ ابو نعیم اور واقدیؒ نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ ابن ملاعب الاسنہ کو مرض استسقا ہوا سو اوسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قاصد بھیجا اور حوا (؟) دعا کی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لیکر اوسمیں لعاب دہن مبارک ڈالکے اوس قاصد کو دی پھر اوسنے براہ تعجب اوس مٹی کو لیا سمجھا کہ مجھہ سے ٹھٹھا کیا مگر اوس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ کے لیگیا اور ایسے وقت میں پہونچا کہ وقت موت تھا اوسنے گھول کر وہ مٹی پی لی اوسیوقت اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۹ بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ حبیب بن فدیک کے باپ کی آنکھوں میں پھلی پڑگئی اور بالکل اندھے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھوں پر دم کیا اوسیوقت اونکی آنکھیں اچھی ہو گئیں راوی کہتا ہے کہ مینے اونھیں اسی برس کی عمر میں سوئی میں ڈورا ڈالتے دیکھا

معجزہ ۱۴۰ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن انیس رض کے سر میں چوٹ آئی جناب

حلیف الانصار صحابی شہد العقبۃ و احدا و مات بالشام فی خلافۃ معاویۃ سنۃ اربع و خمسین کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا پس وہ چوٹ اچھی ہو گئی

ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو ساتھ عبد اللہ بن رواحہ

اور چند اصحاب کے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اوسنے قوم غطفان

میں سے ایک لشکر واسطے لڑائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو ان اصحاب نے

اوسے جا کے سمجھایا اور کہا کہ اگر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو گا

تو وہ تیری خاطر داری کرین گے اور وہان ٹھہرے رہے یہانتک کہ وہ اون کے ساتھ ہو لیا

اور وہان سے چلے اور عبد اللہ بن انیس نے اپنے اونٹ پر اوسے سوار کر لیا یہانتک کہ جب

قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دل مین پچھتایا سو اس بات کو ابن انیس سمجھ گئے اور اونھون نے

اوسکے ایک تلوار ماری کہ اوسکا ایک پاؤن کٹ گیا اور اوس نے ان کے ایک لاٹھی

ماری کہ اوس سے ان کے سر پر چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپنے آب دہن مبارک اوس چوٹ پر ڈال دیا اور وہ چوٹ اچھی ہو گئی

معجزہ صحیحین مین ہے کہ حضرت علی رض کی آنکھین دکھتی تھین جناب رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا فورًا اچھی ہو گئین **ف** یہ معجزہ غزوہ

خیبر مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بخار آ گیا تھا اس سبب آپ لڑائی

پر تشریف نہین لیجاتے تھے ایک دن آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رض کو نشان دیا اور

لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہوا دوسرے دن حضرت عمر رض کو نشان دیا اونھون

نے بھی جا کر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہوا تب آپنے فرمایا کہ کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا

کہ اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اوسکے

ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جاے گا صبح کو لوگ جمع ہوے اور منتظر تھے کہ کسکی قسمت مین یہ سعادت

ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین آپنے اونھین بلوایا لوگ اونھین لے

آے آنکھون پر اون کے پٹی بندھی تھی آپنے فرمایا کہ پاس آؤ اور آب دہن مبارک اونکی آنکھون

لگا دیا اونھون نے اوسی وقت آنکھین کھول دین آپ نے اونھین نشان دیا اور اونھون نے قلعے کو فتح کیا
رزین نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہوا
سو وہ رو دیے اور اونھون نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابوبکر رضؓ کے ایک دن کے
عمل اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوون رات تو وہ جس رات وہ ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے غار کی طرف گئے سو جب وہ دونون صاحب غار پر پہونچے ابوبکر صدیق رضؓ نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار مین نہ داخل ہوون پہلے مین داخل ہوون جو کچھ
غار مین ہو تو اوسکا صدمہ مجھے پہونچے آپ کو نہ پہونچے سو غار مین گھس گئے اونھون نے اوسے جھاڑو
دی اور اوس کے سب سوراخون کو اپنی ازار پھاڑ کے اوسکے ٹکڑون سے بند کیا دو سوراخ
باقی رہ گئے سو اونھون نے اون دونون مین اپنے دونون پاؤن اڑا دیے پھر آپ سے
کہا کہ آئیے آپ داخل ہوے اور ابوبکر صدیقؓ کی گود مین سر مبارک رکھ کے سو رہے
اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکر صدیق رضؓ کے پاؤن مین کاٹا اونھون نے جنبش نہ کی
اس ڈر سے کہ کہین آپ جاگ نہ پڑین اور بسبب صدمہ زہر کے آنسو اونکی آنکھون سے
نکل آے اور چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوے اور حال پوچھا ابوبکر صدیق رضؓ نے
عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہوون مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک
اوس جگہ پر ڈالا جہان سانپ نے کاٹا تھا سو فورًا اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانہ موت
ابی بکر صدیق رضؓ کے اوس زہر نے عود کیا کہ اوس سے اون کی وفات ہوئی اور دن ابوبکر
صدیق رضؓ کا پس وہ دن ہے جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور
عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ ندین گے ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ اگر اونٹ
کے باندھنے کی ایک رسی مجھے ندین گے جو بعہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے
تو مین اون سے جہاد کرونگا مینے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے
موافقت کرو اور نرمی کرو ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ تم جاہلیت مین قوی تھے اسلام مین

نرم ہو سکے ہو وہی آنا جنا ہو گیا اور وہ دین تمام ہو گیا کیا میرے جیتے جی کم ہو جاوے انتہی ف
ابوبکر صدیق رضہ سے اوسوقت بمعجزہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اثر زہر جاتا رہا
پھر بوقت موت اون کے اوس زہر نے عود کیا آمین یہ سر تھا کہ اونھین مرتبہ شہادت حاصل ہو
چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اسی سر کے بعود اثر زہر خیبر ہوئی تھی

معجزه ۴۳ ان ابوالقاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ خندق مین تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق مین
اتارا سو اون کے پاؤن پر دیوار خندق سے صدمہ پہونچا کہ پاؤن اونکا نہایت پچک گیا وہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور گھوڑے پر سے نہین اترے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اونکی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فورًا اون کی چوٹ اچھی ہو گئی اور ذرا تکلیف باقی نہ رہی

معجزه ۴۴ ان بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ خبیب بن اساف کے بدر کے دن
درمیان دونون کندھون کے تلوار لگی یہانتک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے بدن کو ملا دیا اور اوسپر دم کیا پس وہ اچھا ہو گیا ف
یہ معجزہ عین حالت لڑائی مین واقع ہوا تھا اور خبیب کا زخم حسب برکت جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہو گیا اوسیوقت اونھون نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا

معجزه ۴۵ ان بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ مین ایکبار
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین بیمار تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ یا اللہ
اگر میری اجل آگئی ہے تو آجاوے تو مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور جو ابھی نہین
آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

مجھے پاؤں سے مارا اور کہا کہ کیا تمنے کہا پھر تو کو بیٹھے رہی دعا پھر کہی آپنے فرمایا کہ یا اللہ اسے
شفا دے حضرت علی رض کہتے ہیں کہ میں اوسوقت اچھا ہو گیا اور پھر اوسدن سے آجتک وہ درد مجھے نہیں ہوا

معجزہ ۱۴۲ ابن ابی شیبہ نے ام جندبؓ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خشعم کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتیں نہیں کرتا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے منھ پر کلی ڈالدی اور دونوں ہاتھ دھوکر پانی اوس عورت کو دیا
کہ لڑکے کو پلا دے اور دونوں آنکھ انکو لگا دے اوس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا
فورًا اچھا ہو گیا باتیں کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگوں کی عقل پر عقل اوسکی فائق تھی

معجزہ ۱۴۳ بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں قتادہ بن نعمان
کی آنکھ میں تیر لگا کہ وہ آنکھ اونکی رخسار پر آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس آنکھ کو پھر جگہ میں اپنے دست مبارک سے رکھدیا پھر وہ اچھی ہو گئی اور دونوں آنکھوں سے
زیادہ خوبصورت اور روشن ہی **ف** روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قتادہ سے جب اونکی آنکھ پر صدمہ پہونچا فرمایا کہ اگر چاہو تو تمھاری آنکھ پھر رکھدوں اور اچھی
ہو جاوے اور اگر چاہو صبر کرو اور تمھیں جنت ملے اونھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجیے
اور میرے لیے واسطے جنت کے دعا کیجیے آپنے آنکھ اونکی جگہ میں رکھدی کہ اچھی ہو گئی اور
اونکے لیے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو
دنیا کی عار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی **ف** یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہؓ میں اس
بات کا تفاخر تھا کہ اون کے جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی
چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایام خلافت میں آئے اور اونھوں نے

ام جندب الازدیہ صحابیۃ لها حدیث ۱۲ تقریب التہذیب

عاصم بن عمر بن قتادہ بن النعمان ... ثقہ عالم بالمغازی ۱۲ تقریب

قتادہ بن النعمان بن زید بن عامر الانصاری الظفری البدری صحابی شہد بدرا وهو اخو ابی سعید لامہ مات سنۃ ثلث وعشرین علی الصحیح ۱۲ تقریب التہذیب

یہ اشعار پڑھے اشعار اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ❊ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدٍّ ❊ فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِہَا ❊ فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَا رَدٍّ ❊

معجزہ ۴۸ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ابو قتادہ رضہ کے غزوہ ذی قرد میں تیر لگا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے زخم پر آب دہن مبارک لگادیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا

معجزہ ۴۹ بیہقی نے امیہ بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکے کو لائے کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اوسنے بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ میں کون ہوں اوسنے کہا کہ آپ رسول خدا ہیں

معجزہ ۵۰ احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے ایک بیٹے کو لائی کہ اوسے جنون تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے سینے پر ہاتھ پھیرا اوس نے زور سے قے کی اور اوسکے پیٹ میں سے ایک چیز مانند بچے کتے سیاہ کے نکلی اور وہ اچھا ہو گیا

فصل سوم معجزات متعلقہ باحیائے موتے

معجزہ ۵۱ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک جوان انصاری نے وفات پائی اوسکی ماں ایک اندھی بوڑھیا تھی ہمنے اوسے کپڑا اوڑھا دیا اور اوسکی ماں سے تسلی کی باتیں کرنے لگے اوسنے کہا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا ہمنے کہا کہ ہاں اوسنے کہا کہ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر تکلیف میں

میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر ست ڈال حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم لوگ وہیں موجود تھے کہ
اوس مردے نے اپنے منھ سے کپڑا کھولا اور اچھا ہو گیا اور رہنے اور اوس نے کھانا ساتھ کھایا **ف** یہ معجزہ
احیاء موتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپکی امت کی ایک بوڑھیا نے آپکے نام کی برکت سے مردے کو جلا لیا

معجزہ ۵۲ ان[1] بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب ثابت بن قیس[2]
جنگ یمامہ میں شہید ہوے میں اون کے دفن میں حاضر تھا سو جب اونکو قبر میں رکھ چکے ہم لوگوں نے
سنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر ہمنے اونھیں دیکھا
کہ ویسے ہی مردہ تھے جیسے باتیں کرنے سے پہلے **ف** یہ بھی معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ مردے
نے زندہ ہو کے آپ کی رسالت کی اور خلفاے راشدین کی خلافت کی گواہی دی

معجزہ ۵۳ ان[1] طبرانی اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے نعمان[3] بن بشیر سے روایت کی ہے کہ زید[4]
بن خارجہ رضہ نے جب وفات پائی اونکی نعش ڈھکی ہوئی اونکے گھر میں تھی اور عورتیں گرد اونکے
جمع ہو رہی تھیں اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو اونھوں نے کہا کہ چپ رہو چپ رہو
پھر اون کے منھ پر سے کپڑا کھولا تب اونھوں نے کہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْاَمِیْنُ وَخَاتَمُ
النَّبِیِّیْنَ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ یعنے محمد پیغمبر خدا کے امین ہیں اور آخر ہیں سب پیغمبروں کے موافق
پہلی کتابوں کے یا لوح محفوظ کے پھر اونھوں نے کہا صَدَقَ صَدَقَ یعنے سچ کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے اونھوں نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہم کی تعریف کی بعد اوسکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ بعد اوسکے مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے **ف** یہ معجزہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل
معجزہ سابقہ کے ہے کہ مردے نے زندہ ہو کے آپ کی رسالت کی شہادت دی اور خلفاے

یہاں کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] کی خلافت میں اونھوں نے وفات پائی یہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صحابی انصاری خزرجی بدری رحمہ اللہ تعالیٰ [4] زید بن خارجہ کذا فی نسیم الریاض ۱۲ منہ ... ہجری میں وفات پائی محمود بن ... انصار میں ہجرت ... صحابی ہیں اور نعمان اول ... ابن سعد بن ثعلبہ ... انصاری خزرجی ہیں اور [3] نعمان بن بشیر صحابی

راشدین کی تعریف بیان کی ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاے امت سے احیاے
موتے اکثر واقع ہوا ہے امام یافعی نے کتاب مرآۃ الیقظان میں بعد بیان کثرت و تواتر کرامات
حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ہے کہ اس مقام پر میں ایک کرامت کے ذکر پر
اکتفا کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت
تھی اکثر آپ کی ہی خدمت میں جاکر حاضر ہوتا دنیا کے کاروبار میں کم مشغول ہوتا ایکدن
اوس بڑھیا نے آپکے حضور میں حاضر ہوکے عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کی نذر
کیا اور للہ اپنا حق اسے معاف کیا آپ اسے تعلیم باطن فرمایئے اسلیے کہ میرے کام میں تو
یہ رہتا ہی نہیں ہر گھڑی یہیں آ حاضر ہوتا ہے اور اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک میں چھوڑ آئی
آپنے اوسے ریاضت اور سبق باطن میں مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے
کو آتی تھی ایکدن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اوسکا جیسے بیمار ہے اور بہت ضعیف و ناتوان ہو گیا ہے
پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہیں اوسنے کہا کہ حضرت آپ تو مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے
بیٹے کو چنے کھلاتے ہیں آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھکے فرمایا قومی باذن اللہ
الذی یحیی العظام وہی رمیم یعنے اوٹھ کھڑی ہو اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ
ہڈیوں کو زندہ کرے گا فوراً وہ مرغی زندہ ہوگئی اور آواز کرنے لگی تب آپنے اوس
بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جاوے تب جو چاہے سو کھاوے انتہی سبحان اللہ
کیا رتبہ ہے اولیاے امت محمدی کا معجزہ احیاے موتے کہ بڑا مایہ الافتخار عیسائیوں کا
ہے بلکہ العیاذ باللہ اسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہے ان سے ظہور میں آیا

فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت از شر اعدا

معجزہ ۱۶۰ مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپنے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اوس نے
کہا کہ میں سیدھے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا ہوں حالانکہ ہاتھ اوسکا اچھا تھا یہ بات اوسنے

حفاظ براہ ریا کی نہی تھی تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدہے ہاتھ سے نہ کھا سکیگا اور ویسکا
ایسا ہی حال ہوگیا کہ سیدھا ہاتھ اوسکا کام سے بیکار یا شیمہ تک نہیں پہونچ سکتا تھا

معجزہ ۵۵ ان صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قوم مضر[1] پر بد دعا کی سو وہان ایسا قحط پڑا کہ قریب تھا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو جاوین اور
اونکے مواشی بھی ہلاک ہو جاوین یہانتک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپ نے
مینہ کے لیے دعا کی اور مینہ برسا ف آپ نے بد دعا کی تھی کہ الٰہی ایسا قحط پڑے جیسا
یوسفؑ کے زمانے میں پڑا تھا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ٹڈی اور ہڈی اور خون کھانے لگے
تب ابو سفیان نے یا کعب بن مرہ نے آپ سے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلۂ رحم کا یعنے اقارب سے
سلوک نیک کرنیکا اور تمھاری قوم ہلاک ہوگئی تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مینہ برسے تب آپ نے دعا کی کہ یا اللہ
مینہ برسا جلدی سے نفع والا بسبب چراگاہ وغیرہ اور عالم کو گھیر لے سو ایک ہفتہ نہین گذرا کہ مینہ برسا

معجزہ ۵۶ ان صحیحین میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ
فارس نے آپکے نامے کو پھاڑ ڈالا تب آپ نے اوسکے حق مین بد دعا کی کہ خدا تعالیٰ اوسکے
ملک کو پھاڑ ڈالے اور پاش پاش کر دے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہین رہی
اور نہ ہے ابتک کبھی اوس زمین پر مجوسیوں کی حکومت نہیں ہے ف بعد صلح حدیبیہ کے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت
کی اوس زمانے میں فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیروان کا پوتا تھا اوسکو بھی آپنے نامہ لکھا
اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یون لکھا من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس اوس کافر نے
براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا سو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے حق میں بد دعا کی خدا تعالیٰ نے اوسکے خاندان کی سلطنت
کو کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تھی پاش پاش کرکے نیست و نابود کر دیا ف اوسی
زمانے میں ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بھی آنحضرت نے نامہ لکھا تھا وہ تعظیم پیش آیا اور

[1] مضر بضم المیم وفتح الضاد المعجمہ اسم قبیلۂ عظیمۃ من العرب وہو مضر بن نزار بن معد بن عدنان وقریش بطن من ہذہ القبیلۃ ۱۲ منہ

نکتہ ۵؎ بارزی بفتح ... سکون قاف ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

[illegible] ۵

تامے کو آداب سے رکھا سو اوسکی قوم کا ملک اجتک باقی ہے اور روم کی سلطنت کو بالکل زوال نہیں ہوا

معجزہ ۵۵ ابن عساکر اور بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتیبہ بن ابی لہب کے لیے بددعا کی کہ یا اللہ اوسپر اپنے کتون مین سے کوئی کتا مسلط کر

اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین قصہ بددعا کرنے کا یہ لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح مین تھین اور اونکی بہن رقیہ عتیبہ کے نکاح مین جب سورہ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے ان دونون بیٹون سے کہا کہ اگر تم دونون محمد کی بیٹیون کو طلاق نہ دوگے تو مجھسے تمسے کچھ سروکار نہین اور اون دونون کی مان حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتیبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاکے کہا کہ مینے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپ نے اوسکے حق مین بددعا کی اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْباً مِنْ کِلَابِکَ سو شیر نے اوسکو کھا لیا زرقاء مین شام کے موضع زرقاء مین اور اوسکا قصہ حاکم نے یون بیان کیا ہے حدیث ابی نوفل سے کہ ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعہ راہب کے ٹھہرے راہب نے اون سے کہا کہ یہان درندے ہین تم اپنی جان کا بچاؤ کرلیجیو ابولہب نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اس بیٹے کے لیے بددعا کی ہے سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اس منزل مین بچ جاوے سو سب اسباب اکٹھا رکھ کے اونچا کرکے اوسپر میرے بیٹے کو سلا دو سو اونہون نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اوسکے سو رہے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا منھ اوسنے سونگھا اور کود کر عتبہ کا سر کاٹ ڈالا **ف** شیر بحکم الٰہی موافق دعاے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عتبہ کے ہلاک کرنے کو آیا تھا اسی لیے اور سبھون کو سونگھ کر چھوڑ دیا اور عتبہ کو ہلاک کیا اور کوئی اوسکا باعث جہت کہ غباوت بغض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہم ہوا تھا لکھا یا **ف** ابولہب کے تین بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور معتب سو دو انمین سے فتح مکہ مین مسلمان ہوگئے مگر مکے ہی مین رہے مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین نہین آے اور ایک کافر رہا اوسکو شیر نے مار ڈالا اور اسمین اختلاف ہے

کہ وہ عُقبہ تھا یا عُتیبہ بعضے علما نے یہ لکھا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ وہ عُتبہ تھا اور عُتیبہ اور مُعَتّب مسلمان ہوگئے

معجزہ ۱۵۸ صحیحین مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور چند ہمراہی اوسکے وہان بیٹھے ہوئے تھے آپس مین ایک نے کہا کہ کوئی تم مین سے جاکر فلانی جگہہ کہ اونٹ حلال ہوا ہی اوسکے پیٹ کی آلایش لے آوے اور جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین جاوین تب انکی پیٹھہ پر رکھدے تب شقی ترین اونمین جو تھا یعنی عُقبہ بن ابی مُعیط اوٹھا اور وہ پیٹ کی آلایش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ سجدہ مین گئے تب آپکے دونون کندھون کے درمیان مین رکھدی اور آپس مین ہنسنے لگے اور آپ سجدہ مین رہے یہانتک کہ حضرت بی بی فاطمہؓ آئین اور اوس آلایش کو آپ کی گردن پر سے اوٹھایا اور آپ نے سر اوٹھایا اور آپ نے قریش پر بددعا کی اور بالتخصیص نام لیکر ابو جہل اور عُتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور اُبَیّ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عُمارہ بن ولید کے حق مین بددعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ سب لوگ ہلاک ہوا اور اکثر انمین سے جنگ بدر مین واصل جہنم ہوے

معجزہ ۱۵۹ بیہقی نے روایت کی ہی کہ حکم بن ابی العاص آپکی مجلس مین منھہ پھیر کا کر آنکھہ کا اشارہ منافقون سے آپکے کلام کی نفی کے لیے کرتا تھا آپ نے دیکھکے فرمایا کہ ایسا ہی ہوجا چنانچہ ویسا ہی ہوگیا اور تا موت ویسا ہی رہا کہ منھہ پھیرا کیا کرتا تھا

معجزہ ۱۶۰ بیہقی نے اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت کی ہی کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ ابو لہب کو مضمون سورۂ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ کا پہونچا وہ ایک پتھر لیکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آئی آپ مسجد مین بیٹھے تھے اور آپکے ساتھہ حضرت ابو بکرؓ بھی بیٹھے تھے جب متصل آپکے پہونچی تو سوا ابو بکرؓ کے اور کوئی اوسے نظر نہ پڑا خدا تعالےٰ نے اوسکی آنکھونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

---

۱ عُقبہ بضم عین مہملہ و سکون قاف و با موحدہ ... بن ابی مُعیط بضم میم و فتح عین مہملہ ... و سکون یا و سے فوقانی تحتانیہ ... و طا سے مہملہ نام کافر ... از کفار

۲ عُمارہ بضم عین مہملہ و تخفیف میم ۱۲ منہ ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۳ حَکَم بفتحتین بن ابی العاص ... یعنی صاد مہملتین ابو الحکم ... تھا بنی امیہ مین ... [illegible] ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سکتے تھے پھر وہ آخر کو ہزار بار ادھر ادھر پھر کے اس پر بزم سے کہنے لگی کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں ہم نے سنا ہے کہ میری
ہجو کرتے ہیں [illegible] تو یہ شعر اون کے منہ سے نہین نکلتے اور یہ کہکر پھر گئی

معجزہ ۱۶۱ ابو نعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ ہم چند کافرون نے
آپس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو یک ناگاہ آ پکڑ لین
سو ایک جگہ ہم اسی انتظار پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ آپ ہمارے قریب ہو پہنچے سو ہم نے پیچھے سے
ایک ایسی آواز سنی جس سے ہم نے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ مین کوئی نہ رہا ہوگا سو اس آواز کے
صدمے سے جیسا کہ ہم کو بیہوشی ہو گئی بس ہم غش کھا کے گر پڑے اور اتنی دیر بیہوش پڑے
رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے دولتخانے کو
تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات پھر ہم نے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے متصل ہو پہنچے آکر صفا اور مروہ ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہو گئے

باب چوتھا بیان معجزات عالم جنات مین

معجزہ ۱۶۲ بخاری نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہ ایک روز مین بتون کے
پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کرکے ذبح کیا ایک بت کے پیٹ سے
آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا اِلٰہَ اِلّا اللہ
یعنے اے مرد قوی ایک کام کی بات ہے ایک شخص فصیح کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ یعنے نہین ہے کوئی قابل
عبادت کے مگر اللہ حضرت عمر رض کہتے ہین کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے مین وہان ٹھہر رہا کہ حقیقت
اس آواز کی دریافت کرون دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سنی جو عجیب بات نہ گذری کہ ہمنے خبر سنی
نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نبی ہین یعنے لا الٰہ الا اللہ تلقین کرتے ہین

معجزہ ۱۶۳ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رض نے بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عمارت عزّے کو ڈھا دیا وہان ایک کالی عورت نکلی ننگی بال پریشان کیے
ہوئے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کے چیخنے لگی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیا

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے اس قصے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عزّی وہی تھی اب کبھی اوسکی عبادت نہو گی ف عزی ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سو اوسپر عمارت بنائی تھی اور مشرکین اوسے پوجتے تھے اوس درخت مین سے آوازین سنائی دیتی تھین اور باعث اوسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیل شیاطین تھی کہ اوسی کے سبب سے آوازین وہان سے ہوتی تھین ببرکت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ روح خبیثہ صورت پکڑکے نمود ہوئی حضرت خالد بن ولید رضؓ نے اوسے قتل کیا سو آپ نے فرمایا کہ اصل عزّی وہی تھی اوسی کے اغوا سے اون درختونکی پرستش ہوتی تھی اب وہ جو مارگئی تو اوس تجانے کی جڑ بالکل قطع ہوگئی اب عبادت عزّی کی کبھی نہ ہوگی

معجزہ ۱۶۴ ان بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے کہے مین فرمایا کہ جسکا جی تم مین سے جنون کے دیکھنے کو چاہے سو آج رات کو حاضر ہو ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ سوا میرے اور کوئی حاضر نہوا آپ مجھے ساتھ لیکر چلے یہانتک کہ جب مکے کی بلند جانب پہونچے آپ نے اپنے پاے مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی مین بیٹھے رہیو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہوکر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپ کو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آپکے درمیان مین حائل ہوگئی اور مینے سنا کہ جنون نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ تم پیغمبر خدا ہو اور وہان ایک درخت متصل تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانوگے اونھون نے کہا ہان پھر آپ نے اوس درخت کو بلایا اور اوس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لاے

معجزہ ۱۶۵ ان ابونعیمؒ نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ابن مسعودؓ سے لوگون نے پوچھا کہ تم جس رات جن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے آپ کے ساتھ تھے اونھون نے کہا کہ ہان مدینے مین ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل صُفّہ مین سے رات کا کھانا کھلانے لے گیا اور مجھے کوئی نہ لے گیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہوکے گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمھین کوئی کھانا کھلانے نہ لے گیا مینے کہا نہین آپ نے فرمایا

کہ میرے ساتھ آؤ شاید تمھیں رات کا کھانا ملجائے مین آپ کے ساتھ حجرۂ ام سلمہ تک گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آکے کہا کہ کھانا اسوقت نہین ہے مین سمجھا کہ پھر گیا اور کپڑا لپیٹ کے لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اوسنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین مین حاضر ہوا کھانے کی توقع پر آپ باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھوہارے کی چھڑی تھی وہ آپ نے میرے سینے پر لگائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ چل جہان مین چلون اور کچھ بتایا کہ مینے تین بار پڑھ لیا پھر مین آپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ بقیع الغرقد کو پہونچے آپ نے اپنی لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمین بیٹھے رہو جبتک کہ مین آؤن اس سے مت ہٹو پھر آپ تشریف لے گئے اور میرے سامنے چھوہارون کے درختون مین ایک ابر سیاہ سا اوٹھا مجھے ڈر ہوا کہ آپ کو کچھ صدمہ نہ پہونچے مگر مینے یاد کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ یہان سے مت ہٹو اس لیے مین وہان سے نہ اوٹھا پھر مینے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ پھر وہ بیٹھے یہانتک کہ جب صبح قریب ہوئی تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مینے اپنے اندیشے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین کے جن تھے کہ میری ملاقات کے لیے آئے تھے ف ابو البقا شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان مین لکھا ہے کہ حدیثون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ چھ مرتبہ جن آپ کے حضور مین حاضر ہوے پہلی مرتبہ مکے مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یک ناگاہ گم ہوگئے اور اصحاب نے آپ کو میدانون مین اور پہاڑ کی گھاٹیون مین تلاش کیا صبح کو آپ جانب کوہِ حرا سے تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنون کا بلانے والا آیا تھا سو مین اوسکے ساتھ گیا اور مینے جنون کو کلام اللہ سنایا اور اس قصّے کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور اوس مرتبہ آپ کے ساتھ کوئی نتھا اور دوسری مرتبہ

[illegible]

جن آپ کے حضور مین حجون مین اور تیسری مرتبہ اعلاے مکہ کے پہاڑ ونمین اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد
مین اوران دونون بار عبد اللہ بن مسعود رض آپ کے ساتھ تھے اور پانچوین مرتبہ خارج مدینہ مین اوس
اس بار حضرت ابن زبیر رض آپ کے ساتھ تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر مین کہ بلال آپ کے ساتھ تھے ف حضرت
عبد اللہ بن مسعود رض جب کوفے مین آے وہان کچھ بڈھے سیاہ فام قوم زط مین سے دیکھے اونکو دیکھکر گھبرا گئے
اور کہا کہ بہت مشابہ ہین اون جنون کے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے

معجزہ ۱۶۶ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ مجھے ایام
جہالت مین ایک جن سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبرین مجھے پہونچایا کرتا تھا اور مین لوگونکو بتادیا
کرتا تھا اس تقریب سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذرین دیا کرتے تھے اور اوسکی
خبرین سچی نکلتی تھین ایکبار مین سوتا تھا کہ اوس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اوٹھ اور ہوش مین آ
اور سمجھ لے اگر تجھے شعور ہی کہ ایک پیغمبر اولاد لوی بن غالب سے پیدا ہوے ہین پھر چند اشعار پڑھے
مضمون اونکا یہ ہی کہ مجھے تعجب ہے جنون کے حال سے کہ مضطرب ہو کر اپنے اونٹون پر زین باندھکر
مکے کو بطلب ہدایت جاتے ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر طرف
اوس شخص کے کہ سردار ہی قبیلہ بنی ہاشم مین اور بلند کر دونون آنکھین اپنی طرف اوس سردار کے
سواد بن قارب کہتے ہین کہ مین وہ ابیات سنکر رات بھر بے چین رہا دوسری رات بھی اوس جن نے
آکر مجھے جگایا اور اوسی جنس کے اشعار پڑھے اور تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین
رات متواتر مینے یہ حال دیکھا میرے دلمین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین مکے کو روانہ ہوا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا اے سواد بن قارب

حجون بفتح اول ... ایک پہاڑ ہے مکہ معظمہ میں ... [illegible]

... اور جن ... اس مقام پر حاضر ہوے تھے ... [illegible]

... کی خدمت مین ... اس رات کا حال حدیث سے معلوم نہین ... [illegible]

... زط ... قوم ... [illegible]

... سواد بن ... قارب ... [illegible]

... علیہ وسلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

ہم جانتے ہین جس سبب سے تم آئے ہو تبنے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اشعار مین نے آپکی مدح مین کہے ہین اول اون اشعار کو آپ سن لیجئے آپنے فرمایا پڑھو سواد بن قارب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہا تھا پڑھا آخر اوس قصیدے کی

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ ۔ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

معجزہ ۱۶۷ امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو نعیم نے حضرت سے اور بیہقی نے امام زین العابدین رضہ سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک مدینے کی عورت کے ساتھ ایک جن کو عشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہو گیا چند روز نہ آیا ایکدن اوسی صورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا تو اتنی مدت سے نہین آیا اوسنے کہا کہ آج تجھ سے رخصت ہوتا ہون مجھ سے آنے کی توقع مت رکھیو مکہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوے ہین اونہون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے

معجزہ ۱۶۸ ابو نعیم نے حضرت عثمان رض سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار جو ملک شام مین گئے تھے وہان ایک عورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم اوسکی ملاقات کو گئے اور اوس سے حال اپنے سفر کا پوچھا اوسنے کہا کہ اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور جو کچھ پوچھا کرتی تھی جواب سوال دیتی تھی ایکدن اوسنے میرے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون مینے کہا کیون کہا کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے ہین اور ایسی بات پیش ہوئی ہے کہ جسکی طاقت نہین

معجزہ ۱۶۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمان مین بتون کی خدمت پر مقرر تھا مازن کہتا ہے کہ وہان کے بتون مین ایک بت کا نام ناجر تھا ایکدن مینے اوسکے لیے ایک جانور ذبح کیا اور بت کے پیٹ مین سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تھا اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے کہ اے مازن میری طرف آ

ایسی بات سنے گا جسکا جاننا ضرور ہی پیغام خدا کے بھیجے ہوے ہوا اسے ہو یہ حق ہی جو خدا نے اتارا ہے
اوسپر ایمان لا تا کہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ یارقی ہو اور لکڑیون کی جگہ انمین پتھر جلائے
جاتے ہین مازن کہتا ہی کہ مین یہ آواز سنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک بچیا ذبح کیا سو اوسے
آواز پہلی بار سے زیادہ فصیح تر کہ کوئی کہتا ہی اشعار جنکا ترجمہ یہ ہی کہ اے مازن سن تاکہ خوش ہو تجھکو کہ بھلائی
ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوے ہی اللہ تعالے کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے
پتھر کے تراشے ہوے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے مازن کہتا ہی کہ اوس وقت سے مین بیچ
تلاش اس پیغمبر کے تھا کہ قوم مضر سے مبعوث ہوا ہی ایک قافلہ حجاز سے آیا مینے اون سے پوچھا
کہ وہان کی کیا خبر ہے اونھون نے کہا کہ ملک تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوے ہین کہ نام اونکا احمد ہے
وہ اپنے تئین خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہین مین سمجھا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہین سو اوسی
اور اسباب آمادہ کرکے مکے کیطرف روانہ ہوا آپ کی صورت دیکھتے ہی دل میرا مائل باسلام ہوا
اور مین مسلمان ہو گیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تمھارا مطلب ہی مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم میرے تین مطلب ہین اول یہ کہ مین تماشائی ہون شوق باجے اور شراب اور زنا کا
بہت رکھتا ہون دوسرا یہ کہ ہمارے ملک مین قحط بہت ہی تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہین ہی مجھے اولاد
کی تمنا ہی آپ ان تینون باتون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ الہی بدلے راگ اور باجے کے اسکو
توفیق قراءت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین اور اسے شرم و حیا نصیب
اور اولاد بھی عنایت کر مازن کہتا ہی کہ خدا تعالے نے وہ سب عیب مجھسے دور کر دیے اور ملک ہمارا آباد
اور سبز ہو گیا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور حیان بن مازن بیٹا پیدا ہوا اور الحمد للہ مجھے اللہ نے دیا

معجزہ ۔ بزار اور ابو نعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہی کہ قبل بعثت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بوانہ مین بیٹھے تھے اور ایک اونٹ

[illegible] و تشیع حسین کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ منہ رحمہ اللہ ۵۳ بوانہ بضم باے موحدہ و واو و نون ایک پہاڑی

واسطے نذر اوس بت کے ذبح کیا تھا یکبارگی اوس بت کے پیٹ مین سے ایک آواز ہمنے سنی کہ کوئی کہتا تھا خبر دار ہو اور سُن تعجب کی بات جاتا رہا جنون کا چرانا اخبار اسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنون کو شعلون سے مارتے ہین بسبب آنے ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مکّے مین کہ نام اونکا احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور ہجرت گاہ اون کی یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہم متعجب ہوکر وہان سے اوٹھے اور بعد چند روز کے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشتہر ہوگئی

معجزہ ۱۷۱ ابن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی ہے کہ خباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ خبرین غیب کی پہونچاتا تھا ایکدن میرے پاس آیا مینے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے میری طرف نگاہ حسرت سے دیکھ کے کہا کہ اے خباب تعجب کی بات سن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوے ہین مکّے مین لوگون کو حق بات کی طرف بلاتے ہین سو لوگ نہین مانتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ کچھ سمجھے گا تو اور اوٹھا ہوا چلا گیا چند روز نہ گذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہونچی انتہی اور عمرو بن ابی شیبہ نے بھی مثل اس قصے کے جمیع بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہے کہ ایک کاہن قبیلۂ غفار مین تھا اوسے بھی اوسکے یار جنی نے جواب دیا اور وداع کیا

معجزہ ۱۷۲ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رض اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا حضرت عمر رض نے اوس سے کہا کہ تیرے قیافے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنون سے تیری صحبت رہی تھی اوسنے کہا کہ ہان حضرت عمر رض نے کہا کہ اب بیان کرو کہ اب بھی تمھین صحبت جنون کی رہتی ہے یا نہین اوسنے کہا کہ نہین اور قبل رواج دین اسلام سے ایک دن جن ہم صحبت میرے آگے آے اور کہا کہ یا سالم یا سالم جاء الحق المبین والخیر

الذّاتُ ثُمّ عَیرُ حَلِیمٍ اَلنّا عَمِرَ اللہُ اکبرُ یعنے اے سالم اے سالم آیا حق ظاہر اور نیکی ہمیشہ کے لیے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہے ایک شخص اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھے بھی ایکبار ایسے ہی قصے کا اتفاق ہوا ہے کہ ایکدن مین ایک میدان صاف جنگل مین چلا جاتا تھا اور ادھر اودھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا یکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا اور اوسنے باواز بلند کہا یا احمدُ یا احمدُ اللہُ اَعلیٰ وَ اَمجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ الخَیرِ یَا احمدُ یعنے اے احمد اے احمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ بہت بلند رتبہ ہے اور بہت بزرگ ہے آیا جو کچھہ وعدہ کیا ہے تمسے اللہ نے نیکی کا اے احمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہکے وہ شتر سوار میری نگاہ سے غائب ہوگیا ایک مرد انصاری نے کہ اوس مجلس مین حاضر تھا بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین بے آب وگیاہ مین چلا جاتا تھا یکبارگی اشعار سنے کہ مضمون اونکا یہ ہے ایک ستارہ چمکا اور اوسنے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک سعد ہے جو کوئی اونکی تصدیق کرے فلاح پاوے اللہ نے اون کے امر کو ثابت کیا ہے

معجزہ فاکہی نے اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہ رضہ سے اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ اور اور صحابیون نے عبد الرحمن رضہ بن عوف اور اور صحابیون سے روایت کی ہے کہ ایکبار ایک جن نے کوہ ابو قبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر پڑھے ہیں اسلام مین اور اس مضمون کی کہ مسلمانونکو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی مت چھوڑو یہ پڑھیں کافر بہت خوش ہوے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ عنقریب تمھارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہے مسلمانون کو نہایت رنج ہوا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس حال کو بیان کیا آپنے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنے والا ایک شیطان تھا مِسعَر نام عنقریب خدا تعالے اوسے سزا کو پہونچاویگا جب تیسرا دن ہوا آپنے مسلمانون کو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن قوی ہیکل سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مینے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اوسنے مجھسے پروانگی قتل مِسعَر کی لی اور مینے اجازت دی آج مِسعَر مارا جائیگا مسلمان خوش ہوے اور منتظر رہے شام کے وقت اوسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون کے کہ ہمنے

سواد قیروت بقاف و با موحدہ ... [illegible] ... منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیشہ کیا بارہا اس سبب کہ انہون نے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بری بات کی راہ
نکالی جناب باری نے بھیجی شناہین سنبر اوبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے اوسکا کام تمام کیا

معجزہ ۱۴۷ ابونعیم اور ابن عساکر نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھا روایت کی ہے
کہ عرب کا عادہ یہ تھا کہ حرام و حلال کو نہین پہچانتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور جب آپس مین
کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتون کے روبرو جاتے اور حال بیان کرتے اور جو اون کے پیٹ مین
سے آواز آتی اوسپر عمل کرتے ایکبار رات کو ہم بابت ایک جھگڑے کے قربانی اور نذر گذرانکے
ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز غیبی کے تھے یکبارگی اوس بت کے پیٹ سے آواز آئی
چند شعر کہ مضمون اونکا یہ ہے اے آدمیون اجسام والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو کیون ایسے
بے عقل ہو گئے ہو یہ پیغمبر ہے سردار سب آدمیون کے اور بڑے عادل سب حاکمون مین
ظاہر کرتے ہین نور اور اسلام ہو اور نکالتے ہین آدمیون کو گناہون سے ہم سب یہ آواز سنکر
بھاگ گئے اور پریشان ہو گئے اور یہ قصہ نقل ہر مجلس کا ہوا یہانتک کہ ہمین خبر پہونچی کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئے اور پھر مدینہ کو ہجرت فرمائی ہم سب آکے مسلمان ہوئے

معجزہ ۱۴۸ ابو نعیم نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ مین شام مین تھا جن دنون کہ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے ایک سفر مین تھا کہ مجھے ناگاہ راہ مین
رات ہو گئی مینے موافق دستور قدیم عربون کے اوس جنگل مین باواز کہا کہ مین اس جنگل کے سردار
کی پناہ مین ہون یکبارگی سنا کہ کوئی شخص کہتا تھا اور مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اللہ کی پناہ
مانگ جن بے حکم خدا کسی کو پناہ نہین دے سکتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے کہا کہ عرب کے پیغمبر ظاہر ہوئے
اور ہمنے اون کے پیچھے حجون مین نماز پڑھی اور ہم مسلمان ہو گئے اور اون پیغمبر کے تابع

[illegible]

ہو گئے اور کسی جنون کا جاتا رہا آگ کے شعلون سے وہ مارے جاتے ہین پانچواں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم جب رسول رب العالمین کے پاس اور اسلام لائے ہیم کہتے ہین کہ جب ... دین اور یہود شام کی طرف
روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا اور آگے ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اوسنے ...
نے سچ کہا کہ ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حرم سے نکلین گے اور دوسرے حرم کو ہجرت
کرین گے اور وہ پیغمبر سب پیغمبرون سے افضل ہین تو جلدی سے اونکی خدمت مین پہونچنا
معجزہ ۱۷۱ ابو نعیم نے خو یلد ضمری سے روایت کی ہی کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے
یکبارگی اوس کے پیٹ مین سے آواز آئی کہ جن جو خبرین آسمانی چورا لاتے تھے سو یہ بات
باقی نہین رہی اب ستارون سے جنون کو مارتے ہین بسبب ایک نبی کے کہ مکے مین پیدا ہوئے ہین
نام اونکا احمد ہی اور جائے ہجرت اونکی یثرب ہی حکم کرتے ہین نماز کا اور روزے کا اور نیکو کاری اور
اقربا سے سلوک کرنے کا ہم سب یہ آواز سنتے ہی اوٹھ کھڑے ہوئے اور پیغمبر کی تفتیش کی لوگون
نے کہا سچ ہی مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین کہ نام اونکا احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی
معجزہ ۱۷۲ ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثون نے باسانید متکثرہ و طرق
متعددہ عباس بن مرداس رضی سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب مین سے تھا روایت کی ہی
کہ میرے باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کے کہ اوسکا نام ضمار تھا وصیت کی تھی
اور کہا تھا کہ اگر تمھین کوئی مشکل پیش آوے تو اسی بت کی طرف رجوع لائیو ایک دن مین جنگل کو
شکار کے واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سائے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لیے بیٹھا تھا اور
میرے ساتھ جو نوکر اور رفقا تھے وہ بھی درختون کے سایے مین ٹھہرے تھے یکبارگی مینے دیکھا
کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا پر سے اوترا اور اوس شتر مرغ پر ایک مرد سفید پوش
نورانی سوار ہی اوسنے مجھ سے کہا کہ اے عباس بن مرداس کچھ جانتا ہی کہ آسمان کو چوکیدارو نے

مرداس بالکسر ... سکون ... صلے اللہ علیہ وسلم عباس بن ... نام رسول ... منہ رحمہ اللہ ... کذا فی منتہی الارب ۱۲ ... قاموس ... ۱۲ ... منتہی الارب ۱۲ ... مهملہ و دال ... سین مهملتین سلمی صحابی ست کہ شاعر ... کذا فی منتہی الارب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ہمانعطرت کرتے ہین اور جنگ اور قتال زمین پر شایع ہوئی اور گھوڑے ساتھ زین اور لگام کے تیار ہوے اور جو شخص کہ پیدا ہونیوالا زمین پر لایا ہے روز دو شنبہ اور شب سہ شنبہ پیدا ہوا ہے اور اوسکے پاس ایک اونٹنی قصوا نام ہے یہ کلام سنکے مینے رعب کھایا اور وہان سے سوار ہوکے گھر پہونچا اور اول اوسی ضمار بت کے آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متردد اوس بت کے بیٹھا اوسکے پیٹ سے آواز آئی چند شعر ہین مضمون اونکا یہ کہ سارے قبائل سُلیم سے کہدو کہ تجانے والے ہلاک ہوے اور مسجد والے زندہ ہوے ضمار ہلاک ہوا اور اوسے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک قبل ابن مریم کتاب کے طرف اون کے کہ نام پاک اونکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے بیشک وہ جو وارث ہوے نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کے بیٹے کے قریش مین سے ہین ہدایت پانے والے مینے یہ قصہ لوگون سے چھپایا اور کسی سے نہ کہا ایکبار اون دنون مین جبکہ کفار غزوہ احزاب سے پھرے تھے مین اوسوقت بطرف عقیق کے واسطے خرید اونٹون کے گیا تھا یکبارگی ایک آواز سخت آسمان سے سنی سر اوٹھا کر دیکھا کہ وہی پیر سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہے اور کہتا ہے کہ وہ نور کہ روز دو شنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا مین آیا ہے اب عنقریب ساتھ ناقہ قصوا کے مالک بنجار مین پہونچے گا عباس بن مرداس کہتا ہے تب ہی سے اعتقاد اسلام کا میری دل مین راسخ ہوا

معجزہ ۱۷۶ ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے ایک دن ایک بت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اوس بت کے پیٹ مین سے آواز آئی اشعار کہ ترجمہ اونکا یہ ہے تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوے اولاد عبد المطلب سے حرام

کرتے ہین زنا کو اور بتون کے لیے ذبح کرنے کو نگہبانی کی گئی آسمانون کی اور رجم کیے گئے
ہم ستارون سے میرا باپ یہ آواز سنکر کے گر گیا کسی نے اسکو [illegible]
کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ ہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ہمارے درمیان مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین تمھین چاہئے کہ [illegible] ایمان لے آؤ

معجزہ ۱۷۹ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے [illegible] ہم چار آدمی
اپنے وطن سے بارادہ حج روانہ ہوے راہ مین ملک یمن کے ایک جنگل مین چلے جاتے تھے
ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کے کہ اے سوار دو جانے والے جب زمزم اور
حطیم پر تم پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچائیو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنھین اللہ نے پیغمبر کیا ہے
اور یہ کہدیجیو کہ ہم تمھارے دین کے تابعدار ہین اسی بات کی وصیت کی تھی ہمین مسیح نے

معجزہ ۱۸۰ امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو سعد نیشاپوری نے بلال بن حارث
سے روایت کی ہے کہ ایکبار ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے مقام عرج
مین منزل ہوئی مین اپنے خیمے سے آپ کی ملاقات کے لیے گیا کیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمے سے
دور جنگل مین تنہا بیٹھے ہین جب مین متصل پہونچا آواز غوغا و شور کی میرے کانون مین پہونچی
گویا کہ بہت سے آدمی آپس مین کچھ جھگڑا کر رہے ہین مینے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان
غیب کا ہجوم آپ کے پاس ہے یہانتک کہ آپ خود وہان سے اوٹھکر تبسم کرتے ہوے تشریف
لاے مینے عرض کیا کہ غوغا اور شور کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنون کو ساتھ کافر
جنون کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے تھے
مینے یون انفصال کر دیا کہ مسلمان جلس مین اور کافر غور مین سکونت رکھین اور آپس مین [illegible]
کثیر بن عبداللہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ مینے تجربہ کیا ہے کہ ملک جلس مین جسے

[illegible]

جن کا آسیب ہوتا ہے جلد شفا پاتا ہے اور ملک عرب میں جن سے آسیب ہوتا ہے اکثر لڑکا نہیں جیتا ہے
معجزہ ۱۸۱ خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار ہم ساتھ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں تھے اور آپ ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھے تھے یکبارگی ایک
بڑے سانپ کالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا لوگوں نے چاہا کہ اوسے
مار ڈالیں آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو یہانتک کہ متصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہنچا اور
اپنا سر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ میں رکھ دیا پھر آپ نے اسکے کان اوسکے پاس
منھ لیجا کے کچھ فرمایا بعد اوسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ زمین اوسے نگل گئی ہم نے کہا کہ یا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سانپ کو آپ نے اپنے کانوں کے متصل پہنچنے دیا ہم میں بہت ڈر پیدا
ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جانور نہ تھا جن تھا کہ جنوں کا بھیجا ہوا آیا تھا فلانی سورت میں سے کچھ
آیتیں بھول گیا تھا ان آیتوں کی تحقیق کے لیے جنوں نے اوسے بھیجا تھا تم لوگوں کو دیکھکر
سانپ کی صورت بنکر وہ آیتیں پوچھ گیا اور جابر کہتے ہیں کہ بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سوار ہوئے اور راہ میں ایک گانو میں پہنچے اوس گانو کے آدمی خبر آپ کے آنے کی سنکر
باہر گانو کے منتظر تھے جب آپ وہاں پہونچے تو اونہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اوس گانو میں ایک عورت نوجوان ہے اوسپر ایک جن عاشق ہوا ہے اور وہ
آچڑھا ہے نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے قریب ہے کہ ہلاک ہو جاوے جابر کہتے ہیں کہ میں نے اوس عورت کو
دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے بلا کر فرمایا کہ
اے جن تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں محمد رسول خدا ہوں اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا آپ کے یہ
فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہو گئی اور نقاب منھ پر کھینچ لیا اور مردوں سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہو گئی

باب پانچواں بیان معجزات عالم علوی یعنے آسمان اور ستارہ میں

معجزہ ۱۸۲ قال اللہ تعالیٰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ تفسیر اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ نزدیک ہوئی قیامت و

اور اے پیغمبر لوگوں کو قیامت کے آنے میں مجال استبعاد نہیں رہا بڑی وجہ استبعاد قیامت کی یہ تھی
کہ صورت عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنے آسمان اور ستاروں کا پھٹ جانا تمہارے
نزدیک غیر ممکن تھا سو تمنے اے اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ انشق القمر یعنے چاند پھٹ گیا جبکہ
تمنے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائیں ہماؤ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے کر
دکھلا دیا یہانتک کہ جبل حرا اون دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں دکھا گیا اور جب چاند
کہ منجملہ اجرام علویہ ایک نیر نورانی ہے پھٹ گیا تو اور ستاروں کا اور آسمانوں کا پھٹ جانا اور
سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہوجانا کچھ محال نہیں پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت
سے ڈراتے ہیں سچا سمجھو اور اون کی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن یہ جاہل ہم
جانا ان سے دور ہے کہ جو باتیں اون کے دلوں میں سما رہی ہیں اگرچہ صریح خلاف عقل ہیں
اور اون کی خوبی پر کوئی دلیل نہیں جیسے بت پرستی اونکو بہتر جانتے ہیں وان یروا آیۃ
اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ نمایاں جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہے اور تصرف ہے
عالم علوی میں اور دلیل کامل ہے اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یعرضوا ویقولوا
سحر مستمر منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہے **ف**
یہ معجزہ شق القمر معجزات مشہورہ متواترہ میں سے ہے اور قرآن مجید میں لفظ صحیح تمام مذکور ہے جیسا
کہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے اور بعضے نافہم جو یہ نقل قول ضعیف مرجوح کہتے ہیں کہ
انشق القمر سے مراد یہ ہے کہ قیامت کو چاند پھٹ جاوے گا سو یہ قول باطل محض ہے کوئی عاقل
بنظر سیاق سباق آیت کے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق آیندہ روز قیامت مراد
ہے اور لاساتھ اقتربت الساعۃ کے کہ خبر قرب وقوع قیامت ہے انشقاق قمر حالی کو مناسبت
ہے کہ دلیل ہے اوپر امکان قیامت کے جیسا کہ ہمنے تفسیر میں بیان کیا نہ انشقاق قمر آیندہ کو

علیہ وسلم کے نبیجے تھے اور اونھین بھی سحر ٹھہرایا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

اسواسطے کہ اوسکو علاقہ ساتھ وقوع قیامت کے ہے نہ ساتھ قرب قیامت کے پس اگر منظور بیان
انشقاق روز قیامت ہوتا تو یون کہتے کہ آوے گی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند جیسا کہ اہل
سلیقہ پر پوشیدہ نہین ہے ثانیاً انشق صیغہ ماضی ہے بے وجہ موجبہ اوسکو بمعنے مضارع ٹھہرانا
بیجا ہے ثالثاً اقتربت پر کہ وہ بھی صیغہ ماضی ہے بمعنے ماضی پس مناسبت عطف بھی
مقتضی اس بات کو ہے کہ انشق سے معنے ماضی ہی مراد ہون رابعاً وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ
صاف دلیل ہے اس بات پر کہ اوس سے ماقبل معجزہ شق القمر ہی مذکور ہے نہ انشقاق روز قیامت
بالجملہ بے شبہ و شک اس مقام پر ذکر معجزہ شق القمر ہے اور نبض قرآنی تحقق اس معجزے کا
ثابت اور احادیث کے طریقے سے بھی یہ معجزہ بروایات متواترہ ثابت ہے جماعت اصحاب نے
مثل حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور جبیر بن مطعم اور حذیفہ بن الیمان اور
انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصے کو روایت کیا ہے اور ان اصحاب سے جماعت
کثیرہ تابعین نے اور ان سے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہے اور صحیحین میں اور بہت
کتب معتبرہ حدیث مین اسکی روایت ہے اور امام تاج الدین سبکی[۱] نے شرح مختصر ابن حاجب
مین صاف لکھا ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے اور تفصیل اوسکے قصے کی یہ ہے کہ قبل
ہجرت کے مکہ معظمہ مین ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے
مجتمع ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے
دو ٹکڑے کرو آپ نے فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون تو تم ایمان لاؤ گے اونھون نے کہا
کہ ہان ہم ایمان لاوینگے آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ بات ہو جاوے
یعنے چاند آپکے حکم سے شق ہو جاوے سو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ نے پکارکے اور
ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا کہ اے فلانے اے فلانے گواہ رہو سو سب لوگون نے اچھی
طرح سے دیکھ لیا اور وہ دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ جبل حرا اون
دونون کے درمیان نظر پڑتا تھا کافرون نے کہا کہ یہ انکا سحر ہے پھر ابوجہل نے کہا

[۱] سبکی منسوب ہے طرف سبک کے ساتھ ضم سین مہملہ اور سکون بائی موحدہ کے ایک قریہ ہے قرا سے مصر میں کذا فی القاموس ۱۲ منہ عفی اللہ تعالی عنہ

کہ سحر ہی تو تمہارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہین ہو سکتی کہ سارے زمین والون پر سحر ہوا اور
شہر والے لوگ جو تمہارے یہان آوین اون سے تم حال پوچھو سو اور آفاق کے آنے
والون سے پوچھا سبھون نے بیان کیا کہ ہمنے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا ف بیدینون نے
اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ آسمان اور ستارون مین خرق والتیام محال ہی
پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ بھی دیکھتے
اور اپنی تواریخ مین نقل کرتے سو یہ دونون اعتراض بیہودہ ہین اعتراض اول کا یہ جواب
ہی کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستارون مین خرق اور التیام ہرگز محال
نہین قیامت مین آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جاوینگے چنانچہ نصوص قطعیہ
آیات قرآنی واحادیث نبوی اس باب مین بیشمار وارد ہین اور موافق قواعد حکمت کے
بھی یہ بات باطل ہی حکماے انگلستان نے جو فیثاغورس کی ہیئت کی کمال تشریح اور
ترجیح کی ہی صاف ثابت کیا ہی کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل کون و فساد
اور خرق والتیام کے ہین اور حکماے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات
ہی کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ سب افلاک اور کواکب مین خرق والتیام نہین ہو سکتا
بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق والتیام پر دلیل کہ اون کے اصول بے سروپا پر مبنی
ہی قائم کی ہی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ مین دو جگہہ یہ بات ذکر کی ہی پس چاند کا
امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہی
کہ یہ بات غلط ہی کہ اور اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا زمانہ وقوع مین کافران
قریش نے اور اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھون نے مشاہدہ اوسکا بیان
کیا چنانچہ کتب معتبرہ احادیث مین مذکور ہی اور تاریخ فرشتہ مین ہی کہ ملیبار کے ایک راجہ نے
مسلمانون کی زبانی قصہ شق القمر کا سنا اور اپنے برہمنون سے اون سالون کے حالات
مین کہ جو زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کو تلاش کرایا سو برہمنون نے

کتابون مین دیکھ کر اوسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہوگیا اور سوانح اخترین مین لکھا ہے
کہ شہر دہار کے متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر
بیٹھا ہوا تھا یکبارگی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر مل گیا اوسنے اپنے پنڈتون سے
استفسار کیا اونھون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے
ہاتھ پر معجزہ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر کے باہر ایک
زیارتگاہ ہے فقط اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین بھی اس قصے کو
تاریخ فرشتہ سے نقل کیا ہے اور نام اوس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ
معجزہ بوقت شب بہت رات گئے واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا یہانتک کہ
حاضرین نے اوسے بخوبی دیکھ لیا کچھ بہت دیر نہین ٹھہرا تھا اور عادت لوگون کی
رات مین یہ ہے کہ مسقف مکان مین بیٹھتے ہین اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہین ہوتی اور
مانند خسوف وکسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہین تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو
دیکھا کرتے اور بہت سی جگہہ پر چاند اوسوقت تک موافق قاعدہ ہیئت کے نکلا بھی نہوگا بلکہ
اوسوقت تک وہان دن ہوگا اور بہت شہرون مین اوسوقت چاند ابر مین اور برف مین چھپا
ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزے کو نہ دیکھنا اور اپنی کتابون مین نقل نکرنا موجب تکذیب
اس معجزے کا نہین ہوسکتا توریت مین لکھا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے آفتاب
ٹھہر گیا اس قصے کو بھی کبھی اہل تواریخ نے نقل نہین کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا پس جسطرح
اوسکی نقل نکرنے سے اوسکی تکذیب لازم نہین آتی اسی طرح معجزہ شق القمر کو اگر اور اہل تواریخ
نے نقل نہین کیا تو اس سے تکذیب اس معجزے کی لازم نہین آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکذیب
کا سبب ہونے معاملہ شب کے بطریق اولے ہے ف مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہے
دفع اعتراضات معجزہ شق القمر مین اوسمین بہت شرح وبسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہے

اور یہ جسقدر بیان کیا یہی کافی ہے ف یہ جو مشہور ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے گریبان مین گھس کر آستین مین ہو کے نکل گیا یہ محض بے اصل ہے اکابر
محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہین صحیح اسیقدر ہے کہ چاند دو ٹکڑے
ہوگیا اور دونون ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہو گئے کہ اونکے درمیان جبل حرا نظر آتا تھا

معجزہ ۱۸۰ امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موضع صہبا مین کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے تشریف
رکھتے تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تھا اور آپ سو گئے
اور حضرت علی نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ
بیدار ہوے آپ نے حضرت علی سے پوچھا کہ تمنے نماز پڑھ لی اونھون نے عرض کیا کہ نہین
آپ نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت مین اور تیرے رسول کی طاعت
مین مشغول تھے آفتاب کو پھیر لا اسماء کہتے ہین کہ مینے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہوگیا
پھر مینے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہانتک کہ وہ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی ف
حدیث رد الشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہے مگر محققین محدثین نے
تصحیح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہے امام جلال الدین سیوطی نے
ایک رسالہ اس حدیث کے بیان مین تصنیف کیا ہے اور اسکا نام ہے کشف اللبس فی حدیث رد الشمس اور طرق اس
حدیث کے باسانید کثیرہ بیان کیے ہین اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہے

معجزہ ۱۸۱ بیہقی نے فاطمہ بنت عبد اللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
کی ہے کہ مین بوقت ولادت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ

[illegible]

پیدا ہوئے جب مین نے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر گیا اور مینے دیکھا کہ ستارے جھکے قریب ہو گئے تھے اور لٹک آئے تھے یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ اب مجھ پر گر پڑینگے

معجزہ ۱۸۵ بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبد المطلب رضی سے روایت کی ہے کہ مینے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک علامت آپکی نبوت کی ہوئی کہ مینے آپ کو مہد مین یعنے ہنڈولے مین دیکھا کہ آپ چاند کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے ادھر ہی چاند جھک جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ مین اوس سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور مین اوسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے کے واسطے گرتا تھا انتہی صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات مین

باب چھٹا بیان معجزات عالم بسائط یعنے آب و آتش و باد و خاک مین

اور اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ بآب فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۶ صحیحین مین حضرت ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہ ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے اور ہم نے پیچھے پھر کر دیکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے آلیا آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا یعنے غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے سراقہ کے لیے بد دعا کی سو اوسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گھس گیا اور اوسنے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونون صاحبون نے میرے لیے بد دعا کی اب دعا کرو کہ مین نجات پاؤن اور مین قسم کھاتا ہون کہ تمھارے طلب کرنے والون کو مین پھیر دونگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نجات کے لیے دعا کی سو اوسنے نجات پائی اور پھر گیا اور جو کوئی اوسے ملتا تھا اوسے پھیر دیتا تھا اور کہدیتا تھا کہ ادھر کوئی نہین ہے انتہی

ف معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس معجزے موسیٰ کے ہے کہ ساتھ قارون کے
واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰ قارون کو خسف کر لیا اور قصہ اوسکا بیان یہ ہے کہ
کتب تفسیر میں اسطرح پر لکھا ہے کہ قارون اکثر حضرت موسیٰ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ
بسبب قرابت اوسکی کہ چچازاد بھائی آپ کا تھا درگذر کرتے تھے یہانتک کہ حکم زکوٰۃ نازل
ہوا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا کہ تو ہزار درم میں سے ایک ہی درم ادا کر اوسنے جو
حساب کیا تو اوسکے بھی بہت روپے ہوئے پس اوسنے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو بیچ بنی اسرائیل
میں کچھ تہمت لگا دیجے تاکہ وہ بے اعتقاد ہو جاویں اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال
دیا تاکہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگا دے عید کے دن حضرت موسیٰ خطبہ میں وعظ بیان فرما رہے
تھے سو آپنے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اوسکے ہاتھ ہم کاٹ ڈالینگے اور جو کوئی زنا کرے
اور نکاح اوسکا نہوا ہو اوسکے درے لگا دینگے اور جو کوئی زنا کرے اور اوسکا نکاح ہوا ہو تو
اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا جو تمنے ہی ایسی حرکت کی ہو آپنے فرمایا جو میں نے
ایسی حرکت کی ہو تو مجھے بھی ایسی ہی سزا لازم ہے قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہیں
کہ تمنے فلانی عورت سے زنا کیا حضرت موسیٰ نے اوس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دیکر
کہا کہ تو سچ کہ اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے مال دیا ہے اسواسطے کہ میں آپکو تہمت لگا دوں
تب حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں سجدہ کرکے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی
بھیجی کہ زمین کو ہمنے تمہارا تابع کیا جو چاہو سو اوسے حکم دو حضرت موسیٰ نے فرمایا یا ارض
خذیہ یعنے اے زمین پکڑ اسے زمین نے گھٹنوں تک اوسے نگل لیا پھر آپنے فرمایا کہ خذیہ
پھر زمین اوسے کمر تک نگل گئی پھر آپنے فرمایا کہ خذیہ اور زمین نے گردن تک قارون کو نگل
لیا پھر کہا خذیہ زمین نے بالکل قارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے قارون کو
دھنسانا شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ
نے اوسپر کچھ رحم نکیا اسی جہت سے وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ تمسے قارون نے

اتنی زاری اور عاجزی کی اگر میری جناب مین یا کسی بندے کی بھی وہ دعا کرتا تو مین قبول کرلیتا پھر جبرئیل
نے کہا کہ موسے نے قارون کو اسواسطے ہلاک کیا کہ اوسکا مال آپ لیوین پس حضرت موسے
نے دعا کی جناب الٰہی مین اور قارون کا گھر اور مال بھی خسف ہوگیا انتہی پس جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ مذکورہ بالا صادر ہوا مثل معجزہ حضرت موسے کے ظاہر ہوا اور بعین
ایک طرح کی فضیلت آپکی حضرت موسی پر واضح ہوتی ہے اور ظہور شان رحمت اوس سے
عیان ہے کہ سراقہ نے جب آپکی خدمت مین تضرع اور زاری کی تو آپنے اوسے نجات دی بلکہ واسطے
دوام کے نامہ امان اوسے لکھدیا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت مین ہے اور حضرت موسی نے
تضرع اور زاری قارون سے کچھ التفات نکیا اللھم صل علی نبی الرحمۃ وارحمنا برحمتہ

معجزہ ۱۸۶ قال اللہ تعالے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے
نہین پھینک ماری تمنے اے محمد جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریان بجانب لشکر
کفار کہ وہ خاک سب کی آنکھون مین پہونچی اور اوسکے پھینک مارنے ہی سے صورت شکست
کافرون پر نمود ہوئی مگر اللہ نے پھینک ماری تھی یعنے یہ اثر نمایان تمھاری اور شکست کفار
کے سبب ہماری تائید کے ہوا انتہی اور یہ معجزہ غزوہ بدر مین واقع ہوا چنانچہ بیہقی اور
ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم جنگ بدر مین اللہ تعالے کی جناب مین عرض معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے
رب اگر اس جماعت مسلمانون کو تو ہلاک کر ڈالیگا تو پھر روئے زمین پر کوئی تیری عبادت
کرنے والا نہ رہیگا سو حضرت جبرئیل نے آپ سے کہا کہ ایک مٹھی خاک لو آپنے ایک مٹھی
خاک کافرون کے منہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھون اور منہ اور نتھنون مین پہونچی
سو اونھون نے پشت دی اور بھاگے اور آپ نے اپنے اصحاب کو حملے کا حکم دیا اور کفار
کو سواے ہزیمت کے اور کچھ نہ سوجھا سو اللہ تعالے نے قتل کیے سرداران قریش
مین سے جسقدر قتل کیے اور اسیر کیے جتنے اسیر کیے اور اسی قصے مین اوتری یہ آیت

معجزہ ۱۸۶

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت الآية انتهى اور طبرانی اور
ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے بھی کنکریاں پھینک مارنا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا غزوہ بدر میں اور شکست پانا کافروں کا بسبب اوس کے روایت کیا ہے اور
غزوہ حنین میں بھی یہ معجزہ واقع ہوا چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عباس سے روایت ہے
کہ جنگ حنین میں جب لڑائی خوب گرم ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں لیکر
کافروں کے مونہوں پر پھینک دیں اور فرمایا بھاگ گئے قسم ہے رب محمد کی سو قسم خدا کی
کنکریاں پھینکتے ہی تیزی اون کی کند ہو گئی اور صورت شکست اونپر نمودہ ہوئی اور سلمہ
بن اکوع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر خاک اون کے
مونہہ کی طرف پھینکی اور فرمایا برے ہوئے مونہہ اور ہر ادن سب دشمنوں کی
آنکھوں میں خاک اوس مٹھی بھر خاک سے بھر گئی کہ وہ سب آنکھیں ملتے ہوئے بھاگ گئے

معجزہ ۱۸۸ صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھا کرتا تھا سو وہ مرتد ہو کے مشرکین میں جا ملا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق میں فرمایا کہ زمین اوسے قبول نکرے گی حضرت انس
کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نے مجھسے کہا کہ میں اوس زمین پہونچا جہاں وہ شخص مرا تھا سو میں نے
اوسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مردہ قبر سے باہر کیوں ہے لوگوں نے
کہا کہ ہمنے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نکیا ہر بار اسے نکال کر پھینک دیتی ہے

معجزہ ۱۸۹ بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی بات بناکر میری طرف سے کہدیوے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
میں ٹھہرا لے اور آپ نے ایک شخص کو بھیجا تھا اوسنے جھوٹی باتیں آپ کی طرف سے کہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے ... اسامہ بن زید ... صحابی جلیل القدر ... وفات پائی ... ابو طلحہ صحابی انصاری جلیل القدر بدری ... رحمہ اللہ تعالے

آپ نے اوسپر بددعا کی پھر لوگون نے بعد موت اوسکے دیکھا کہ پیٹ اوسکا پھٹ گیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا یعنے زمین مین اوسے دفن کیا تھا سو زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا

معجزہ ۱۹۰ بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلم بن جثامہ کے حق مین بددعا کی سو جب وہ مرگیا تو زمین نے اوسے قبول نکیا کئی بار اوسے دفن کیا زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا یہانتک کہ دو کراڑون کے درمیان مین اوسے ڈال دیا اور اوسپر پتھر چن دیئے ف محلم بن جثامہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا تھا عامر بن اضبط کی طرف سو عامر بن اضبط نے آکر اوس لشکر سے ملاقات کی اور اوسے سلام علیک کی محلم نے بڑھکر اوسے قتل کیا اور اوسکا اسباب لے لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تب آپ نے فرمایا اللھم لا تغفر لمحلم یا اللہ تو محلم کو مت بخش پھر محلم مرگیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ زمین نے تو محلم سے بدتر لوگون کو قبول کرلیا ہے مگر خدا تعالی کو منظور ہوا کہ تمہین عبرت ہو اسواسطے زمین محلم کو قبول نہین کرتی

فصل دوم معجزات متعلقہ آب

معجزہ ۱۹۱ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اوس سے آپ نے وضو کیا سو لوگون نے آپکے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر مین نہ پینے کے لیے پانی ہے نہ وضو کے لیے مگر اوسی قدر کہ آپکے اس لوٹے مین ہے پس آپنے اپنے دست مبارک کو لوٹے مین رکھا اور پانی آپکی انگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا

آدمیون نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اونھون نے
کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کرجاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے ف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
بھی یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ اون کے عصا مارنے سے پتھر مین سے چشمے جاری ہوگئے تھے
اوسکی نسبت یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ہے اسواسطے کہ پتھر ایسی چیز ہے کہ اوس مین
سے پانی نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ یعنے بعضے
پتھر ایسے ہین کہ اونمین سے نہرین جاری ہوتی ہین وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
مِنْهُ الْمَاءُ یعنے اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہین اور اونمین سے پانی نکلتا ہے
بخلاف گوشت و پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہے

معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ
مین ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیبیہ اک کنوا ہے اوسکا پانی ہم سب
لوگون نے کھینچ لیا اوسمین ایک قطرہ باقی نرہا یہ خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی
آپ اوس کنوے پر تشریف لے گئے اور اوسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن مین پانی منگوا کر
وضو کیا اور بعد اوسکے کلی کی اور دعا کی اور اوس پانی کو کنوے مین ڈال دیا اور فرمایا کہ ایک
ساعت اسے چھوڑ دو سو اوس کنوے مین اتنا پانی ہوگیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور چارپائے
اوس سے سیراب ہوکے پیتے رہے کوچ کے دن تک ف پہلی حدیث مین جابرؓ نے حدیبیہ مین
پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اس حدیث مین براء بن عازبؓ نے چودہ سو آدمی بیان کیے سو
اون دونون بیانون مین مخالفت نہین ہے آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے
کم اس سبب سے حضرت جابرؓ نے پندرہ سو کہے اور حضرت براءؓ نے چودہ سو اونکا بیان
بطور تخمین کے تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین بیس دن رہے تھے

معجزہ ۱۹۳ صحیحین مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر مین لوگون نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اوتر پڑے اور حضرت علیؓ اور ایک

اور شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ وہ گئے اور انھین ایک عورت ملی کہ اونٹ کے پاس دو بڑی مشک پانی بھرا ہوا سو اوسے مع پانی کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور ان دونون مشکون کے منہ کھول کر اوس برتن مین پانی ڈالا اور لوگون کو پکار دیا کہ پانی پیو عمران کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمیون نے پانی پیا جبکہ پیاسے تھے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور جتنی مشکین اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب کو بھر لیا اور جنبی کو نہلایا اور عورت کی دونون مشکین ایسی تھین کہ گویا ان سے پانی نکلا ہی نہ تھا بلکہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی تھین

معجزہ ۱۹۴ صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ زوراء مین کہ ایک جگہ قریب مدینہ کے ہے تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے پاس لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا اور آپ کی انگلیون سے پانی چشمے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگون نے وضو کر لیا تین سو آدمی یا قریب تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لیے سمجھتے ہو اور ابن مسعود نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے سو پانی کم رہ گیا آپ نے فرمایا کہ کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین ڈالا اور فرمایا کہ آؤ پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود کہتے ہین کہ بالتحقیق مینے دیکھا کہ پانی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیون سے جوش مارتا تھا اور تحقیق ہم سنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت ف اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہین ایک تو پانی کا آپکی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانے کی تسبیح سننا

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین لوگون سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور کل تمہین پانی ملیگا انشاء اللہ تعالے سو لوگ چلتے ہوئے چلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہو کر اوتر پڑے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا
خیال رکھو یعنے سب مت سو جاؤ کہ نماز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے کہ آپکی پشت مبارک پہ دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپنے حکم دیا
کہ سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہو کر چلے یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اوترے اور
ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اوسمین تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپنے منگوا کر اوس سے وضو
فرمایا اور بہت سیانی وضو کیا یعنے پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اوس لوٹے مین بچ رہا آپ نے
مجھسے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اسکا ایک حال ہوگا بعد اوسکے بلال رضنے
اذان کہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت کی پڑھکر قضا سے فرض فجر پڑھی
یعنے بجماعت اور آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ سوار ہوے جب دن زیادہ
چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگون نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ گھبراؤ
مت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اوس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابو قتادہ رض نے پلانا
شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپنے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب
سیراب ہو جاؤ گے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور مین پانی پلاتا جاتا تھا
یہانتک کہ سب لوگون نے پیا اور سیراب ہو گئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے کوئی باقی نرہا آپنے میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو مینے کہا کہ آپ پہلے پیجئے جب
مین پیونگا آپنے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے سو مینے پیا اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیون نے خوب سیراب ہو کر پیا

معجزہ ۱۹۷ بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہ ایک سفر جہاد مین لوگون
کو پیاس کی تکلیف پہونچی حضرت عمر رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی
کہ جناب الٰہی مین واسطے پانی کے دعا فرمائین آپنے دعا کی اوسیوقت ابر آیا اور اتنا برسا
کہ لوگون کی حاجت پوری ہو گئی ف بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ ۶ وقتہ بدر مین

واقع ہوا اور سورہ انفال مین آیۂ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ اسی کیطرف اشارہ ہے

معجزہ ۱۹۸ بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوے مین ڈال دیا سو اوس کنوے مین اس کثرت سے پانی ہو گیا کہ کبھی کم نہوا

معجزہ ۱۹۹ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آب دہن سبارک انس بن مالک کے گھر کے کنوے مین ڈالا اوس کنوے کا پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ سارے مدینہ مین اوس سے میٹھا پانی نہ تھا

معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لاے آپنے اوسمین کلی ڈالدی کر اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی

معجزہ ۲۰۱ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشہ راہ کے لیے ایک مشک پانی منہ بند کرکے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اوترے دیکھا کہ اوس مشک مین دودھ تھا اور اوسکے منہ مین مکھن تھا

معجزہ ۲۰۲ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہان کے لوگون نے حضرت عمرو بن العاص رضہ سے کہ وہان کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رود نیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس مہینے کی بارھوین تاریخ ہوتی ہے ہم لوگ ایک لڑکی کنواری اوسکے مان باپ کو راضی کرکے لیتے ہین اور اوسکو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رود نیل مین ڈال دیتے ہین تب یہ جاری ہوتا ہے اور بغیر اس بات کے ہرگز جاری نہین ہوتا حضرت عمرو بن العاص رضہ نے کہا کہ یہ بات اسلام مین کبھی ہونے نہ پاوے گی اور اسلام اگلی سب بُری رسمون کو دفع کر دیتا ہے تین مہینے تک رود نیل مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگونکا اوسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑکر کہین اور چلے جائین عمرو بن العاص رضہ نے یہ سب حال حضرت عمر رضہ کو لکھا حضرت عمر نے جواب مین لکھا کہ تمنے بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل نکیا اور سچ واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہے اور اوس خط مین ایک رقعہ ملفوف کر دیا اور لکھا کہ تم اس رقعے کو رود نیل مین

معجزہ ۱۹۸ ان ۱۲ — معجزہ ۱۹۹ ان ۱۲ — معجزہ ۲۰۰ ان ۱۵ — معجزہ ۲۰۱ ان ۱۶ — معجزہ ۲۰۲ ان ۱۴

ڈال دیجیو جب خط عمرو بن العاصؓ کے پاس پہونچا اونھون نے رقعے کو کھولا اور دیکھا اوسمین مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہے از جانب بندۂ خدا عمر امیر مسلمانون کے بجانب نیل مصر کے بعد ازین یہ بات ہے کہ اے رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہے تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدائے واحد قہار سے جاری ہوتا ہے تو ہم اوسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہین کہ تجھے جاری کرے حضرت عمرو بن العاصؓ نے اوس رقعے کو رود نیل مین ڈالدیا اور اوسی رات مین رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات مین زیادہ ہوگیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہو گئی

فصل سوم معجزات متعلقہ باتش

معجزہ ۳۰۳ صحیحین مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ ایام غزوۂ خندق مین ہم خندق کھود رہے تھے ایک پتھر سخت اوس خندق مین نکلا کہ وہ ٹوٹ نسکا لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ خندق مین ایک ایسا پتھر سخت آگیا ہے کہ ٹوٹ نہین سکتا آپنے فرمایا کہ مین اوترونگا اور آپ اوٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک کے پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگون نے کچھ چکھا تھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ مین لیا اور اوس پتھر پہ مارا وہ پتھر مثل تودۂ ریگ نرم ہوکر پاش پاش ہوگیا بعد اوسکے مین اپنے گھر مین آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک مین دیکھا اونھون نے ایک صاع جو نکالے اور ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو مینے ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی مین چڑھایا اور مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مینے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہے سو آپ مع چند آدمیون کے تشریف لے چلیے آپ نے چلا کر فرمایا کہ اے اہل خندق جابرؓ نے تمھاری دعوت کی ہے تم جلدی چلو بعد اوسکے مجھسے ارشاد فرمایا کہ ہانڈی کو مت اوتاریو اور آٹے کو مت پکائیو جبتک مین نہ آؤن بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور آپ دہن مبارک کو ندھے ہوئے

آٹے مین اور ہانڈی مین ڈالا اور دعاے برکت کی اور آپ نے فرمایا کہ ایک پکانے والی اور پکاوے
اور پیالے نکال نکال کے ہانڈی مین سے دو اور مت چولھے پر سے اوتارو نہین جابر کہتے ہین کہ ہزار
آدمی تھے قسم ہے خدا کی سبھون نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مین رہی اور آٹا اوتنا
ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی **ف** اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے
مذکور ہوے ایک عالم جماد مین کہ پتھر سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودہ ریگ ہوگیا دوسرا
برکت طعام کا کہ ہزار آدمیون نے پونے تین سیر جو کی روٹیان اور ایک بزغالے کے گوشت
سے سیر ہوکر کھالیا اور وہ کھانا اوتنا ہی باقی رہا اور اوسمین تصرف آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا عالم آتش مین بھی ثابت ہوا آگ ہانڈی کے شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کرسکی
معجزہ ۲۰۴ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا
ہے کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز مین متصل
مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور گلا دیتی تھی سو وہ ایک
پتھر پر پہونچی کہ آدھا داخل حرم مدینہ تھا اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اوسکو
جلا دیا اور جو نصف داخل پر پہونچی بجھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ ایک مرحلے پر مدینہ
طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حال آنکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی اور ملک مین کے ایک قریے پر
جا پہونچی سو اوسے جلا دیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ مین سے نسیم باردہی آتی تھی انتہی
ف مفصل قصہ اس آگ کا معجزات عالم معانی مین مذکور ہوچکا ہے **ف** نسیم الریاض مین ہے
کہ ہدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موہاے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین
سے تھے اونھون نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویون سے محبت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا لیجا کے
اون بالون کو بطور ہدیے کے گذرانا اوسنے اونکی بہت تعظیم کی اور خدمتگذاری کی بعد
ایک مدت کے پھر وہ علوی اوس امیر پاس گئے اوسنے منھ ترش کرلیا اور اونکی طرف کچھ التفات
نکیا اونھون نے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مینے سنا ہے کہ جو بال تم لاے تھے اونکی کچھ اصل

نہیں ہوا انھوں نے کہا کہ اون بالون کو سنگواسیئے جب وہ بال آسے انھون نے آگ منگوائی اور چند بال کہ ٹہنی ہوئی آگ مین ڈال دیے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہو گئے تب اوس امیر نے اون علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اونکی نذر کیا ف ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولانا روم مین مرقوم ہے یہان بعینہ اشعار متبرکہ اونکے نقل کیے جاتے ہین ابیات

از انس فرزند مالک آمدست · کہ بمہمانی او شخصے شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام · دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ · اندر افگن در تنورش یکدمہ
در تنور پر ز آتش در فگند · آن زمان دستار خوان را ہوشمند
جملہ مہمانان دران حیران شدند · انتظار دود کاندر وے بودند
بعد یکساعت بر آورد از تنور · پاک و اسفید و ازان اوساخ دور
قوم گفتند اے صحابی عزیز · چون نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکہ مصطفے دست و دہان · بس بمالید اندرین دستار خوان
اے دل ترسندہ از نار و عذاب · باچنان دست و لبے کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد · جان عاشق را چہا خواہد کشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ ہوا

معجزہ ۲۰۵ صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ایکبار قحط ہوا سو ایکبار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکون مرتے ہین آپ مینھ کے واسطے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتھ اوٹھاے اور اوسوقت آسمان پر کوئی ٹکڑا بھی ابر کا نہ تھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہین پاے تھے کہ ابر مانند پہاڑون کے ہر طرف سے گھر آیا اور آپ منبر سے اوترنے نہین پاے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینھ کے گرنے لگے اور دس دن

دوسرے جمعہ تک مینھ برسا پھر جمعہ کے دن اوسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہوکر
عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمائیے کہ مینھ تھم جاوے آپ نے
دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کی طرف
آپ نے اشارہ کیا ادھر ہی کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہوگیا اور گرد مدینے
کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینھ کی بیان کرتے تھے **ف** اس حدیث
مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک عالم آب مین کہ آپکی
دعا سے پانی برسنا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو مین کہ جدھر آپ نے
اشارہ کیا ادھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل مین لکھا گیا

معجزہ ۳۰۷ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ
جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا
اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئین تم پر فوجین یعنی قریش اور غطفان
اور یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آئے تھے سو بھیجی ہم نے اون پر ہوا
پروا ٹھنڈی کہ خوب کڑاکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے اونکو نہایت عاجز اور تنگ کیا
غبار سے بھرا اون کے منھون پر ڈالا اور آگ اونکی بجھادی اور ہانڈیان اونکی اولٹ دین
اور میخین اونکی اوکھاڑ دین کہ خیمے اونکے گر پڑے اور گھوڑے اونکے کھل کر آپس مین لڑنے
لگے اور بھیجی ہم نے اور ایسے لشکر کہ اونکو تم نے نہین دیکھا یعنی فرشتون کو کہ اونھون
نے اون کافرون کے دلون مین رعب ڈالا اور ایسی دہشت اون کے دلون مین ڈالی کہ وہان
سے بھاگ گئے اور ہے اللہ جو تم کرتے ہو اوسکو دیکھتا **ف** یہ معجزہ غزوہ احزاب مین واقع ہوا
کہ اوسے غزوہ خندق بھی کہتے ہین کہ قوات قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لیکر مدینہ
منورہ پر چڑھ آئے تھے آپ نے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور
قریب ایک مہینے کے لشکر کفار وہان ٹھہرا رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خدا تعالی نے

پروائی ہوا ایسی سخت بھیجی کہ وہ سب کمال تکلیف و حیرانی سے پریشان ہوکر بھاگ گئے طلیحہ بن خویلد اسدی نے ہوا کے صدمات کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہے ٹھہرنا یہان صلاح نہین یہان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنے میری مدد ہوئی پروائی ہوا سے کہ اوسنے کافرون کو غزوۂ احزاب مین بھگا دیا اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنے یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ ہود کے ظاہر ہوا جسطرح اللہ تعالے نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسیطرح آپکے مخالفین کو ہوا سے پریشان کر دیا

معجزہ ۲۰۷ بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے ایک لشکر بھیجا تھا اور اوسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایکبار حضرت عمر رض خطبے مین چلانے لگے کہ اے ساریہ پہاڑ کو لے بعد اوسکے ایک آدمی اوس لشکر مین سے آیا اور اوسنے کہا کہ یا امیر المومنین رض ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمین بھگا دیا یکبارگی ہمنے ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے ہم سبنے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کرکے لڑائی کی خدا تعالے نے دشمنون کو شکست دی ف یہ کرامت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ لشکر کا حال اوسوقت اونپر منکشف ہوا اور اونکی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہونچا دیا چونکہ کرامت ولی کی معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور یہ کرامت کتب احادیث مین مذکور ہے لہذا معجزات مین لکھی گئی

باب ساتوان بیان معجزات عالم جمادات مین

معجزہ ۲۰۸ ترمذی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلے اور مین بھی آپکے ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم ف یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات مین اور بھی عالم نباتات مین ہوا کہ پہاڑون نے اور درختون نے آپکو سلام کیا

معجزہ ۲۰۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابوذر رض سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے اوقات خلوت سے خیال کرکے جا پہونچا تھا ایکدن آپ کو اکیلا پایا مینے خلوت کو غنیمت
جان کے آپ کے حضور مین جا بیٹھا پھر ابوبکر صدیق رض آئے اور سلام کرکے آپ کے داہنی طرف بیٹھ
گئے بعد اوسکے حضرت عمر رض آئے اور سلام کرکے حضرت ابوبکر رض کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر
حضرت عثمان رض آئے اور سلام کرکے حضرت عمر رض کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپ نے اوٹھا کر کف مبارک مین رکھین وے
کنکریان تسبیح خدا کی کرنے لگین اور اون کی آواز سب نے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہے
پھر اون کنکریون کو آپنے رکھدیا وہ چپ ہوگئین بعد اوسکے اوٹھا کر حضرت ابوبکر رض کے
ہتھیلی پر رکھدین پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل شہد کی مکھی کے سنی گئی بعد اوسکے
حضرت ابوبکر صدیق رض نے رکھدین وہ چپ ہورہین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو
لیکے حضرت عمر رض کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین ایسی آواز سنی گئی گویا شہد کی
مکھی بولتی ہے پھر حضرت عمر رض نے اونھین رکھدیا اور وہ کنکریان چپ ہورہین پھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین اوٹھا کر حضرت عثمان رض کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین
اور اونکی آواز مثل آواز مکھی شہد کے سنی گئی پھر حضرت عثمان رض نے اونھین رکھدیا اور وہ
چپ ہورہین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہے انتہی حافظ
ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ مین انس رض سے روایت کی ہے اور اتنا اور زیادہ
لکھا ہے کہ پھر اون کنکریون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مین سے ہر ایک کے ہاتھ
مین رکھا کسی کے ہاتھ مین اونھون نے تسبیح نکی ف بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ اوسوقت
حضرت علی رض حاضر نتھے ورنہ کنکریان اونکے ہاتھ مین بھی تسبیح کرتین اسواسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے

معجزہ ۲۱۰ مسلم نے جابر رض بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکے مین مجکو سلام کیا کرتا تھا انتہی

بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے کہ اب تک
مکے مین موجود ہے اوس کوچے مین جسکو زقاق المرفق کہتے ہین اور اوسمین اثر مرفق شریف کا ہے اور لوگ
اوسکی زیارت کرتے ہین ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات مکے مین قدیم سے بزرگون سے متواتر ہے

معجزہ ۲۱۱ بیہقی نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس رض سے کہا کہ کل تم اور تمھاری اولاد مکان سے کہین مت جائیو جبتک
مین نہ آؤن کہ مجھے تم سے کچھ کام ہے سو وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ
تشریف لائے اور خیر و عافیت پوچھی اونھون نے کہا کہ خیریت ہے بعد اسکے آپ نے فرمایا
کہ متصل ہو جاؤ سب متصل ہو گئے پھر آپ نے اون سب کو ایک کپڑے سے اوڑھا لیا اور
دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہین باپ کے برابر اور یہ اونکی اولاد جسطرح مینے انھین اس
کپڑے سے اوڑھا رکھا ہے تو اونھین آتش دوزخ سے محفوظ رکھ سو اوس مکان کی چھت
اور دیوارون نے آمین آمین کہا ف ابو نعیم نے بھی دلائل النبوۃ مین یہ حدیث روایت
کی ہے اور اوسمین لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت عباس رض کے ساتھ اونکی اولاد مین سات شخص
تھے فضل عبد اللہ عبید اللہ عبد الرحمن قثم معبد چھ بیٹے اور ام حبیبہ ایک بیٹی

معجزہ ۲۱۲ صحیحین مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور بزار اور طبرانی اور ابو یعلی نے
جابر اور ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ بت گرد خانہ کعبہ کے
رکھے تھے اور اون کے پاؤن سیسے سے سخت مضبوط جما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سال فتح مکہ مین مسجد حرام مین داخل ہوئے آپ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے

کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین خزرج مین سے کذا فی منتہی الارب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے ... قثم بضم قاف و فتح ثا

آپ نے اون بتونکو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ سو جس
بت کے منھ کیطرف آپ نے اوس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہو کے گر پڑا اور جسکی پشت کیطرف آپ نے
لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہو کے گر پڑا یہانتک کہ کوئی اون بتون سے باقی نرہا

باب آٹھوان بیان معجزات عالم نباتات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ باشجار فصل دوم معجزات متعلقہ بپھلہا
نیز غلہ اور دیگر اشیائے خوردنی فصل سوم معجزات متعلقہ بثمار یعنی طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ باشجار

معجزہ ۲۱۳ صحیح مسلم مین حضرت جابر رضہ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایک
منزل مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہانتک کہ ایک چوڑی میدان مین
اوترے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ کو تشریف لے گئے سو وہان کوئی چیز جسکی آڑ مین
قضائے حاجت کرین نپائی اور دو درخت نظر آئے اوس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ میری اطاعت کر
بحکم خدا کہ وہ درخت آپکے ساتھ ہو لیا جسطرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے
کے ساتھ ہو لیتا ہے بعد اوسکے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اوسکی
بھی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھ ہو لیا پھر اون دونوکو
اوس جگہہ پر ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا درمیان اون دونون درختون کے تھا اور
فرمایا کہ دونون مل جاو بحکم خدا تعالے سو وہ دونون درخت مل گئے جابر رضہ کہتے ہین
کہ مین بیٹھا کچھ دلمین خیالات کرتا تھا اور اودھر سے میری نگاہ علیحدہ ہو گئی پھر مینے دیکھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہین اور وہ دونون درخت علیحدہ ہو کر اپنی جگہہ جا کھڑے ہوے

معجزہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو گواہی

دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اور کوئی اوسکا شریک نہیں اور محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا
ہے اوسنے کہا اس بات پر تمھارا گواہ کون ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا
اور اوس درخت کو آپنے بلایا اور وہ اوس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکے
آپکے سامنے کھڑا ہوا آپنے اوس سے تین بار گواہی چاہی اوسنے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے
ہیں پھر اپنی جگہہ کو چلا گیا ف سلم بفتحتین ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خاردار

معجزہ ۲۱۵

ترمذی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں آپنے فرمایا کہ اگر میں بلاؤں
اس خوشے کو اس درخت خرما میں سے تو یہ گواہی دیگا کہ میں رسول خدا ہوں پھر آپنے اوس خوشے کو
بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہانتک کہ آپکے پاس گرا اور اوسنے آپکی پیغمبری کی گواہی دی
پھر آپنے اوس سے فرمایا پھر جا وہ اپنی جگہہ پر پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

معجزہ ۲۱۶

بزار نے بریدہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ تو اس درخت سے جا کے کہہ کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم تجھے بلاتے ہیں اوس اعرابی نے جا کے کہا سو اوس درخت نے اپنے دہنے بائیں اور
آگے اور پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چھپٹا ہوا آپکے
سامنے آکے کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعرابی نے کہا کہ
آپ اسے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہہ پر چلا جاوے آپنے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑیں
اوسکی پھر زمین میں گھس گئیں اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی مسلمان ہو گیا اور اوسنے
کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپکو سجدہ کروں آپنے فرمایا کہ
اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

[illegible]

پھر اوسنے کہا کہ اگر اجازت دیجیے تو مین آپکے ہاتھ اور پاؤن چومون آپنے اجازت دی اور
اوسنے ہاتھ اور پاؤن مبارک آپکے چومے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے
واسطے ہاتھ پاؤن چومنا جائز ہے اگر براہ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار مین لکھا ہے

معجزہ ۲۱۷ ان بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زید رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ایک سفر جہاد مین فرمایا کہ کہین قضاے حاجت کے لیے جگہ ہے مینے
عرض کیا کہ اس میدان مین آدمیون کی کثرت سے کہین ٹھکانا نہین ہے آپنے فرمایا کہ دیکھو کہین درخت
یا پتھر ہین مینے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہین آپنے فرمایا کہ جاکے اون درختون
سے کہہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھین حکم کرتے ہین کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھرون سے بھی
اسی طرح کہو سو مینے جاکے کہا سو خدا کی قسم مینے دیکھا اون درختون کو کہ قریب ہوکے ایک
جگہ ہو گئے اور پتھر مل کے مثل دیوار کے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اونکے بیٹھکر
قضاے حاجت کی جب آپ فارغ ہوے تو مجھسے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ علیحدہ ہو جاوین
سو مینے کہدیا سو قسم خدا کی دیکھا مینے اون پتھروں اور درختون کو جدا ہوکے اپنی اپنی جگہہ پہ ہو گئے

معجزہ ۲۱۸ ان امام احمد اور بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا مین ایک سفر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضاے حاجت کی ہوئی آپنے چھوہارے کے
دو چھوٹے درختونکو حکم کیا وہ دونون ملگئے آپنے قضاے حاجت اونکی آڑ مین بیٹھکر کی

معجزہ ۲۱۹ ان صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ جب جن آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی
دیتا ہے کہ آپ رسول خدا ہین آپنے فرمایا کہ یہ درخت بعد اسکے آپنے اوس درخت کو بلایا اور درخت
چلا آیا سو وہ درخت اپنی جڑونکو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آکر اوسنے گواہی دی آپ کی رسالت کی

معجزہ ۲۲۰ ان بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رکانہ پہلوان نے

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے ایک درخت سمرہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا
کہ ادھر آ بحکم خدا وہ درخت آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوا بعد اوسکے آپ نے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت
پھر گیا اور قصہ مفصل اسکا اسطرح پر ہے کہ رکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش میں سے
اور وہ ایک جنگل میں بکریاں چُگاتا تھا ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانے سے
نکلکر اوسی جنگل کیطرف تشریف لے گئے رکانہ ملا اور وہاں کوئی نتھا سو اوسنے آپ سے کہا
ہمارے معبودوں کو گالیاں دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے
تمھارے قرابت نہوتی تو میں آج تمھیں مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تمکو آج مجھ سے
بچاوے اور میں تمسے ایک بات چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا
مانگو اور میں اپنے لات وعزے سے دعا مانگوں اگر تم مجھ پر غالب آجاؤ تو میری ان بکریوں
میں سے دس بکریاں پسند کرکے لو آپ اوس سے کشتی لڑے اور غالب آئے اوسنے کہا کہ تمنے تو
مجھے نہیں پچھاڑا مگر تمھارا خدا غالب آگیا اور لات وعزے نے میری مدد نکی اور میرا پہلو آج تک
زمین پر کسی نے نہیں لگایا لیکن ایکبار اور کشتی لڑو اگر اب کی بار پچھاڑ دوگے تو دس بکریاں اور
دونگا آپ پھر اوس سے کشتی لڑے اور پھر اوسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور پھر
آپ اوس سے کشتی لڑے پھر اوسے تیسری بار بھی پچھاڑا تب اوسنے کہا کہ میری بکریوں میں
سے تیس بکری آپ پسند کر لیجیے آپ نے فرمایا کہ میں بکریاں نہ لونگا لیکن میں تجھے اسلام کیطرف
دعوت کرتا ہوں تو مسلمان ہوجا تو دوزخ سے نجات پاوے گا اوسنے کہا اگر کوئی معجزہ
مجھے دکھاؤ تو البتہ میں مسلمان ہوجاؤں تب آپ نے ایک سمرہ کے درخت کو کہ متصل آپ کے
تھا فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ چر کر دو ہوگیا اور ایک اوسمیں سے نکل آپکے اور رکانہ کے
درمیان میں آکھڑا ہوا اور رکانہ نے کہا کہ واقعی معجزہ تو آپ نے بڑا دکھایا اسے حکم کیجیے
کہ پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جاوے تو تُو مسلمان ہوجاوے گا
اوسنے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا درخت سے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اوسکے دونوں ٹکڑے ملکر

ایک ہوگئے پھر آپنے رکانہ سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ اوسنے کہا کہ مین اگر مسلمان ہو جاؤن اور تم تین
... گی کہ رکانہ تب کہا کہ مسلمان ہوگیا بعد اسکے رکانہ سال فتح مکہ مین مسلمان ہوگیا

فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخہاے منفصلہ و دیگر اشیاء چوبی

معجزہ ۱۴۴۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین عکاشہ کو ایک شاخ لکڑی کی دی پس وہ اون کے ہاتھ مین تلوار ہو گئی یعنی سفید براق کہ اوس سے عکاشہ نے ... قتال کیا پھر وہ ہمیشہ اون کے پاس رہی اور لڑائیون مین اوس سے قتال کرتے تھے یہانتک کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین قتال اہل ردت مین شہید ہوے اور اوس تلوار کا نام عون ... تھا

معجزہ ۱۴۴۴ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد مین ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اون کے ہاتھ مین دیدی وہ تلوار ہو گئی ف ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار پاس عبد اللہ بن جحش کے رہی اور بعد اون کی موت کے اون کے ترکے مین سے دو سو دینار کو بکی

معجزہ ۱۴۴۵ امام احمد نے ابو سعید خدری رضی سے روایت کی ہے کہ ایکبار قتادہ بن نعمان رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور ابر تھا اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک شاخ درخت دی اور کہا کہ یہ ایسی روشن ہو جاے گی کہ دس آدمی تمھارے آگے اور دس آدمی تمھارے پیچھے اسکی روشنی مین چل سکین اور جب تم گھر پہونچو گے ایک کالی چیز دیکھو گے اوسے مار کے نکال دیجیو قتادہ رض وہان سے چلے اور وہ شاخ روشن ہو گئی یہانتک کہ گھر پہونچے اور کالی چیز

دیکھا اور اوسنے اوسکو نکال دیا ف وہ کالی چیز شیاطین مین سے کوئی شیطان تھا کہ اوسوقت
وہان موجود ہوا تھا بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قتادہ رضے اللہ عنہ نے اوسے نکال دیا

معجزہ ۲۲۴ صحیح بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے کے
وقت ایک ستون مسجد پر کہ کھجور کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون کھجور کے کا جیسا اسکے
اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جاے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اوترے
اور اوس ستون کو اپنے بدن مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون ہچکیان لینے لگا جسطرح سے
وہ لڑکا جو رونے سے چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہی یہانتک کہ تھم گیا آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ
ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا ف یہ معجزہ آپکا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہی
اور ہر زمانے مین جماعت کثیر اسکی روایت کرتے رہے ہین یہانتک کے علامہ تاج الدین سبکی نے
لکھا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہی اور قاضی عیاض نے بھی
اسیطرح لکھا ہی ف حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے روتے اور کہتے
کہ اے بندگان خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق مین
روئے اور نالہ کرے تمہین اوس سے زیادہ مشتاق لقاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے

معجزہ ۲۲۵ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کی ہی
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
یعنے اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچاننی چاہیے بعد اوسکے آپنے
فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ یعنے مین
جبار ہون مین جبار ہون اور مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کے سنتے ہی
منبر خوب تھرتھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہین آپ منبر پر سے گر نہ پڑین
ف منبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

عالم نباتات میں ہوا کہ جسم بیان آپکا کلام سمجھکر خدا کی عظمت اور خوف سے تھر تھرانے لگا

معجزہ ۳۳۶ بخاری میں انس رض سے روایت ہی کہ اُسید بن حضیر اور عبّاد بن بشر ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونوں کے ہاتھ مین ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہو گئی سو وہ دونوں اوسکی روشنی مین چلے جب راہ دونوں کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہو گئی سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونوں صاحب اپنے اپنے گھر پہنچ گئے

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

معجزہ ۳۳۷ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ میرے والد جب مرے قرضدار رہے مینے قرضخواہون سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان مین حاصل ہوے تھے قرض مین لے لین اونھون نے نمانا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہی کہ میرے والد جنگ احد مین شہید ہوے اور بہت سا قرض چھوڑا سو مین چاہتا ہون کہ آپ تشریف لیچلین تاکہ آپکو دیکھکر قرضخواہ شاید کچھ رعایت کرین آپ نے فرمایا کہ چلو جا کے ہر قسم کے چھوہارون کو علحدہ علحدہ خرمن کرو مینے ویسا ہی کیا اور آپکو بلایا جب قرضخواہون نے آپ کو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھکر بڑے خرمن کے گرد تین بار گھومے پھر اوسکے اوپر بیٹھکر فرمایا کہ اپنے قرضخواہون کو بلا اور اوسی خرمن مین سے پیمانہ بھرنا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہو گیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمنون کے چھوہارے صرف ہو جاوین اور ایک چھوہارا میری بہنون کے لیے نہ بچے اور قرض ادا ہو جاوے

سوا اللہ تعالے نے سب تر من بچا دیے یہانتک کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اوسمین سے سب
قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا بھی اوسمین سے کم نہ ہوا

معجزہ ۲۲۸ ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین تھوڑے چھوہارے لایا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ان چھوہارون کے لیے دعاے برکت کیجیے آپ نے اون چھوہارون کو اکٹھا کرکے اونمین دعاے
برکت کی اور مجھ سے فرمایا کہ انھین لیکے اپنے توشہ دان مین ڈال رکھو جب تمہارا جی چاہے
اوسمین سے ہاتھ ڈال کر نکال لیجیو مگر اوسے جھاڑیو مت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ اون چھوہارون
مین ایسی برکت ہوئی کہ مینے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ خرچ کیے اور ہمیشہ اوسمین سے
ہم کھاتے اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر مین لگا رہتا تھا یہانتک
کہ روز شہادت حضرت عثمانؓ کے میری کمر مین سے کٹ کے کہین گر پڑا اور جاتا رہا ف
سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہارون مین
کہ ہمیشہ توشہ دان مین حضرت ابوہریرہؓ کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ منون
چھوہارے اونمین سے اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور قریب تیس برس کے اونمین سے کھاتے اور
کھلاتے رہے ف شامت اعمال خلائق اکثر باعث زوال برکت ہوتی ہے فتنہ قتل حضرت
عثمانؓ کا کہ گناہ عظیم تھا اوسکی شامت سے ایک برکت دائمی کہ ابوہریرہؓ کو حاصل تھی
جاتی رہی ف ابوہریرہؓ سے اس توشہ دان کے گم ہو جانے مین ایک شعر منقول ہے شعر
لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِي فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ * فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّيْخِ عُثْمَانَ * یعنے لوگونکو
ایک رنج ہے اور مجھے آج دو رنج ہین ایک توشہ دان کھو جانیکا اور دوسرے حضرت عثمانؓ کے قتل ہو جانیکا

معجزہ ۲۲۹ ابوداود نے دکینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ چارسو سوارون کو قبیلہ احمس مین سے توشہ دیوین حضرت عمرؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جن سے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہین

چار صاع چھوہارے مین اون سے ان سبھون کا توشہ کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کہ جاو
تو سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اون چھوہارون سے اون سب چار سو آدمیونکو
توشہ بقدر کفایت دے دیا اور چھوہارے جتنے تھے اوتنے ہی باقی رہے

معجزہ ۲۳۰ صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین لوگون کو بھوکھ کی
تکلیف پہونچی یعنے توشہ کم تھا لوگ بھوکھے رہنے لگے تب حضرت عمر رضہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ جو کچھ توشہ لوگون کے پاس باقی رہا ہی اوسے آپ منگا کر دعاے
برکت فرماوین آپ نے ایک دسترخوان چرمی بچھوایا اور لوگون کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ بچا ہے
لے آوین لوگ اپنے اپنے پاس سے جو کچھ باقی رہا تھا لے آئے یہانتک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی
بھر جوار لے آئے اور بعضے ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ اوس دسترخوان
پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپ نے اوس پر دعاے برکت فرمائی اور لوگون سے کہا کہ اپنے اپنے برتن
بھر لو سب لوگون نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھایا اور
بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالے اور گواہی
دیتا ہون کہ مین بتحقیق رسول خدا کا ہون اور اس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہیگا بہشت مین جائیگا

معجزہ ۲۳۱ صحیحین مین انس رضہ سے روایت ہی کہ ابو طلحہ رضہ نے ام سلیم رضہ سے کہا کہ مینے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو بسبب بھوکھ کے ضعیف پایا ہی کچھ تمھارے پاس
کچھ ہی ام سلیم رضہ نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی مین لپیٹ کر مجھے دین کہ مینے
اونھین ہاتھون کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیان لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بھیجا آپ مسجد مین تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے مینے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمھین ابو طلحہ رضہ

[illegible]

نے بھیجا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ کھانا لیکر مینے کہا کہ ہان آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اوٹھو آپ چلے اور آپ کے ساتھ سب حاضرین بھی چلے مینے آگے بڑھکے ابوطلحہ رض کو خبر کی ابوطلحہ رض نے ام سلیم رض سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیے تشریف لاتے ہین اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہین ہے کہ سب کو کھلا سکین ام سلیم رض نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول دانا تر ہے پس ابوطلحہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ ابوطلحہ رض کے گھر مین آے اور ام سلیم رض سے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہے لے آو اونھون نے وہ روٹیان [illegible] لین آپ نے فرمایا کہ ان کے ٹکڑے کرڈالو پھر ام سلیم رض نے گھی کے برتن کو نچوڑکر اون ٹکڑون کو چپڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر کچھ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو آنے دو دس آدمی آے اور پیٹ بھر کھا کر اوٹھے پھر دس آدمی آپ نے اور بلاے اسیطرح سے دس دس آتے گئے اور پیٹ بھر کر کھاتے گئے سبھون نے پیٹ بھر کے کھالیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے

باب نوان بیان معجزات عالم حیوانات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے فصل سوم معجزات متعلقہ اون اشیاے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے

معجزہ ۲۳۲ صحیح بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ ایکبار اہل مدینہ کو خطرہ دشمن کا ہوا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رض کے ایک گھوڑے پر کہ سست رو اور تنگ قدم تھا سوار ہوکے چلے آے تب آپ نے فرمایا کہ تمھارے اس گھوڑے کو مینے دریا پایا بعد اسکے وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوس سے آگے نہین جا سکتا تھا ف سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت کے سوار ہونیکا ہوا کہ گھوڑا سست رفتار کم قدم آپکی سواری کی برکت سے نہایت تیز قدم تیز رفتار ہوگیا

معجزہ ۲۳۳ صحیحین مین جابر رض سے روایت ہے کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت

کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ سواری کا ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہین سکتا تھا آپ مجھسے ملے اور مجھسے فرمایا کہ تمھارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے مینے کہا کہ تھک گیا ہے آپ نے پیچھے سے اوس اونٹ کو ہانکا اور اوسکے لیے دعا کی پس یہ حال ہو گیا اوس اونٹ کا کہ سب اونٹون کے آگے چلتا تھا پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمھارے اونٹ کا مینے عرض کیا کہ اچھا حال ہے آپکی برکت اوسے پہونچی ہے آپنے فرمایا کہ چالیس درہم کو اوسے میرے ہاتھ بیچتے ہو مینے بیچ دیا اور مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت لے لی جب آپ مدینے مین پہونچے مین اونٹ کو لیکر حاضر ہوا آپنے مجھے اوسکی قیمت عنایت فرمائی اور وہ اونٹ بھی مجھے پھیر دیا

معجزہ ۳۴ شرح السنہ مین یعلی بن مرہ ثقفی رضہ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ مینے تین چیزین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چلے جاتے تھے ایک اونٹ آب کش پر گذرے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر اونٹ نے اپنے گلے مین کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہان ہے اونٹ کا مالک حاضر ہوا اوس سے آپنے کہا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اوسنے کہا کہ ہم اس اونٹ کو ویسے ہی آپکی نذر کرتے ہین مگر یہ اونٹ اون لوگونکا ہے جنکے سارے گھر کی معاش اسی سے ہے آپنے فرمایا کہ جب تمنے اس اونٹ کا یہ حال بیان کیا تو مین اسے نہین لیتا مگر اسنے مجھسے شکایت کی ہے اس بات کی کہ محنت اس سے زیادہ لی جاتی ہے اور دانہ چارہ اسے کم ملتا ہے سو تم اسے اچھی طرح سے رکھو یعلی رضہ کہتے ہین کہ پھر ہم چلے آپکے ساتھ یہانتک کہ ایک جگہ اوترے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے ہے ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا متصل آپ کے آیا یہانتک کہ آپ کو ڈھک لیا پھر اپنے مکان کو چلا گیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے مینے اوس درخت کا حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ اوس درخت نے خدا تعالے سے اجازت لی اس بات کی کہ رسول خدا پر سلام کرے اللہ تعالے نے اوسے اجازت دی سو وہ میرے سلام کو آیا تھا پھر ہم چلے

سو ایک ندی پر گذر ہوا وہان ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی جسے جنون تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نتھنے کو پکڑکر فرمایا نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہون پھر ہم لوگ چلے گئے جب اوس سفر سے پھرے اور پھر اوس ندی پر پہنچے اوس عورت سے آپنے اوسکے بیٹے کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو پیغمبر کرکے بھیجا اوس دن سے ہمنے اوس لڑکے مین کچھہ آثار مرض کے نہین دیکھے

معجزہ ۲۲۵ شرح السنہ مین حبیش بن خالد برادر ام معبد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کیے ہوے مکے سے مدینے کو جاتے تھے آپ اور ابو بکر صدیق رض اور حضرت ابو بکر کا غلام آزاد عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ لیثی کہ راہ بتانے کے لیے آپکے ساتھہ تھا ام معبد کے خیمے پر گذرے اور اوس سے گوشت اور چھوہارے چاہے تا کہ خرید کرین اوسکے پاس نہ ملے اور اون ایام مین وہان قحط تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری کو دیکھا آپنے پوچھا کہ یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا کہ بسبب لاغری کے اور بکریون کے ساتھہ چگنے نہین جا سکتی اس سبب سے یہان بندھی ہے آپنے فرمایا کہ اسکے کچھہ دودھ ہے اوسنے کہا کہ یہ اس قابل نہین رہی کہ اسکے دودھ ہو آپنے فرمایا کہ جو تم اجازت دو تو ہم اسے دوہین اوسنے کہا کہ اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو اسے دوہ لین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اوس بکری کے تھن پر ہاتھہ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اوس بکری کے باب مین دعا کی اوسنے پاؤن دوہنے کے لیے پھیلا دیے اور دودھ اوسکے تھنون مین بھر آیا اور اوسنے جگالی کرنی شروع کی پھر آپنے ایک بڑا برتن منگوایا جسمین آٹھہ نو آدمی سیراب ہو کے پی لیوین اور اوسمین دودھ دوہا اور دودھ سارا برتن بھر گیا پھر آپنے پہلے ام معبد کو دیا اوسنے خوب سیر ہو کے پیا پھر اپنے ہمراہیون کو آپ نے پلایا یہانتک کہ وہ بھی خوب جھک گئے پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا بعد اوسکے پھر دودھ کے آپ نے وہ برتن بھر دیا اور

۱ ... [illegible] ... مجازی ... القاموس ... ام معبد ... [illegible]
فتح ہا ... سے مسماۃ بہ ... ام حبیبہ کذا فی القاموس ... رحمہ اللہ تعالے

ام معبد پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہو گئی اور آپ نے وہان سے کوچ کیا
معجزہ ۲۳۶ان بیہقی نے خالد بن عبد العزی رض سے روایت کی ہے کہ اونھون نے ایک بکری
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو
اونکے کنبے کو کفایت نکرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی اونھین نہ پہونچتی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اوس بکری مین سے کھایا اور جو بچا اوسکو خالد کے ڈولمین کر دیا اور اوسکے واسطے دعا برکت کی
خالد نے آکر اوس ڈولمین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا
معجزہ ۲۳۷ان بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے خیبر کو گھیر لیا بعضے قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والون
کی بکریان چرایا کرتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان بکریون کو مین کیا کرون
آپنے فرمایا کہ تو انکے منھ پر کنکریان مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور ان سب بکریون کو
انکے گھر پہونچا دیگا سو اوس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریان اپنے اپنے گھر پہونچ گئین
معجزہ ۲۳۸ان امام احمد اور بزار نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض اور ایک شخص انصاری ایک انصار کے باغمین
تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان تھین اونھون نے آپکو سجدہ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی
آپکو سجدہ کیا کرین آپ نے فرمایا کہ سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا نہچاہیے
معجزہ ۲۳۹ان مسلم اور ابو داود نے عبد اللہ بن جعفر رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک باغمین تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغمین جاتا
اوسپر دوڑتا اور کاٹنے کے لیے جھپٹتا آپنے اوسے بلایا اور وہ آیا اور اوسنے آپکے لیے
سجدہ کیا اور آپکے سامنے بیٹھ گیا آپنے اوسکی ناکمین مہار ڈالدی اور فرمایا کہ جتنی چیزین
آسمان زمین مین ہین سب جانتی ہین کہ مین رسول خدا ہون سوا نافرمان جن اور انسان کے

ف حدیث اونٹ کے سجدہ کرنے کی حضرت ابوہریرہ اور جابر بن عبد اللہ
اور یعلی بن مرہ اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے
بطرق متعددہ مروی ہے اور محدثین میں سے مسلم اور ابوداؤد اور ابونعیم اور بیہقی اور حاکم
اور امام احمد اور دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہے کذا فی نسیم الریاض

معجزہ ۲۱ طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ
بن شعبہ رض سے روایت کی ہے کہ جس رات میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض
غار ثور میں جا چھپے تھے خدائے تعالے نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اسطرح آجما
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسنے ڈھک لیا اور خدائے تعالے نے حکم کیا دو کبوتروں کو
کہ وہ آکر غار کے منھ پر ٹھہرے اور وہاں گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے آکر غار کے
دروازے پر جالا لپیٹ دیا جب قریش کے لوگ آپ کے ڈھونڈھنے کو آئے اور غار تک پہونچے
غار پر کبوتران کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اسکے
دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اسطرح نہوتا اور اتنا قریب پہونچ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اونکی باتین سنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھ لیتے پر وہ بے خبر گئے ف اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو شر اعدا سے
محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا ف بعضے علما نے
لکھا ہے کہ حرم میں جو اب کبوتر ہیں سو وہ اوسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد میں ہیں

[illegible] الیاء التحتانیۃ والراء المہملۃ [illegible] العین المہملۃ والباء الموحدۃ [illegible] ابی عامر ابن مسعود بن معتب الثقفی صحابی [illegible] ابن ابی اوفی [illegible] صحابی [illegible] وفات پائی [illegible] انتقال [illegible]
مشہور اسلم قبل الحدیبیۃ کذا فی القاموس والتقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

معجزہ ۲۱۲ حاکم اور طبرانی اور ابو نعیم رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے کہ پانچ یا چھ یا سات
اونٹ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربانی کے واسطے لائے گئے
سو سب وہ اونٹ آپ کی طرف کو بڑھے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کریں
معجزہ ۲۱۳ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
آپ نے اسکی طرف دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک اعرابی وہاں سو رہا تھا آپ نے ہرنی سے
پوچھا کہ کیا کہتی ہے اوس نے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہے اور میرے اس پہاڑ میں دو بچے
ہیں آپ مجھے چھوڑ دیں میں انکو دودھ پلا کر پھر آؤں گی آپ نے فرمایا کہ تو بیشک پھر آویگی
اوس نے کہا کہ ہاں بیشک پھر آؤں گی آپ نے اوسے کھول دیا وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کے پھر
آگئی آپ نے اوسے پھر باندھ دیا بعد اسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں
دیکھا اوس نے عرض کیا کہ کچھ آپکو ارشاد فرمانا ہے آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں آپنے فرمایا کہ اس
ہرنی کو چھوڑ دے اوس نے چھوڑ دیا ہرنی وہاں سے چلی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
انک رسول اللہ ف یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی گئی ہے لہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے
معجزہ ۲۱۴ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولی ابی بکر رضہ اور اور اصحاب سے روایت کی ہے
کہ انھوں نے کہا کہ ایک سفر میں ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے
سو ایک جگہ اوترے جہاں پانی نتھا سب لوگ گھبرائے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر ہوئی اتنے میں ایک چھوٹی سی بکری سینگوں والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے
لیے کھڑی ہوگئی آپ نے اوسکا دودھ دوہا اور پیا یہانتک کہ خوب سیر ہوگئے اور ہم سبھونکو آپ نے
پلایا یہانتک کہ سب خوب سیر ہوگئے بعد اسکے آپ نے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر تھام رکھو اور فرمایا
کہ مجھے نہیں نظر آتا کہ تمھارے پاس یہ بکری تھم رہے رافع نے اوسے باندھ رکھا اور سو رہے
پھر رات میں جو اونکی آنکھ کھلی تو اوس بکری کو نہ پایا اونھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اوسے لایا تھا وہی اوسے لے گیا یعنے خدا تعالے

معجزہ ۳۴۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ لڑکپن مین بکریان عقبہ بن
ابی معیط کی چراتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اونکے پاس سے ہو کے
گذرے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس دودھ ہے اونھون نے عرض کیا کہ ہے لیکن مین
امانت دار ہون آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لاؤ جس پر نر نہ کودا ہو یعنے کوئی بچہ لے آؤ جو
نہ بیاہی ہو اور دودھ اوسکے تھنون مین کبھی نہ ہوا ہو ابن مسعودؓ نے ایک بچہ سامنے کی آپ نے اوسکے
تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالے کی جناب مین دعا کی اور حضرت ابو بکرؓ ایک بڑا پیالہ لے
آئے اوسمین آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ پیو پھر آپ نے تھنون سے کہا
کہ سمٹ جاؤ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور یہی معجزہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے اسلام کا سبب ہوا

معجزہ ۳۴۵ ابو یعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئین وہان قحط تھا اور گھاس کم تھی سو حلیمہ کی
بکریان جو چگنے کو جاتی تھین خوب پیٹ بھر کے آتی تھین اور اونکے تھنون مین دودھ بھرا ہوا ہوتا اور اونکی
قوم کی بکریان جنگل سے بھوکی پھرتین اور تھن اونکے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ کے تھی

معجزہ ۳۴۶ بیہقی نے جعیل اشجعیؓ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین ایک سفر جہاد
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دبلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے پچھلے
لوگون کے ساتھ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ کیا حال ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑی ضعیف دبلی ہے آپ نے آہستہ سے کوڑا جو آپکے ہاتھ مین تھا اوس گھوڑی کے
مارا اور آپ نے فرمایا کہ خدا ے تعالے تجھے اس گھوڑی مین برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی
تیز رفتار ہو گئی کہ تھامنا اوسکا مشکل تھا اور اوسکی نسل کی گھوڑی مین نے بارہ ہزار کو بیچی

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے

معجزہ ۳۴۷ شرح السنہ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہی کی

جعیل بجیم وعین مہملہ ولام در آخر بصیغہ تصغیر صحابی

بکریان چرا رہا تھا کہ اوسمین سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اوس سے چھوڑا لی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھکر جا بیٹھا اور اوسنے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے مجھسے چھیڑا لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے ایسی بات نہینے کبھی نہین سنی تھی کہ بھیڑیا باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ ان چھوہارے کے درختون کے درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص تمھین پچھلی اگلی باتون کی خبر دیتا ہے یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین کہ نخلستان ہے اور درمیان دو سنگستان کے واقع ہے احوال گذشتہ اور اخبار آیندہ بیان فرماتے ہین ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اوسنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا

معجزہ ۳۴۸ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار اپنے اصحاب کے مجمع مین تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اوسنے ایک سوسمار کو شکار کیا تھا سو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین اصحاب نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہین اوسنے کہا کہ قسم ہے لات و عزے کی مین ایمان نلاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان نلاوے اور اوس سوسمار کو آپکے روبرو ڈال دیا آپنے اوس سوسمار کو پکارا کہ اے سوسمار اوسنے زبان فصیح صاف سے کہ سب لوگون نے سنا جواب دیا کہ مین حاضر ہون اور تابعدار ہون اے زینت اون لوگون کی جو قیامت مین موجود ہونگے آپنے پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہے اوسنے کہا کہ اوس خدا کی جسکا آسمان مین عرش ہے اور زمین مین اوسکا حکم ہے اور دریا مین اوسکی بنائی ہوئی راہ ہے اور بہشت مین اوسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہے آپنے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمھاری تصدیق کرے اوسنے فلاح پائی اور جو کوئی تمھاری تکذیب کرے وہ نا امید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نماز اور قرأت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرا دی اوسنے جاکر یہ حال اپنی

قوم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آے اور سب مسلمان ہو گئے

معجزہ ۲۴۹ بیہقی نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین دریاے شور مین تھا جہاز ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھہ لیا بہتے بہتے ایک نیستان مین پہونچا وہان مجھے ایک شیر ملا اور وہ میری طرف آیا مینے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد ہون وہ شیر میری طرف بڑھہ آیا اور اپنا کندھا میرے بدن مین مارا پھر میرے ساتھہ چلا یہانتک کہ مجھے راہ پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر باریک باریک کچھہ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھہ سے اپنی دم چھوا دی مین سمجھا کہ مجھے رخصت کرتا ہے ف سفینہ غلام تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اونکا رومان یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین آزاد کر دیا تھا ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین بہت سا اسباب اوٹھاے ہوے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو تو سفینہ ہے یعنے کشتی تب سے لقب اونکا سفینہ ہو گیا

فصل سوم

معجزات متعلقہ اون اشیاء خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

معجزہ ۲۵۰ صحیح مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ ام مالک ایک ظرف مین گھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھین سو جب کبھی اون کے بیٹے روٹی کے ساتھہ کچھہ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر مین کچھہ ایسی چیز نہوتی تو وہ اوس برتن مین سے تلاش کرتین تو اوسمین گھی ملتا ہمیشہ اون کے گھر کے لیے اوس برتن مین سے نان خورش ہوتی تھی یہانتک کہ اونھون نے ایک دن برتن کو نچوڑ لیا اور آکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حال اوس برتن کا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتین تو ہمیشہ تمھین اوسمین سے گھی ملا کرتا

معجزہ ۲۵۱ صحیحین مین حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب نکاح حضرت زینب رضہ سے ہوا تب میری مان ام سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کر کے اوسکا حیس بنا کر اوسکو ایک پیالے مین رکھہ کے مجھ سے کہا اے انس رضے اللہ عنہ

اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جا اور جا کے عرض کر کہ میری مان نے یہ آپکے
پاس بھیجا ہے اور آپکو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے آپکے واسطے سو مین
وہ کھانا لے گیا اور جسطرح میری مان نے کہدیا تھا مینے عرض کیا آپنے فرمایا کہ رکھدو اور جاکے
فلانے اور فلانے اور فلانے کو کہ چند آدمیونکا آپنے نام لیا بلا لاو اور فرمایا کہ اور جو تمھین
ملے اوسے بلا لاو سو مین اون آدمیون کو جنکا نام آپنے لیا تھا اور جو ملے بلا لایا اور سارا
مکان بھر گیا قریب تین سو آدمی کے تھے اور مینے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے دست مبارک اوس کھانے مین رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا بعد اوسکے دس دس آدمیونکو
آپ بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاو ایک گروہ نکلتا تھا
اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر مجھسے آپنے فرمایا کہ اے انس رضؓ
اس پیالے کو اوٹھا مینے اوٹھایا مین نہین کہہ سکتا کہ جب مینے رکھا تھا تب زیادہ تھا
یا جب اوٹھایا تب زیادہ تھا ف حیس ایک قسم کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے کہ چھوہارے
اور گھی اور پنیر سے بناتے ہین اور کبھی بجاے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈال دیتے ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس مین تین سو آدمیون نے کھایا
معجزہ ۲۵۲ بخاری مین حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا ایکدن
مین بھوکھا تھا سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے
دولتخانے مین ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہین سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ
اصحاب صفہ کو بلالو مینے کہا یعنے اپنے دلمین کہ اتنا دودھ اون سب آدمیونکو کیا
ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھی کو دیدیتے تو مین سیر ہوکے پیتا اور مجھے قوت حاصل
ہوتی بعد اوسکے مینے اون سب کو بلایا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ انھین دودھ پلاو سو
مینے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دے دیتا تھا جب وہ سیر ہوکے پی لیتا تھا
تب دوسرے کو دے دیتا تھا یہانتک کہ سبھون نے سیر ہوکے پیا پھر آپ نے

پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور مجھسے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے ہے سو تم بیٹھ جاو اور پیو مین بیٹھ گیا اور مینے پیا اور آپ سنے فرمایا کہ اور پیو اور مین پیتا جاتا تھا یہانتک کہ مینے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ مین ٹھکانا نہین پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور حمد خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودہ کو پیا

اختتام

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمن و رحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہونچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب رحمۃ للعالمین باسناد معتبرہ اس رسالے مین مندرج ہوے فقیر نے بڑی محنت اس بات مین کی کہ بقید نام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور اون ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہین اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے مین وارد نہین کی گئی الحمد للہ ثم الحمد للہ اب چند فوائد مناسب لکھے جاتے ہین

ف ا اس رسالے مین جسقدر معجزات کہ مشکوۃ شریف سے لکھے ہین اونمین لفظ معجزے کے متصل نام باب مشکوۃ شریف کا اور بعد اوسکے علامت فصل کے لیے مدف کھینچکے اوسپر ہندسہ فصل کا لکھدیا ہے اور کہین باب معجزات کی علامت مع لکھی ہے اور ن علامت ہے نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض کی اور صع علامت ہے صواعق محرقہ کی اور قر علامت ہے قرۃ العینین کی اور مظ علامت ہے تفسیر مظہری کی اور عز علامت تفسیر عزیزی کی اور ہب علامت مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے ہندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہے اور نیچے اوسکے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائین طرف باعتبار قسم کے باب اول مین اور ساری کتاب مین نیچے اگر ایک ہندسہ ہے باعتبار باب کے ہے اور اگر دو ہین داہنی طرف باعتبار باب کے ہے اور بائین طرف باعتبار فصل ہے

ف ۲ ہرچند کہ ہندسہ معجزۂ اخیرہ کا ۲۵۲ ہے لیکن بنظر واقع کے معجزات اس رسالے مین تقریبًا تین سو ہین اسواسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث مین دو یا تین معجزے مذکور ہین

ف۳ یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہے کہ خوارقِ عادات جو قبل نبوت
کے صادر ہوئے ہون ارہاصات کہتے ہین معجزات نہین کہتے ہین معجزات اون ہی خوارق
کو کہتے ہین جو بعد نبوت کے ظاہر ہون سو اس رسالے مین اس اصطلاح کی پابندی نہین ہے
بلکہ ہر خارقِ عادت پر خواہ قبل نبوت خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہے اسواسطے کہ صدق
نبی پر دونون برابر دال ہین اور ہر کرامت ولی معجزہ نبی ہوتی ہے باین جہت جو کرامت
اس رسالے مین مذکور ہوئی ہے اوسکو بعنوانِ معجزہ لکھنا مناسب سمجھا لیکن باین وجہ کہ اس
رسالے مین التزام تحریر اون ہی معجزات کا ہے جو بسند کتبِ حدیث مین مذکور ہین
لہذا صرف بعضی کرامات اصحاب کو جو کتبِ حدیث مین بسند مذکور ہین بعنوان معجزہ لکھا ہے

ف۴ اثناے تصنیف اس کتاب مین یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات
قرآن مجید مین بھی مذکور ہین سو مختصراً شرح اوسکی کیجاتی ہے مقدمے مین یہ بات معلوم ہوچکی ہے
کہ اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہین عالمِ معانی اور عالمِ ملائکہ اور عالمِ جن اور عالمِ انس
اور عالمِ علوی اور عالمِ بسائط اور عالمِ جمادات اور عالمِ نباتات اور عالمِ حیوانات
سو عالمِ معانی مین معجزہ قرآن مجید معجزہ ہے اور معجزہ تحدی بالقرآن مجید قرآنِ مجید مین مذکور
ہے اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کے باب اول فصلِ
اول مین مذکور ہوچکا ہے اور عالمِ ملائکہ کے معجزات کی طرف اون آیات مین اشارہ ہے
جنمین ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہے مثلاً قرآن مجید مین ذکر ہے کہ خداے تعالے نے
بروز بدر فرشتون کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ مین جسقدر معجزات مشاہدہ
ملائکہ کے غزوہ بدر مین مذکور ہوے ہین یعنے معجزہ دوم سے ہفتم تک قرآن مجید مین
مذکور ہین اور عالمِ انسان کے معجزات مین سے مثلاً معجزہ محفوظی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا قتل سے آیۂ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ مین مذکور ہے اور دلالت کرتا ہے
اس تصرفِ عام پر نسبت سب انسانون کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہوگا اور عالمِ

جنات کے معجزات کی طرف آیہ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
الآیہ مین اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات مین اس رسالے مین حاضری
جنات کے حضور اقدس مین مذکور ہوے ہین سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور
عالم علوی مین معجزہ شق القمر آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین تصریح مذکور
ہے اور عالم البسائط مین معجزہ عنصر خاک آیہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی
مین اور معجزہ عنصر آب آیہ وَیُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ مین اور معجزہ
عنصر ہوا آیہ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مین پس اقسام تفصیلی عالم
مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنے جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ حسب
علم ہمارے اون کے معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوے اور اون کے مذکور
نہونے کی یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوے اور وہ بھی
منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوس پر صفات تینون موالید کے مشتمل ہیں
حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نرہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات
قرآن مجید مین مذکور ہین اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہین ہے کہ اوسمین قصہ
معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت
الٰہی اور تعداد نعماے الٰہی ہے لہذا قرآن مجید مین ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت الٰہی

لہ وقرآن [illegible]

وہو اور ان تینون مین معجزات قرآن مجید مین مذکور ہوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

و تعداد نعماے الٰہی ہوا اور وضع کلام الٰہی سے یہی بات مناسب ہے کہ قصہ خوانی
و روزنامچہ نویسی پس موافق وضع کلام الٰہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات
قرآن مجید مین مذکور ہین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْهَادِیْنَ
الْمُهْتَدِیْنَ وَعُلَمَاۤءِ اُمَّتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

تمت

خاتمۃ الطبع

خداوند عالم کے واسطے حمد بیحد اور محمد نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بیحد اور ان کی آل کرام و اصحاب عظام و ازواج مطہرات بلکہ جملہ مومنین و مومنات پر سلام تا یوم القیام اما بعد بندہ سبہ کار امیدوار رحمۃ رب غفار ابو الحسنات قطب الدین محمد غفر لہ اللہ الصمد واقفان اعزاز محمدی کو نوید تازہ و طالبان اعجاز احمدی کو نشید بے اندازہ سناتا ہے کہ کتاب مستطاب منتخب الانتخاب مجموعہ معجزات رسول رب الارباب مطبوع پیروان سید المرسلین مجلی انوار مسلمات مسلمین مسمیٰ باسم تاریخی الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین مولفہ جناب غفران مآب عالم اجل فاضل اکمل منبع فیوضات رب کریم غریق دریاے رحمت رحیم مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب عفا اللہ عنہ شفاعۃ رسول الامجد جو کہ عرصہ دراز سے بحکم النادر کالمعدوم صورت عنقا اشاعت آئی تھی عام مسلمانوں کے دل کی تمنا دل ہی مین رہجاتی تھی ادھر مومنین استفادہ سے محروم ادھر مولف مرحوم کی غرض تالیف جو عام مسلمانوں کے فائدہ رسانی کی تھی معدوم خدا کا شکر ہے کہ ان دنوں بقول ان عدہ ایک نسخہ مطبوعہ سنہ ١٢ ہجری مطبع نظامی دستیاب ہوا مسلمانوں کے لیے غیب سے فتح الباب ہوا توفیق الٰہی شامل حال ہوئی کہ یہ کتاب برکت انتساب ماہ رجب المرجب سنہ ١٣٠٨ ہجری مطابق ماہ مارچ سنہ ١٨٩١ عیسوی پہلی مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہو کے ہدیہ شیخ و شاب ہوئی نذر اولی الالباب ہوئی مولف مرحوم کی تمناے دلی پوری ہوئی شائقین کی رفع مجبوری ہوئی مسلمانون شکر الٰہی بجالاؤ اور ارشاد ہو اور فکر عقبیٰ جہان مولف کے لیے فاتحہ خیر زبان پر لانا فقیر کو بھی اپنا خادم جان کے دعاے خیر سے بھول نہ جانا